



# قاالبوصیری

اقبعت بالقمر المنشق ان له من قلبه نسبة مبرورة القسم

سنا

ریدر الدجی الشق نصین

صاحبان فیما لا همیر

شرق عن صدره و شق له البدن من شرط کل قسم ط جری

عطار

ماه را انگشت او بشگافتم

مولانا روم

مصطفیٰ می شگافد نیم شب

جامی

جوسه را بر سپهر اشارت

دو نون شد دو و دویم از جلوه

بله چون داشت دستش بر قلعه

معین

در سپهر راه قفس

بی

چو به زش بر آفتاب نشسته

بمعجزه میان قمر زد و دویسم

معجزه حضرت میسر

شق قمر

تا بکند منکر دین

الهم

نعمت

بنواشق بهمان بر ماه از بهر

او ثمایا آب تبه جب تیغ گشت شهادت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَالِكٌ اَشْرَبَتْ السَّامِعَاتِ وَالْمُفَرِّقَاتِ اِنْ يَكُوْنُ  
 سب تعریف واسطے اور اس کے لئے سب سے نزدیک اور بہت گنا جانے اور اگر دیکھتے ہیں کہ  
 اَيَّةٌ يَكُوْنُ ضَوْاۗءُ يَدُوْهُ لَوْ اَسْمَعُ مُسْتَمِرٌّ اَوْ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى  
 کوئی معجزہ تو پھر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جا دوں یہ مضبوط اور درود و سلام نازل ہو جو اوپر سردار  
 سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْبَشَرِ اِلٰهٍ وَاَصْحَابِهِ مَا طَلَعَ الْقَمَرُ وَمَعَهُ الْبَدْرُ  
 اور آدیں دیکھتے ہیں جو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل و اصحاب پر جب کہ چاند نکلا کرے اور چودہویں دن کا چاند چکا  
 آتا ہے چونکہ یہ زمانہ فتن کا شانہ غریب السلام و شوکت الیام ہے ہر شخص کے خیال  
 میں ہوس آزادی سمائی ہے اپنے اپنے دماغ پریشان میں لوگوں نے اسی  
 کو بھائی ہے کسی کو نصوص قطعہ سے انکار ہے اور کسی کا شخص تقلید آباؤی  
 دار ہمارے کوئی اپنے کو مجتہد و امام جانتا ہے اور معاذ اللہ کوئی دعوی نبوت  
 ہے اور کوئی نبیوں ہی کو بیکار سمجھتا ہے اور عقل ہی کہ ہادی مخفون

رسول بھرتی جانتا ہے اسی لئے جتنے امور کہ موافق عقل ہیں اور کو تسلیم کرتا ہے  
 اور جو بظاہر کچھ خلاف ہیں اور کو محال اور ناشدنی محض تصور کرتا ہے اور جمیع  
 معجزات انبیاء و رسل و کرامات اولیاء کرام و بادیان سبحانہ انکار کرتا ہے کسی نے  
 معجزات موسویہ کو جادو و نظر بندی محض کہا اور کسی نے اعجاز عیسوی کو بالکل  
 لاشعہ سمجھا اور کسی نے معراج محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو محال جانا اور کسی نے  
 معجزہ شق القمر کو غیر ممکن کہا اور کسی نے زبردستی کسی کو منکر بنایا اور اسمین ناحق  
 سعی بیفائدہ کیا غرض کہ کل حزب بآلیدیہم فخر خون پر لوگ پہولے ہیں اور  
 اتخذ الہتہ ہوا کہ پر ہولے یہ نتیجہ اسکایہ نکلا اور یہہ شجرہ پر یہہ بار لایا کہ اس  
 خلاف و اختلاف کو دیکھ کر مخالفین اسلام نے بھی سر بلند کئے اور بقول شخصے منڈکی یا  
 ہمز کام شد کے اسلام پر اعتراض کرنے کو آمادہ ہو گئے چنانچہ بالفعل پادریوں کو  
 دیکھ کر پنڈت و یاندر سرتی صاحب نے معجزہ شق القمر پر یہہ اعتراض کیا اور عوام کو  
 ایک ٹشک و شبہ میں ڈال دیا پس اگر ہم ہمارے علماء اسلام نے اس معجزہ کو کھائی یعنی  
 تحقیق کیا اور اسکو بالثواتر ثابت کر دیا ہے حتی کہ خاص اس بارہ میں لوگوں نے  
 مستقل مستقل رسالے لکھے ہیں چونکہ (۱) ان کا جہیز باگاہہ رہتا ہے اور ہر منکر مدعی  
 کچھ نہ کچھ ٹوٹی پھوٹی دوا ایک دلیل ہی ضروری رکھتا ہے لہذا بظاہر یہیہ پنڈت  
 صاحب کا جواب دیا ہے اور درحقیقت جمیع منکرین اس معجزہ بارہ کی کھائی یعنی خبر  
 لی ہے اور جب یہہ جواب فی الجملہ ایک اعتدال ہو تو میں اسکو بطور ایک رسالہ مستقل کے  
 مرتب کر ڈالا اور بحضور پر نور محمد کا و محزن مناعہ متعلق باخلاق محمدیہ سرشتیہ فیوضات  
 مدنیہ کریم ابن الکریم صاحب محنت و ریاست و دہیم جناب نواب مستطاب و  
 نواب علی القاب جہانگیر بن الملک نواب محمد علیخان صاحب بہاد  
 حوات جنگ والی ٹونک نریں بنارس دام اقبالہ و قام حشمہ و اجلالہ کے ہدیہ پیش کیا  
 بر گزرا نا ع اگر قبول افتوز ہے عز و شرف + فہا انا اشہد فی المقصود بھون  
 بواللہ الملک الودود



السلامة

پنڈت جی نے دربارہ شق القمر کے یہ پوچھا کہ جبکہ قمر شق ہوا تو سوا سے سکنا  
 لگے و قرب و جوار اوسکے کے اور ک نہ سون نہ دیکھا اور اپنی اپنی تواریخوں  
 میں کیوں نہ لکھا اور قمر شق ہونے سے پہلے کہ اگر قمر کو ستارہ فرض کریں  
 تو اوسکا شق ہونا خلاف عقل سلو کرہ و آبادی فرض کریں جیسا  
 کہ حکماء یونان و مصر و فرنگ نے علم ہیئت سے ثابت کیا ہے تو تو اوسکا شق ہونا اور  
 ہی بعید از عقل ہے کیونکہ اوسکی آبادی بالکل برباد ہو جاتی ہے اور انتظام منظمہ  
 غیر منظم ہو جاتا ہے ۛ

## الجواب

یڈت صاحب کا یہ کہنا کہ جب قمر شق ہوا تو سوائے سکنا رکھ معظہ و قرب و جوار و کے کسی نے نہ کیا اور اسکو دلیل عدم وقوع سمجھنا بوجہ چند محل کلام ہے۔  
ولا دکھانا اور نہ دکھانا خدا کے اختیار میں ہے پس جسکو اوس نے چاہا دکھایا اور جسکو چاہا نہ دکھایا۔

تھانیا طالب اس مجھ کے رہ گیا تھا۔ غیروان کے پس فقط اونہیں کا دیکھنا  
تو امر ضروری ہی تھا باقی دوسروں سے کیا رض اسکی مثال اس طرح سمجھنا چاہئے  
کہ ایک شخص نے اپنی ایک حقیقت کے مقدمہ کو دہائی کورٹ کالکتہ میں پیش کیا اور ایک  
مشے خاص کے اپنی ملک میں ہونے یا اپنے کسی خاص عہدہ و منصب کا دعویٰ کیا  
اور دیا مکے حکام و عدالت نے اس سے ادھر حجت و براہین طلب کیا اس نے ادھر  
اپنی حقیقت کے تمام کو اغذ کو دکھلایا اور سب براہین کو شل قرطابہر کیا پس اب کوئی  
سارن یا شاہ آبا د کا آدمی یہ کہے کہ اس نے تو اپنے منصب و دعویٰ کی  
سیت پر کوئی ایسی دلیل نہیں پیش کی کہ جسکو ہم لوگ دیکھتے تو یہ کہنا اور سکا  
الغو سمجھا جائیگا کیونکہ وہ مقدمہ وہاں پیش ہی نہ تھا اور وہاں کے حکام و عدالت  
سکو طلب ہی نہ کیا تھا تو پیراؤ کو دکھلانا کیا ضرور آتا اگر کوئی صاحب یہ کہیں

کہ یہہ نظیر قمر کی نہیں ہو سکتی کیونکہ کاغذ کو آدمی ایک خاص مکان میں دیکھا  
سکتا اور اپنے دعویٰ کے دلائل کو ایسے مقام پر ظاہر کر سکتا ہے کہ جس سے دوسرا  
مطلع و شاید نہیں ہو سکتا ہے بخلاف قمر کے کہ اسکو ہر ملک کے آدمی یکساں و  
برابر دیکھتے ہیں تو ان صاحب کو یہہ جہنم چاہئے کہ ہرگز ایسا نہیں کہ مانتا ہے ہر  
کے آدھ میونکو ہر ایک وقت میں یکساں و برابر دکھائی دیا کرے کیونکہ اگر ایسا ہوتا  
تو آفتاب مانتا ہے میں جو گمن لگا ہوتا ہے وہ بعض ملک کے آدمیونکو جو بالکل مخسوف  
دکھائی دیتا ہے اور بعض نظروں میں ایک جز گمن لگا ہوا نظر پڑتا ہے اور بعض  
ملکوں میں کچھ معلوم ہی نہیں ہوتا ہے ہرگز نہوتا اور اسطرح سے رویت بلا امتیاز  
جو اختلاف پڑا کرتا ہے ہرگز نہ پڑتا بلکہ ہر جگہ برابر ایک ہی وقت میں چاند  
یکساں و برابر نظر آجایا کرتا۔

مثلاً ہر ملک کے آدمی اسکو کیونکر دیکھ سکتے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ بعض  
ملکوں میں آسمان پر ابر محیط رہتا ہے بلکہ بانی برسا کرتا ہے اور بعض جگہ اوسو وقت  
چاندنی چٹکی رہتی ہے اور قمر صاف دکھائی دیتا ہے۔

اب عامرۃ الاقالیم وغیرہ کتب میں یہ بات ثابت ہے کہ بعض ممالک میں  
برسات سات سات آٹھ آٹھ عید کی ہو کرتی ہے بہر ہلا و مان شق القمر کو کون  
پوچھے نفس قمر ہی کو کون دیکھ سکتا ہے۔

خاصاً یہ بات ظاہر ہے کہ بوقت موجدگی آفتاب چاند کا طور علی سید الکمال  
سب پر عموماً نہیں ہوا کرتا ہے اور بعض ممالک میں مہینوں تک آفتاب غروب  
نہیں ہوتا چنانچہ مرۃ الاقالیم میں لکھا ہے ناروی کے اوتروں میں گرمی کے دنوں  
میں دوسرے تک سولاج ڈوبتا نہیں انتہی۔ پس بہلا شق القمر کیونکہ ظاہر  
اور سب کو کیونکہ دکھائی دیتا۔

سادہ بعض ملکوں میں کہیں کہیں ایسا آندہ ہی جگہ بھی ہوا کرتا ہے کہ جس سے آسمان کا  
آندہ ہیرا ہو جاتا ہے اور کہیں نہایت کم دیتا ہے کہیں ہے کہ بوقت شق القمر بھی بعض

ملکوں میں آندہ ہیرا  
ہو جاتا ہے

ملکوں میں ایسا ہی ہو گیا ہو جس سے وہاں کے لوگوں کو نہ دکھائی دیا ہو +  
 آٹا بھام اکثر دیکھا کرتے ہیں کہ بغیر انڈیہ لوفان کے بھی آسمان کے کناروں میں  
 ارد و غبار و دیوان اس قدر چڑھ جاتا ہے کہ آسمان سے دو دو تین تین گہری  
 رات تک ماتھاب نظر نہیں آتا پس ممکن ہے کہ وقت شمس القمر ہی بعض ملکوں  
 میں یہی حالت طاری ہو رہی ہو۔  
 نامتاً بعض اوقات کائنات اُجود زرات شکافہ و اجزاء ریشہ ہی مانع بھلا  
 ہوا کرتے ہیں دیکھئے مجموعہ شمسی میں کھاب و حایل شدن زرات و انما در طبقہ  
 ہوا متحرک مرنی می شوند و مانع البصار میگردند پس ممکن ہے کہ بعض ملک و انون کے  
 لئے یہی سبب مانع ہوئے ہوں۔

۴  
تاسعا کبھی کبھی شبنم اس کثرت سے گرتی ہے اور اتنا کما سا پڑا کرتا ہے کہ چاند  
چھپ جاتا ہے پس ممکن ہے کہ بوقت شوق القمر بھی بعض ملکوں میں ایسا ہی ہو گیا ہو  
ماشاء اللہ ہم نے تسلیم کیا کہ ہر جگہ آسمان صاف اور جرم قمر شفاف ہی ہو مگر ہر ملک کے  
اومی تو اپنی نظر سے کہیں آسمان کی طرح نہ ہو کہ میں رہتے ہیں بلکہ کوئی راگ و  
ہنگ میں مشغول رہتے رہتے کوئی اور وغیرہا میں لگے رہا کرتے ہیں  
ہں ہر کوئی کہہ کر دیکھہ کتاب ہے۔

لگا دی عشر بصورت تک لگائے رہنے کے بھی ممکن ہے کہ نہ دیکھنے والوں کو طار فی الانظار واقع ہو گئی ہو۔

لاشنا عشر جموع شمسو مین زمین کے حال میں لکھا ہے اور ہر ساعت پنجاہ وشت ہزار  
مل جو مسکنہ اور ہر اوسی مین لکھا ہے اتنا گردش از رفتار گولہ توپ بعدد وشت  
ساعت و ہر اوسی مین یہ بھی لکھا ہے این قدر سرعت حرکت خارج از مصلح  
است اور ستاروں کے حرکات اس سے بھی زیادہ ہو کر تھے ہیں پس یاد ہو گیا  
ہم ایں زمین پر رہتے ہیں اور باعث سرعت سیر وغیرہ کے اسکی حرکت سے بخبر  
بن تو اگر باعث سرعت سیر قمر کے شق القمر سے بھی بعض ایک پنچتر رہے ہوں

اور عموماً نہ دیکھے ہوں تو کیا تعجب ہے دیکھئے جب ہم کلکتہ سے جو پورہ وغیرہ جاتے ہیں اور سون اور گومستی کے پل دیکھنے کا اہتمام اگر دو ایک اسٹیشن پہلے سے کر کے ٹک لگائے رہتے ہیں تو خیر کچھ معلوم ہو جاتا ہے اور جب کسی بے خبر نے بین تو برق کی مانند گزر جاتا ہے اور لفظ ایک شے قاطع نظر معلوم ہو جاتی ہے۔

الثالث عشر مطابق تحقیق حکما رنگ کے زمین متحرک ہے تو اہل زمین بھی متحرک ہی ہونگے اور قمر بھی متحرک ہے پس ہلا اتنے گہوا گہوم میں اس شق القمر کو عموماً سب لوگ کیونکر برابر دیکھ سکتے ہیں کیا آپ متحرک ریل میں سے زمین کی کسی شے کے پچھٹے کو عموماً جمیع راکبین ریل کو دکھلا سکتے ہیں اور چلتے جہاز میں بیٹھ کر کسی بلبلہ کے انشاق و انفطار کو عموماً جمیع راکبین جہاز خصوصاً بے خبروں و بے اطلاعوں سب کا برابر دیکھنا ثابت کر سکتے ہیں حاشاً و کلاً۔

الرابع عشر مرۃ الاقالیم میں لکھا ہے کہ مالک سویڈن میں نو مہینے جاڑا رہا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ جاڑ و زین اکثر لوگ ارباب کو سوچ سہیڑی سے گہ و نین گس جایا کرتے ہیں پس مثل اسکی مالک ہذا ہر ماہ شق القمر کو لوگ کیونکر دیکھتے ہیں۔ الخامس عشر بعض تو اریخ یورپ وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر سکان یورپ پہاڑوں اور دروں بلکہ نالوں اور کینچروں میں ماندین بنا بنا کر رہا کرتے تھے اور لومڑیوں اور گیدڑوں کی مانند ادھر ادھر جنگل کی گری پڑی یا کچے پکے پھول پھل یا گھاس پھے کھا کر اوسمیں گس جایا کرتے تھے پھر بہلاؤ شق القمر کو کیونکر دیکھتے اور کیا سمجھتے۔

السادس عشر قمر وغیرہ کے لئے منازل و دورات منوعات ثابت ہیں ہے کہ اس وقت قمر ایسی منزل میں رہا ہو کہ فقط عربوں ہی نے دیکھا ہو۔ دوسرے کو نہ دکھائی دیا ہو۔

السابع عشر علم ہیئت ہے ثابت ہو چکا ہے کہ تمام زمین سے بعد ماہ یکسان نہیں

بلکہ بہت ہی مختلف ہے چنانچہ مفتاح الافلاک میں لکھا ہے ماہ کا مدار بعضی صورت  
 ہے اور ہر بعضی مدار میں دو ماسک ہوتے ہیں اور زمین مدار ماہ کے ایک ماسک  
 میں رہتی ہے پس ایسے ہی شق القمر میں بھی سبب علت ابعاد مختلفہ کے اگر اختلاف  
 پڑا ہو اور عربوں نے بخولی دیکھا اور اسکے بعض ہم مرکزوں مثل ہندوستان  
 مالوہ مالابار والوں نے بھی دیکھا اور دور دراز مقامات میں مرکز والوں کو خاک  
 بھی سوچا ہو تو کیا بعید ہے۔

الثامن عشر مجموعہ شمسی میں لکھا ہے اکثر سے از کوکب مذکورہ بچان بعد بعید واقع نہ  
 کہ وراہی اشمال دور بین مری نہیں شوند و از ان کوکب پیچگونہ استفادہ عاید حال  
 مانمی شود پس ممکن ہے کہ قمر بھی بوقت شق القمر بعض ملک والوں سے ایسے ہی دور  
 واقع ہو گیا ہو اور ان کو کچھ نہ معلوم ہوا ہو۔

التاسع عشر بعض ممالک مثل بلغار وغیرہ کے ایسے ہیں کہ وہاں رات براسی نام ہی  
 ہو کر تپتی ہے اور بعض جگہ مثل سیریا اور نہ از میلا اور آئس لینڈ وغیرہ کے ایسے  
 ہیں کہ جہاں چہ چہ ہوتا ہے وہاں رات ہر اسی نام سے ہیں اور بعض اوقات مقامات میں  
 جو بجانب شمال نوار میں آتے ہیں ان کے قریب واقع ہیں باعث شدت برف پڑی  
 کے آفتاب و ماہتاب ظاہر ہی نہیں ہوتا اور انسی وجہ سے شاید بعض مورخوں کو  
 علامات کہتے ہیں پس ان مقاموں کے لوگ اس کو کیوں کر دیکھتے۔

الْعَشْرین بہت سے ممالک جو آب خوب آباد ہیں (مثل کینڈا ممالک امریکہ و کیپ  
 گوڈ ہوپ وغیرہ ممالک) زمانہ شق القمر میں آبا وہی نہ تھے پہر وہاں کون دیکھتا۔  
 الحادی والعشرین فقط طالبین کو قمر مشقوق و کملا نا اور غیر وکی نظروں میں  
 اسے اس حالت اصلی رہنے دینا یہی معجزہ ہے کیونکہ اگر سب ملک کے آدمی برابر  
 امر عادی ہو کر حد معجزہ سے خارج ہو جاتا۔

بہ واقعہ کچھ بہت دیر تک نہ ماک لوگ عموماً دیکھتے بلکہ آنا فانا  
 حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہو کر ختم

یہ سارا کتبہ  
 تصدیق بن جابر  
 بادشاہ اردو  
 در کلکتہ  
 صاحب کتب  
 علی بن علی  
 عبد السلام  
 کمار و دیگر  
 کیا اور  
 میں کلکتہ  
 چھاپا

ہو گیا تھا پس اسکو عامۃ ناس کیونکر دیکھتے۔

الثالث والعشرون سوائے سکنا، مکہ منظمہ کے اور لوگوں کو اسکے شوق ہونے کی خبر  
بھی نہ دی گئی تھی اگر خبر دے جاتے اور پھر باوجود اسکے ہی وہ لوگ نہ دیکھتے تو  
البتہ محل کلام تھا واذلیس فلیس۔

الرابع والعشرون بعض ملک والوں کے لئے جبال شاہق یعنی اونچے اونچے پہاڑ  
اور اوہا و مرتفع یعنی بلند بلند ٹیلے ہی عایل ہو سکتے ہیں پس سب کیونکر برابر دیکھ  
سکتے مجموعہ شمسی میں لکھا ہے اگر سافے سمت جنوب از خط استوا تجاوز نماید  
بیشک قطب شمالی از نظرش بالکل غایب خواهد گشت و قطب جنوبی مرئی و بتقدیر  
عکس عکس او اور دیکھتے قطب جنوبی کو ہم ہندوستانی نہیں دیکھ سکتے اور  
سرانہیپ وغیرہ والے جنوبی دیکھتے ہیں اور ایسے ہی بہت لوگ اسکو دیکھتے  
ہیں قطب شمالی کو نہیں دیکھ سکتے اور بعض جگہ کے لوگ دونوں میں سے  
ایک کو ہی نہیں دیکھ سکتے ہونگے کمالہ بخفی۔

الخامس والعشرون عام جغرافیوں سے ثابت ہے کہ بعض پہاڑوں کی بلندی  
دو دو میل تک کی ہے اور اوپر ہمیشہ برف پڑا ہوا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے  
کہ جتنا ہی کوئی پہاڑ بلند ہو گا اتنا ہی تراکم سحاب یعنی بدلیوں کا جھگڑا بھی اوپر  
زیادہ رہیگا پس اتنی ہمرنگی میں چاند کا یہ ادنیٰ شوق ہر شخص کو عموماً کیونکر میسر  
ہو سکتا ہے کیا آپ یہاں کلکتہ میں سر ملک والوں کے چرونکو دور سے بالکل  
برن کے مانند نہیں دیکھتے اور جب نزدیک جاتے ہیں تو بہت سے خونی چٹے  
اور کالے کالے داغ اور اونچے نیچے گڑھے و تشکات نہیں نظر پڑتے کیا آپ  
حیدران مرہبین و دلربان خطا و چین کے عچک کے منہ پر داغ

نہایت  
ظاہر ہے

جیسے ہوئے پاکو تیز کر سکتے ہیں اور ایسے ہی اسی بہاگرتو

چین کی اسٹریٹ لائن کو عموماً سب کو بان واحد دکھایا  
السادس والعشرون ہمارے وغیرہ شہروں کے اکثر دکھا

مع والشرین ظاہر ہے کہ جب کوئی گروہی شے ایک مرکز خاص پر پائی  
 جاوے گی تو اس کا کل جسم سبکو علی السوئے ہرگز نہ دکھائی دے گا بلکہ خواہ مخواہ جسکو  
 ایک جز خاص نظر آوے گا وہ دوسروں سے وہ بلاشبک چہ باہی رہے گا پس مطابق





۹  
سند پوران

پھر جانے وغیرہ امور کا بھی تو یہی حال ہے فہاھو جو آبلکہ فہو جو ابنا اور  
 اثنا ثانیہ کہو نکا کہ لب التوا سنج مین لکھا ہے بابلی ملک کے آغاز میں دو ہزار برس  
 قبل مسیح کے اہالی خاویہ مذہب لوگ تھے وہ بڑے منجم اور ذوات الاذنب  
 کے ادوار سے آگاہ تھے جسکو متاخرین نے فقط سولہویں قرن کے زمان سے  
 جانا ہے جبکہ اس درمیانی مدت کے لوگ باوجودیکہ غالباً اوہین اکثر لوگ منجم  
 و از باب رصد ہی ضرور ہی ہونگے اتنے بڑے بڑے ستارہ ذوات الاذنب  
 سے ناواقف رہے تو اگر اس واقعہ خفیفہ شق القمر سے بھی بعض لوگ جاہل ہے  
 ہوں تو کیا تعجب ہے اور پھر اوسی مین لکھا ہے اسلئے کہ فن ہیئت بہت سی باتوں  
 مین فن جغرافیہ سے ملحق ہے اس مقام پر جو جو تبدیلیں کہ اس فن مین قرن اخیر  
 اور حال مین گزیرین اوسکا بیان ضرور ہے لیکن جانا چاہئے کہ فقط کوپرنیکی  
 اور نیوٹنی قواعد کے اصول مقررہ پر افزائش کے طور پر ہوئیں اور ایسی کچھ نہیں  
 کہ اس علم کے کلیات مین کچھ تغیر راہ پاوے اور جو جو باتیں کہ افزون ہوئیں اونکا  
 شمار سہلا ہو سکتا ہے گو کہ ان داناؤں کے لئے کہ جتنے وسیلہ یہ ہیں ہاتھ  
 لگے بڑی جدوجہد اور مدد ہر یک اور حساب دقیق کے نتیجہ مین سیارات سبعہ  
 شمسی مین اور پانچ سیارات داخل کئے گئے یعنی جو ربیم سیڈس (یعنی یورانیس)  
 جسکی اطلاع نامور ولیم ہرجل نے ششہ مین دی اور اوسکے سیارات کے تابعہ  
 کے ششہ مین پازمی نے پالمون مین ششہ مین سیرس سے خبر دی اور  
 ڈاکٹر ولیرس نے یرمن مین ششہ مین پالاس سے خبر دی اور لیلیتال والی لارڈ  
 صاحب نے ششہ مین جو نو سے خبر دی ان نامور راصدین سے اگلے نے  
 انکی خصوصیات خیاباتی مین بہین بہت سی خبر ہو چنائی اسکے نئے دور مینو سے  
 (جو کہ بڑی قدرت کے آثار ویت مین) ہمارے دریافت مین آیا کہ کمکشان  
 اور اس طرح کے دوسرے اجرام افلاکی کے ثوابت، منقودہ مین کہ جو ایک بعد  
 دوسرے کے قطار و ن مین ایک عجیب اجتماع رکھتے مین ان کو اک کی کثرت

عدد ذکر جسکے بعد اسی ڈیڑھ سے بے پایاں اور بھی بکثرت ہونگے (کچھ تصور اس  
 حساب سے کہ جو خود سر ولیم نے کیا تھا کر سکتے ہیں کہ اس نے ۱۶۹۲ء میں اپنی  
 میزانون سے دریافت کیا ہے کہ فقط اکتالیس دقیقہ میں دو لاکھ اڑتیس ہزار  
 ستارے مکشان میں اس کے دور میں کے محاذی ہونگے سر ولیم نے اس کو  
 ارض کو متعلقات محرمہ سے شمار کیا ہے علاوہ اسکے بہت سے نئے کواکب اور دور  
 اور ترے اور ایسے کہ جنہیں وہ بدل ستارے کہتا ہے نکالی جرم شمس کی ثابت  
 کے تصور کے (کہ جسے ہم اب تک بالکل جسم ناری سمجھتے تھے) ہم نے تصحیح کی ہے  
 کہ اسکے اشعہ سے حرارت سطح ارض کو بہت سی مدد پہونچتی ہے لیکن بہت سی  
 ظاہر آثار کے مطابق آگے ہی سے ہمیں یوں سمجھنا مناسب تھا کہ جرم شمس جرم ناری  
 نہیں ہے انتہی اور مفتاح الافلاک میں لکھا ہے تین سے کئی برس کے عرصہ سے  
 جب سے نئی دنیا امریکہ پائی گئی ہے فرنگستان میں تمام علوم اور ہنروں میں خاصہ  
 فنون ریاضی علی الخصوص علم ہیئت میں بہت سی ترقی اور افزائش ہوئی ہے  
 اور فی الحقیقت قدیم ہیئت دانوں کی رصدہ بین اور اہل ہیئت فرنگستان  
 کی رصدہ بندی میں بڑا فرق ہے کیونکہ بہت سے نئے آلات رصدہ اور  
 آریری ایجاد کئے گئے ہیں کہ ان آلات کی امانت سے بہت سیارے اور  
 اقمار وغیرہ پائے گئے جسکے نام و نشان سے اگلے ہیئت دانوں کو کچھ خبر نہ تھی اور  
 دور بین اور پہن بین کے وسیلہ سے بہت کواکب بعیدہ اور دقایق خفییہ  
 منکشف اور منجلی ہوئے ہیں یہاں تک کہ یہ بھی دریافت ہوا کہ نہایت خفیف  
 حرکت اجرام سماوی کی اسی عادت عام پر مبنی ہے جس پر تمام حرکات  
 عظیم انبنا رکھتے ہیں اور حسب قدران دونوں آلون کی تکمیل ہوتی جاتی ہے  
 ہنوز نئے نئے سیارے اور ثوابت نکلتے چلے آتے ہیں اور جو چیزیں فرنگستان  
 کے دانشمندوں نے اس علم میں دریافت کی ہیں یہ ہیں سیارات اولے  
 ہ جارجم سیڈوس سیرس و سطاہو نوپالس اقمارے اجارشمس کے سات چہ

جیم سیدوس کے حلقہ زحل کے گرد ۲ باہم پیوستہ دنبالہ دار ستارہ  
 ۵۰۰ ثوابت بشار انتہی اور اسی میں یہ بھی لکھا ہے دنبالہ دار ستارہ جنگلو  
 عوام ہند کے جہاڑ کہتے ہیں جو نہایت طویل بیضی مدار میں آفتاب کے گرد  
 پھرتے ہیں کبھی آفتاب کے بہت نزدیک آجاتے ہیں کہ اہل زمین کو مرئی  
 ہوتے ہیں اور کبھی بہت دور ہو جاتے ہیں کہ دور میں سے بھی نظر نہیں  
 آتے انکا عدد اب تک ٹھیک نہیں معلوم لیکن سیکڑوں بلکہ ہزاروں ہیں  
 انکے قطر کی لمبائی ہزاروں کرو میل کی ہے اور انکے مدارات کی وسعت  
 کہتے پدم میل مدار جیم سیدوس کے باہر ہے انتہی۔ اور سپرٹنڈنٹ ڈاکٹر  
 کالج اپنے رسالہ ہیئت میں لکھتے ہیں ہماری زمین چہرہ ہم بستے ہیں جس عالم  
 نیری سے تعلق رکھتا ہے اسکی صورت یوں کہ یہ سورج بیچ میں قائم ہے اور  
 اس کے گرد ایک جماعت سیارہ کی گومتی ہے جس میں سے یہ زمین ہی ایک ہے  
 جو ستارے اس سورج کے گرد گومتے ہیں وہ گیارہ ہیں ان کے بہ ترتیب یہ  
 نام ہیں عطارد زہرہ مریخ وسطا جو نو سیرس پالس مشتری زحل  
 جابریم سائڈس یہ ستارے ہمیشہ گرد آفتاب کے اپنے اپنے مدار پر گومتے  
 ہیں اور سورج سے مختلف مسافت پر ہیں عطارد سب سے سورج کے نزدیک  
 ہے بعد اس کے زہرہ بعد اس کے زمین اور بعد اس کے مریخ علیٰ ہذا القیاس اوپر  
 کے نزدیک بموجب ایک دوسرے کے بعد ہیں ان گیارہ ستاروں میں سے  
 پانچ نئے نکالے ہوئے ہیں قدما انکو نہیں جانتے تھے فرنگستان کے حکموں نے  
 ہندو ریمہ دور ہیں کے نکالے اور ستارہ زحل کے گرد دو نورانی حلقہ بھی  
 اہل فرنگ نے دور میں سے دیکھے ہیں انکو حلقین یا خاتمیں زحل کہتے ہیں  
 انتہی پس جیسے یہ حضرات قدما باوجود ہیئت دانی و بصورت رصد بندی وغیرہ  
 کے بھی ان سب حالات سے ناواقف اور جرم شمس کو خطاں واقع سمجھتے تھے  
 اس شق القمر کو بھی اور کچھ سمجھ لئے ہوں تو کیا عجب و کون محل اشتباہ ہے۔

موسیٰ  
 عبد اللہ  
 عبد الباقی  
 شہ

الثالث والثلاثين منفتح الافلاك میں لکھا ہے حکیم کپلر صاحب نے گمان کیا تھا کہ ضرور ہے کہ زہرہ اور مشتری آفتاب پر کبھی کبھی گزریں کیونکہ اون دونوں کے مدار مدار زمین کے اندر ہیں اور اس نے اپنی تقویم میں یہ لکھا تھا کہ ۱۶۳۸ اور ۱۶۳۹ء میں گزار زہرہ آفتاب پر ہوگا مگر چونکہ اسکی زندگی نے وفانگی وہ قبل سنہ مذکور کے اس جہان فانی سے رحلت فرما گیا بعد ازاں دریافت ہوا کہ سنہ اول کے تعین میں اس نے غلطی کی بعد اسکے ایک مقرر انگریزی ہو کر صاحب جو علم ہدیت کا بدرجہ کمال شایق اور ماہر تھا اس نے از روئے حساب محض دریافت کیا کہ ۱۶۳۹ء میں نومبر کی چوبیسویں تاریخ زہرہ قرص آفتاب پر گزریگی چنانچہ سب سے پیشتر ہو کر صاحب نے گزار زہرہ کو دیکھا ہے اپنے حساب کے بموجب اسکو یہ دریافت ہوا کہ گزار زہرہ دن کو بعد تین بجے کے واقع ہوگا لیکن ایک صاحب کپلر صاحب نے اپنی تقویم میں لکھا تھا اس سے ہو کر صاحب کو ایسا معلوم ہوا کہ اسی تاریخ آٹھ بجے صبح کو گزار زہرہ ہوگا پس اس خوف سے کہ شاید میرا حساب غلط ہوا نے طلوع آفتاب سے نو بجے تک رصد بندی کی پھر دس بجے اور دوپہر کو اور ایک بجے بھی دیکھا گیا۔ وہ صاحب بہت عظیم الفرصت تھا ان وقتوں کے مابین وہ اپنے آقا کا صاحب کتاب لکھا کیا بعد ازاں نین بجے کے پندرہ دقیقہ بعد جب اسکو کام سے فرصت ملی پھر وہ آفتاب کی طرف دیکھنے لگا دیکھتا کیا ہے کہ قرص آفتاب پر بائیں طرف ایک چوٹا سا سیاہ داغ موجود ہے اور بعد آدھے گھنٹہ کے آفتاب غروب ہو گیا اور تمام گزار زہرہ وہ دیکھنے نہ پایا انتہی پس ایسے ہی ممکن ہے کہ تمام ارباب ارسا اپنے اپنے کسی حساب و کتاب میں لگ گئے ہوں اور شق القمر ہو گیا ہو پھر ہلا وہ کیونکر دیکھتے اور کیا کہتے۔

الرابع والثلاثين اسی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ارباب ارسا دہر وقت رصد بندی نہیں کیا کرتے تھے بلکہ باوقات معینہ باغراض خاصہ کیا کرتے تھے پس ممکن ہے

کہ جن وقتوں میں اون لوگوں نے رصد بندی کیا ہوا اس وقت شق القمر ہو کر  
 الخامس والثلاثين۔ ہمارے یہاں اکثر روایتوں سے ثابت ہے کہ شق القمر تو  
 غروب قمر واقع ہوا اور اسی حالت میں دونوں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پس چونکہ  
 طالبین نے اسکو ابتدا سے دیکھا اور کو بخوبی چاند کا پٹ جانا معلوم ہوا اور  
 غیر مترصدین نے اسکی حالت غروب کی سمجھا پھر ہلا اسکو عموماً لوگ کیونکر دیکھتے۔  
 اس پر بعض نکتہ چین یہ فرماتے ہیں کہ واہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ ہمارا  
 یہاں ثابت ہے کہ اس رات قمر بدر تھا چنانچہ سیف الماضی میں بھی لکھا ہے  
 وتواند کہ وقوعش عند طلوع قمر باشد چنانچہ در دلائل ابو نعیم از ابن عباس  
 آورده کہ آن شب شب بدر بود انتہی۔ تو ہم کہتے ہیں کہ بشرط ثبوت و تسلیم  
 اس سے بھی ہمارا وہی مطلب حاصل ہے کہ جو لوگ مطالبہ کر کے اسکی طرف  
 نظر لگائے ہوئے تھے اور کو تو بخوبی دکھائی دیا اور غیر دن نے بصورت دیکھنے  
 کے بھی اسکی وہی ابتدائی اضمحالی ہلالی صورت مثل حالت غروب کی سمجھا کھلا بخشی  
 السادس والثلاثين باتدایہ حکاراجام مبدیضہ محضہ مفرق بصر اور اشیاء مضیہ  
 منورہ صرف مرئی و مزلیۃ النسرین پس ممکن ہے کہ اس سبب سے اور لوگوں کی  
 نظریں پھل گئی ہوں اور شق القمر نہ معلوم ہوا ہو کھلا بخشی۔  
 السابع والثلاثين مورخین متقدمین اکثر حوادث ارضیہ کو لکھا کرتے تھے اور  
 وقایع سماویہ کی طرف بہت کم لحاظ کرتے تھے بلکہ بعض بعض وقایع عظیمہ و  
 حوادث غریبہ ارضیہ کی طرف بھی مثل طوفان نوح و قدامت مذہب نصاری  
 وغیرہما کے مطلقاً خیال نہ کئے اور کچھ بھی نہ لکھے۔

قال ابن خلدون فی تاسریخہ واعلم ان الفرس والهند  
 کہا ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں جان تو کہ تحقیق ابن فارس اور ہند  
 لا یعرفون الطوفان وھکذا فی المواقظ والاعتبار  
 نہیں پہچانتے ہیں طوفان کو اور ایسا ہی ہے المواقظ والاعتبار



مقام کے لوگوں کو اسکی مطلق خبر نہیں یقین ہے کہ آپ نے بھی آجکشا یہ  
 نہ سنا ہوگا لیکن یہ سب آپ لوگوں کے نہ دیکھنے اور عموماً تواریخوں میں  
 مندرج نہ ہونے سے انکا عدم وقوع لازم نہیں آسکتا ہے کمالی مخفی  
 التاسع والکثون زمانہ وقوع شق القمر میں عرب تو امی تھا ہی مگر انگلنڈ و  
 فرانس وغیرہا بھی جمل آباد ہو رہا تھا کما ایشہد بہ التواسیخ چنانچہ التواسیخ  
 میں لکھا ہے اٹالی فرانس اور انگلنڈ نہایت جاہل تھے اور پہراوسی میں  
 یہ بھی لکھا ہے بطلمیوس نے طلوع کو اکب کی بابت جو کچھ لکھا ہے یقین ہے  
 کہ اسکا حساب اس نے اس اقلیم میں کیا ہوگا جہاں ساعات نہاریہ سولہ  
 تک پہونچا ہوگا اور یہ ارض عرض مذکور المدا رج سے مطابقت رکھتا ہے اس  
 عرض البلد کی کوئی قوم یورپی اور ان ازمہ قدیمہ میں علم ہیئت سے آگاہ نہ تھی  
 یہ رہا اس واقعہ شق القمر کو کون لکھتا -

یہ سب باتیں اس واقعہ سے منسوب ہیں۔  
 الاثر گہون تواریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ یورپ کے مغربی ممالک کے لوگ  
 تو عربوں ہی سے علم اخذ کر کے اور انہیں کے قدموں کی برکت سے عالم و  
 ڈاکٹر بنے چنانچہ اب التواریخ میں یورپ کے علوم و فنون کی ترقی کے بیان  
 میں لکھا ہے یورپ میں علوم کا چرچا پھر کربیلڈا عربوں کی طرف منسوب ہے  
 اور دوسری فصل میں ہے یورپ کے مغربی ممالک کے لوگ پہلے پہل عرب  
 کے تراجم کے وسیلہ متقدمین کے علوم سے آگاہ ہوئے انتہی پس جبکہ اور عربوں  
 ہی نے اسکو بطور تذکرہ و تاریخ کے نہ لکھا تو بہلا وہ بیچارے کیونکر کہتے اور اور  
 وقت اسکو کہاں پاتے۔

الحادی والاربعون زمانہ وقوع شق القمر میں ہمارے پیغمبر کی شان میں لوگ  
دو طور پر تھے ایک رسول و نبی سمجھنے والے اور ایک جادوگر و شعبدہ باز وغیرہ  
ٹھرانے والے پس فرق اول نے تو باعقاد موجود رہنے آیت قرآنیہ و روایات  
متواتر لسانیہ کے لکھنا کوئی امر ضروری نہ سمجھا اور رفیق ثانی بھلا ساحرون

اور شعبہ ہازون کی باتوں کو کیوں کہتے دیکھئے بیان کلکتہ میں روزہ  
نیا تاشا ہو کر تاجے اور طلسم و شعبہ کا گل کھلا کر تاجے پہرا و سکو کون  
کتابے ۲۳ رذی الحجہ ۱۲۹۷ ہجری کی عصر کے وقت ڈاکٹر لین نامی ایک  
انگریز غبارہ میں بیٹھکر بمقام سیالندہ منعملات شہر کلکتہ اوڑا اور بہت دور  
تک آسمان کی طرف چلا گیا اور اسکو نہار دن لاکھوں آدمیوں نے دیکھا  
اور فی الواقع یہ ایک واقعہ عجیبہ تھا لیکن باوجود اسکے بھی اسی کلکتہ کے  
ہی بہت لوگوں نے اسکو نہ دیکھا اور کسی نے بطور تاریخ و تذکرہ کے نہ لکھا  
فلذا ممکن هذا ایضاً ترجمہ پس ایسے ہی ممکن ہے یہ بھی ۔

الثانی والا ربعون ہو سکتا ہے کہ باوجود علم کے مورخوں کو اسکے کہنے سے ذہول ہو گیا ہو دیکھئے سنی حواری نے اپنی انجیل کے ۲۷ باب کے ۹ آیت میں نکر یا کواریسا لکھ دیا اور حضرت مرس نے ۲ باب کے ۲۶ آیت میں اخی ملک کو اینٹا کر ڈالا جس کے لئے بعض عیسائی تو بموجب -

اتاکو جہدنا اباءنا علی امتہ وانا علی آتاسرہم لمقتدون  
 تحقیق پایا ہننے اپنے باپوں کو اور ہر ایک جماعت کو اور ہم ان پر نشانوں اون کے پیروی کرنیوالوں  
 کی ابتک تاویل علیل کئے جاتے ہیں اور بعض حقا یا اگر اہل اس کے غلط ہونے کا  
 اقرار کرتے ہیں چنانچہ جو ادین سا باط براہین سا باطیہ میں لکھتے ہیں ۔

وقد قرئت صحيفة ارميا في الترجمة المهرية القديسة  
اوربيليني صحيفة ارميا كوعربى قديم ترجمه  
والانكسارية والاصل العبراني ولما وجد فيها شيا فسئلت  
اورانگوزى اوراصل عبراني من اورنين الميخائيلين كچه يس بورجيه  
عن ذلك اكثر علما لهم فاجاب طامسن بطفيان قلم الكاتب  
اس سے بہت سے علماؤ کو اون نے پس چون بطاسن ساتھ نافرمانی فرماتے تھے  
وغیرہ باجتمال ان یکہن ارمیا سی زکریا و یوحنا و مہار طبر و  
اورغ الدی کے ساتھ ان کے ساتھ کچھ اور بھی تھے ان کے ساتھ کچھ اور بھی تھے



وکیرا کوس بان متی لم يتفحص الكتب فطن ان ذالك مكتوب  
 اور کیرا کوس نے بائی طور کہ متی نے نہیں لکھا تھا کتابوں کو لکھا گیا کہ یہ حضرت اریا  
 فی بنوۃ اریو انا وجدته فی سفر ذکرہ یا علیہ السلام  
 کی کتاب میں لکھا ہے اور ہم نے پایا اسکو ذکرہ یا علیہ السلام کی کتاب کے  
 فی ۱۱-۱۲ ص ۱۲ لا غیر ثم تحققت ذالك من اکثر علماء اليهود  
 بابی ۱۲ - آیت میں نہ اس کے غیر میں پر تحقیق کیا میں نے اسکو اکثر علماء یہود سے  
 فقالوا بالمر نجد ذالك الا فی سفر ذکرہ یا علیہ السلام لا غیر  
 پس کہا انہوں نے کہ نہیں پایا ہم لوگوں اسکو ذکرہ یا علیہ السلام کی کتاب میں نہ غیر اس کے میں  
 وفی اظہار الحق وفی هذا الموضع اقوال مضطربة لعلماء  
 اور اظہار الحق میں ہے اور اس مقام پر واسطے متقدمین و متاخرین علماء  
 المسیحین سلفا وخلفا وقال واردا كذلك فی کتابہ المسمی  
 مسیحین کے چند پریشان قول ہیں کہا داروتھو کہ نے اپنی کتاب میں جسکا نام کتاب  
 بکتاب الاغلاط الذی طبع فی السنة من المیلاد فی صفحہ ۲۶  
 الاغلاط ہے جو کہ سنة عیسوی میں چھپی ہے صفحہ ۲۶ میں کہ  
 کتب مسترجعہ میں فی کتابہ انہ غلط مدقس فکتب ابیشا  
 مسترجعہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ تحقیق میں نے غلطی کیا پس لکھ دیا ابی تار  
 موضع اخي ملك و غلط متی فکتب ارمیا موضع ذکرہ یا  
 مقام میں اخي ملك کے اور غلطی کیا متی نے پس لکھ دیا ارمیا مقام میں ذکرہ یا کے  
 انتہی وقال ہاسر ان فی صفحہ ۳۸۵ و ۳۸۶ من المجلد الثاني  
 اور کہا ہاسر ان نے صفحہ ۳۸۵ اور صفحہ ۳۸۶ میں اپنی تفسیر کی دوسری جلد  
 من تفسیرہ المطبوع سنة من المیلاد فی هذا النقل اشکال جدا  
 میں جو سنة ۱۸۲۶ میں چھپی ہے اس نقل میں یہ تباہی متی تکلیف میں  
 لانہ لا یوجد فی کتاب ارمیا مثل هذا ولوجد فی الآیۃ التالیۃ  
 کیونکہ نہیں پایا جاتا ہے کتاب میں ارمیا کے مثل اس کے اور پایا جاتا ہے ذکرہ یا کی کتاب

عشر من الباب الحادی عشر من کتاب نہ کر یا لکن لا یطال الفاظ  
 ۱۱ باب کے ۱۳ آیت میں

لیکن نہیں مطابق ہے الفاظ  
 متی الفاظہ و بعض المحققین علی انه وقع الغلط فی نسخة المتی  
 متی کے الفاظ کواد کے اور بعض محققین اور اس بات کے ہیں کہ تحقیق متی کے نسخہ میں غلطی واقع  
 و کتب الکاتب ارمیا موضع نہ کر یا او ان هذا اللفظ الحاتی انتھی  
 اور کاتب نے نہ کر یا کی جگہ پر ارمیا لکھ دیا ہے  
 یا یہ کہ یہ لفظ الحاتی پر یعنی پیچھے ملا دی گئی ہے  
 پس جب طن خیر کے میں ہی کتابوں کہ حضرت متی و مرفس کو یہ سب معلوم تھا  
 لیکن کہنے کے وقت ذہول ہو گیا

و هکذا فی کثیر من الامور کما لا یجفی علی من تطالع التوراة و الانا  
 اور ایسا ہی بہت امور میں جیسا کہ نہیں پوشیدہ ہی اور پاد کے کہ مطالعہ کرتے ہیں توران و انجیلوں  
 و الزبور فلذا یکن فی هذا ایضاً من المورخین و اسباب التذکرہ  
 اور زبور کو پس ایسے ہی ممکن ہے اس میں بھی مورخین اور اسباب تذکرہ  
 و المنجین فلا اعتراض علیہ

اور منجین سے پس نہیں اعتراض ہے  
 الثالث والاربعون ممکن ہے کہ باعث بہت دن گزرنے کے وہ کتابیں جہین  
 اس پر مورخین ناظرین نے خود لکھا ہو یا مخبرین صادقین سے سن کر تحقیقاً و انباناً  
 درج کیا ہو بالکل ضایع و ساری عالم سے ناپید ہو گئے ہوں جیسا کہ اب حضرت  
 متی کی لکھی ہوئی عبری انجیل بالکل معدوم ہے اور برہما کے منہ کی نکلی ہوئی وہ  
 ناپید ہے کما لا یجفی -

الرابع والاربعون عیسائی لوگ برابر نقل کیا کرتے ہیں کہ حضرت عرسف نے بہت جگہیں  
 وغیرہ کی کتابیں جلا دیا تھا پس بصورت صدق و تسلیم ممکن ہے کہ وہ کتابیں بھی  
 اسی میں نیست و نابود ہو گئے ہوں جہین ثقی القہر بھی لکھا رہا ہو مصرعہ  
 عدو شود سبب خیر گردانوا ہ

الخاتم والاربعون ہو سکتا ہے کہ وہ کتابیں اب تک ہی بعض کتب خانوں میں  
موجود ہوں مگر ہم لوگوں کو نہ ملتے ہوں جیسے کہ انجیل طفولیت حضرت مسیح  
ور برنا باہ کی انجیل (تین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی  
علامتیں اور نشانیاں اور۔

النبي الا هي الذي يجدونه مكتوباً عندهم في التوراة والانجيل  
وہ نبی اُمی کہ پاتے ہیں لکھا ہوا نزدیک اپنے تو رات اور انجیل میں  
مبشر ابر سول یاتی من بعدی اسمہ احمد  
بشارت دینے والا ہوں ساتھ ایک سول کے کہ آوگا بعد مزام اور سکا احمد ہے۔

وغیر ہما کا مصداق ہونا بھی بخوبی لکھا ہوا ہے (نہیں ملتی۔  
التاسع والاربعون ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسکو کسی مورخ نے نہیں لکھا بلکہ اسکو  
زبانی ہے ہر زمانہ کے لوگ برابر ایک دوسرے سے نقل کرتے چلے آئے جیسا کہ  
حضرت مسیح کا ناصری کلام کسی کتاب قدیم میں مذکور نہیں ہے اور اب حضرت  
عیسیٰ حضرت متی وغیرہ کے بنانے کے لئے اسکا یہی جواب دیتے ہیں کہ یہ زبانی ملتا  
پر کہا گیا تھا کہ کلمہ کہ کسی نبی کو اعلام ہوا تھا۔

فلذا ایماکن فی هذا ايضا ترجمہ۔ پس ایسے ہی ممکن ہے۔ اس میں بھی۔  
التاسع والاربعون ہو سکتا ہے کہ جن کتابوں میں شوق القم لکھا ہوا اسکو  
مخالفین نے بالکل نیست و نابود کر ڈالا ہو جیسا کہ جب رسالہ اصل وافر ایشورین میں  
بٹرنیشن پریس آباد ۱۸۷۲ء میں چھپا اور اسکے مصنف نے پیغمبر اسلام علیہ السلام  
والسلام کی شان میں یہ لکھا کہ وہ رسول اللہ نہ تھے بلکہ سیف اللہ یا ہتھیار تھے  
جس سے اللہ خطا کاروں کو سزا دیو گیا تب اس سے کچھ ہوشیار یورپوں نے اس پر  
بندہ ہو کر اسکو لازم کیا کہ یہ تو عین دعویٰ سلیم ہے اور یہ ایک صفت من صفات سید  
المرسلین ہے تو وہ بالکل کتاب حتی المقدور نیست کر ڈالی گئی اور کہو ج کونج کر چلائی گئی  
فلذا ایماکن فی هذا ايضا۔

التاسع والاربعون اوس زمانہ کے مختلف زبان کی کتابوں کے مختلف نسخے  
پس ممکن ہے کہ جن جن کتابوں میں شق القمر یا ہو حضرات مترجمین نے  
اوسکو اور کا اور کر دیا ہو جیسے ہمارے فارقلیط کو کسی نے وکیل کر دیا اور کسی نسخہ  
و غیرہ بنا ڈالا۔

التاسع والاربعون ہاروت ماروت کا ایک مدت تک رونمرہ آمان سے زمین پر آنا  
زمین سے پر آسمان پر چلے جانا اور ایسے ہی حضرت ادریس کا زندہ آسمان پر چڑھ جانا  
آسمان کے پٹ جانے اور بصورت کبوتر ایک چیز کے (روح القدس) حضرت مسیح پر  
ہونے اور برہا وغیرہ کے آسمان پر دوڑے دوڑے پرنے وغیرہ امور کو ایک ایک بحث  
مستقلانہ تسلیم کر لیا بلکہ بعض کو مدار اپنے ایمان کا ثمر یا ہے۔ گریبا وجوہ اس کے بھی کسی نے  
انکو بطور تاریخ عمومی یا تذکرہ نجومی کے کہیں نہیں لکھا لکن آئین ہذا۔

الخمسون مجموعہ شمسی میں لکھا ہے ڈاکٹر ہرشل صاحب نیز کی کی از حکما رلیمان است  
ڈاکٹر اجرام سیارات را بنشادہ آوردہ گفتہ کہ داغائیکہ بر جرم قمر بمعانہ می آید  
آثار آبا دیہا و کوہ ہا و سیابان ہا و بحر وغیرہ است و ہمیکہ کوہ شرارہ انگیزش کوہ شرارہ  
خیز کہ درین دنیا است دیدہ دانش سہزان شینا تا دوسہ ساعت دران بمعانہ  
آوردہ و آخر آنرا اسطغی یا ننتہ پس تعجب ہے کہ ایک ہرشل صاحب کا یہ دیکھنا تو بلا تردید  
تسلیم کر لیا جاوے اور شق القمر جسکو ہزاروں لاکھوں آدمیوں نے دیکھا نہ قبول کیا جاوے  
فعین الرضا عن کل عیب کلیتہ + ولكن عين السخط تبك المساء و یا  
پس آنکہ رضا کی پر عیب سے ماضی ہے لیکن آنکہ رضامندی کی ظاہر کرتی ہے برائیوں کو

احدی والخمسون ہو سکتا ہے کہ دیکھنے والوں کی میل خصوصاً کی سمجھ کر ایک معمولی بات  
تصور کر کے نہ لکھا ہو یہاں پر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ اوس وقت گھنٹی لگے  
ہو ابوا اور پیغمبر صاحب نے پکار کر کہہ دیا ہو کہ دیکھو دیکھو میرے معجزہ سے جانبدار ہو گئے  
اور پھر بعد ایک لمحہ کے تو وہ کیفیت جاتی ہی رہی پھر کیا دلیل اور کون سبیل ہے  
کہ اس میں مسلمانوں کے پیغمبر ہے اور یہ ادھما معجزہ ہو تو ہم عرض تے ہیں کہ اولاً شریک

طلب کرنا اسکو باطل کرتا ہے اور ثناء یا اگر ایسا ہوتا تو مشرکین اسکے بعد اسکو جاودہ  
 کہتے بلکہ ایک معمولی بات قرار دیتے اور آپکوبون الزام دیتے کہ یہ تو معمولی ہی بات  
 ہے اس میں تمہاری کیا تعریف ہوئی اور یہ معجزہ کیونکر ہوا کمال بخفی۔  
 انسانی و انجسوں تحمل ہے کہ بموجب ۵

بفضا وحسد انہ لم ییم

لخصوا لالحساء قلن لوجہا

ماند تو نوبہوت جو تو کئے کہتے ہیں واسطہ مذاکے  
 ازراہ بغض و حسد کے کہ با شک وہ داغدار ہے  
 کے باوجود علم و وقوف کے بھی عداوت و حسد دانہ لکھا گیا ہو اور دیدہ و دانستہ  
 چھپایا گیا ہو دیکھو اعمال کے ہلبین لکھا ہے جب اونہوں نے بطرس اور یوحنا کی  
 موہٹھائی دیکھی اور دریافت کیا کہ دے بے تربیت اور احمق لوگ ہیں متعجب ہوئے پہر  
 معلوم ہوا کہ دے عیسیٰ کے ساتھ تھے اور اس شخص کو جو چنگا کیا گیا تھا اونکے ساتھ  
 کھڑا دیکھ کے لا جواب ہوئے تب حکم کر کے کہ دے تحمل سے باہر جاؤ میں آپس میں کہنے  
 لگے کہ ہم ان آدمیوں سے کیا کریں اسلئے کہ اور شلیم کے سگدہ بنی والوں پر ظاہر ہے کہ اونہوں  
 نے معتبر معجزہ دکھلایا اور ہم انکار نہیں کر سکتے پر تا کہ یہ خلق میں زیادہ مشہور نہواؤ ہم  
 انہیں خوب دھمکادیں کہ دے آگے کو ۲۱ نام کی بات کسی سے نہ کریں انتہی۔

الثالث و انجسوں ہو سکتا ہے کہ محققین متقدمین نے لکھا ہو مگر متعصبین متاخرین نے  
 تحریف کر ڈالا ہو چنانچہ دیکھئے کہ اکثر وقایع شامہ کی عام تواریخوں میں مذکور نہیں ہیں  
 ہیں چونکہ یہی سنہ سن وقوع شق القمر ہے ہو سکتا ہے کہ اسی کے چھپانے کے لئے وہ سب  
 بھی حذف کر دئے گئے ہوں اور حضرات متعصبین نے برائی بد فکری کے لئے اپنی ناک بھی  
 کاٹ ڈالی ہو ۵ شامہ کا مذکور قبیلان داسن کشان گذشتی با گوشت خاک ماہم بر باد رفتہ باشند  
 الرابع و انجسوں ممکن ہے کہ باوجود علم و واقفیت و اعتقاد حقیقت و حادثہ عظیمہ و معجزہ  
 جلیلہ کے بھی لوگوں نے بخیال خارج از تخیلہ بشریہ اور اس وقوع کو محض صرف قدرت  
 الہیہ سمجھ کر نہ لکھا ہو۔

الخامس و انجسوں ہو سکتا ہے کہ باعث غایت جلال شان کے اسکو لوگوں نے ایک اکثر

سمجھا ہو کہ اپنے کو اسکے لکھنے سے ماہر تصور کر لیا ہو۔

لکھا قال یوحنا فی اخیر انجیلہ جیسا کہ کہا یوحنا نے اپنی انجیل کے اخیر میں۔

اور یہی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ کتابیں جو لکھی جاتیں دنیا میں نہ سما تیں انتہی۔

السا دس و انخسوں۔ یہ عموماً نہ دیکھنے و لکھنے کا اعتراض اسی وقت ملید بحال سلین ہوتا ہے کہ تمام جگہ ایک ہی چاند و سورج مان لئے جا دیں اور اگر فلاسفہ کے اس قول کو تسلیم کر لیں کہ ہر اقلیم کے لئے ایک ایک چاند و سورج دستارہ جدا گانہ ہیں جیسا کہ مجموعہ شمسی میں لکھا ہے و نیز فوائد آخری اگر معنوی خلقت آن بنودی از قدرت نفیست می توانست کہ بزیادت نور قمر بایک قمر آخر عرصہ ارض راستیز میکرد بلکه رسیدہ کہ در کائنات یزدانی شمس و فلک بیشمار اند و بموضع متعدد واقع آتھی اور عجائب المخلوقات ابن الاثیر وغیرہ میں لکھا ہے۔

وعن عطاء بن یسار فی قول اللہ عز وجل سبع سموات  
اور روایت ہے عطاء بن یسار سے تفسیر میں قول اللہ بزرگ کے سات آسمانوں

ومن الارض مثلہن قال فی کل ارض آدم مثل آدم  
اور زمین سے مثل آدم کی کہا ہر زمین میں آدم ہیں مثل آدم تمہارے

ونوح مثل نوحکم و ابراہیم مثل ابراہیمکم واللہ اعلم  
اور نوح ہیں مثل نوح تمہارے اور ابراہیم ہیں مثل ابراہیم تمہارے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے

ولیس ہذا القول باعجب من قول الفلاسفة ان الشمس  
اور نہیں ہے یہ قول بہت عجیب قول سے فلاسفہ کے کہ آفتاب

شمس کثیرہ والا قمار کثیرہ ففی کل اقلیم شمس و قمر  
بہت سے ہیں اور چاند بہت سے ہیں پس ہر اقلیم میں ایک آفتاب اور چاند

بنجوم انتہی و ہکذا فی مفتاح الافلاک وغیرہا۔

بہت سے دستارے ہیں آخری اور ایسا ہی ہے مفتاح الافلاک وغیرہ میں۔

تو تو ہم پر کوئی اعتراض ہی نہیں پڑتا اور بہت سہولت سے ہمارا مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔  
اکمالا یخفی۔

اشباح والنحسوں بموجب ولونزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلسفویا  
اور اگر اوتار تے ہم اور ہمارے کوئی گہی ہوئی چیز کاغذ میں پس چوتے  
لقال الذین کفروا ان هذا الاکلام محض مباین۔

وہ لوگ اوسکو اپنے مانوں سے تو ہی البتہ کہتے کا زلوگ نہیں ہی ہرگز بادو ظاہر۔

کے اگر کوئی شخص گہی ہی ہوتا اور ہم مسلمان اوسکو پیش کرتے تو حضرات منکرین ہمارا کب  
اقرار کرتے اور اس تحریر پر کب ایمان لاتے دیکھئے اہل چین ایک سلسلہ کوفات جو ابتداء  
سے پیش کرتے ہیں محققین عیسایہ اوسکو کمان تسلیم کرتے ہیں بلکہ بڑے زور شور سے اوسکو  
کہہ دیتے اور ایک جعلی و مصنوعی بات سمجھتے ہیں چنانچہ گو اگر ٹیٹل رتب التواریخ میں چینین  
کے حالات میں لکھتے ہیں چینویوں کے مزاج کہتے ہیں کہ انکی ولایت کے شرایع و رسوم اور  
بولی حتیٰ کہ یوشاک بھی چار ہزار برس سے کچھ اوپر ایک ہی وضع پر چلے آتے ہیں اور  
اس بات کی شہادت میں وہ ایک سلسلہ کوف کو درپیش کرتے ہیں کہ جس سے لگاتار  
اوس صحر کے حوادث سے جو کہ دو ہزار پچھن برس قبل تولد مسیح کے گزرے تطبیق دیتے  
ہیں چونکہ اوس وقت سے کسی زمان گزشتہ تک شمار تعداد کوف ماضیہ کا سہل ہے  
پس ممکن ہے کہ ابتداء سے انتہا تک جعلی تاریخ کے ساتھ کوف واقعی کے تاریخ کو مطابقت  
کریں پس یہ دلیل حقیقتہً بے اصل ہے جب تک کہ یہ بات پایہ ثبوت پر نہ پہنچے کہ ہر سب  
کوف اپنے زمان وقوع میں قلمبند ہوئے تھے مگر یہ امر صعب نہ وقوع میں آیا ہے  
نہ آسکتا ہے کیونکہ محقق ہے کہ کوئی دفتر تاریخ میں قرن قبل مسیح کے مرتب نہوا تھا حال کے  
اہل چین چونکہ حرکت اجرام افلاکی سے قاطبنا بے خبر ہیں اسلئے تاریخ کوف کی تخریج پر  
قادر نہیں ہیں سلسلہ کوف جو کہ مبین ہوا ہے اغلب کہ ایسے بعض جزئیوں نے اسلئے  
کہ خاقان کے مورد مزاحم ہوں اور قوم کے کبیر کو بڑا دین شمار کیا ہو گا جزئیوں کی فرقہ  
دو سو برس سے کچھ اوپر علم ہیئت میں دخل رکھتے ہیں انہی۔

انسان و انھوں نے مہابھارت کے موچند ہرم فصل میں لکھا ہے کہ دنیا میں ایک وقت  
ماہتاب کا ایک ٹکڑہ بسوا متر کی دبا سے گر کر پہرٹ گیا تھا پس یہ یا تو یہی ہمارا شق القمر  
ہے کہ حضرات ہنود نے اولٹ پلٹ کر اپنے حضرت کے نام چڑھا دیا ہے جیسا کہ حضرات  
عیسائیہ و یہودی بشارت احمدیہ کو اپنے اپنے مسیح پر جادیا ہے یا شل او سکے مکمل البتہ  
والرویتہ ہے والا تحکم بحت و نریج بلامرجح ہے وہو باطل کھلا بھنی۔

الناسع و انھوں نے انجیل متی کے باب ۱۶ اور ماریس کے ۱۸ اور لوقا کے ۱۱ میں لکھا ہے  
کہ یہودیوں نے عیسائیوں کے مسیح سے ایک آسمانی معجزہ طلب کیا تو انھوں نے  
اونکو برے اور مکار اور حرام کار و غیرہ لکھ کر جڑک دیا اور یہ فرمایا کہ سوا سے  
یونس نبی کے معجزہ کے اور کوئی معجزہ نکلونہ دکھلایا جاوے گا جسکا یہ مطلب  
تھا کہ تمہرے مذہب نازل ہو گا مگر ہمارے بشر مسیح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم سے جب مشرکین نے یہ آسمانی معجزہ طلب کیا تو آپ نے باہستگی اونکو  
جواب دیکر مطابق اونکی طلب کے شق القمر فرما کر یہ آسمانی معجزہ ہی دکھلادیا ۵  
اک ادنیٰ معجزہ شق القمر ہے میرے حضرت کا بکوئی عینی سے ایسا ہی دکھلایا جاسکا ہی چاہے  
پس حضرات عیسائیہ کو بپاسداری و حمایت اتاہیل اس معجزہ کی تسدیق کرنا چاہئے  
اور اس میں کبھی چون و چرا و لب انکار نہ کھولنا چاہئے ۵

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دازندہ جوانان معاد مند پند پسیر و اناراد  
استون عدم رویت غیر سکنا رکہ معظمہ غیر مسلم ہے کیونکہ ثابت ہے کہ جب یہ معجزہ ظاہر  
کیا گیا تو مشرکین کہنے لگے اھذا اسعد مستمر یہ ایک جادو مضبوط اور قدیم ہے  
اور اسپر او انھوں نے ایک مجلس خاص و سنگین کمیٹی اس غرض سے کیا کہ اگر محمد  
صاحب نے جادو یا نظر بندی کیا ہے تو فقط ہمیں لوگوں پر کیا ہوگا سارے عالم کے  
لوگوں سے یہ امر متعلق نہیں ہو سکتا پس جو قافلہ سفر سے آوے اون سے دریافت  
کرنا چاہئے چنانچہ مطابق اسکے اون لوگوں نے اون قافلہ والوں سے جو ملک شام  
وغیرہ بلاد دور دست سے آئے تھے استفسار کیا او انھوں نے بھی مطابق اسی واقعہ



بیان کیا اور اس کے بعد کہ تواریخ میں لکھا ہے ملک و ہمارا کاراجہ جو صوبہ  
مالوہ میں واقع ہے جس رات واقعہ شق القمر ہوا اپنی حمت پر بیٹھا تھا اور اس نے  
اس واقعہ کو چشم خود دیکھا کہ متاب شق ہوا اور پھر لگیا تب اپنے برہمنوں کو بلا کر  
اسکی حقیقت دریافت کی تو اون سبہوں نے بالاتفاق بیان کیا کہ ہماری کتابوں  
میں لکھا ہے کہ ایک بنی ملک عرب میں ظاہر ہوگا اور اس کے معجزات سے شق القمر  
بھی ہوگا پس اس پر اس نے ایک ایلی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی خدمت فیضد رجت میں روانہ کیا اور آپ پر ایمان لایا اور اپنے اسکا نام  
عبد اللہ رکھا اور آخر کو اس نے وہیں اپنے مسکن و ہار میں انتقال کیا اور  
تاریخ فضلی اور نظم الدرر اور رسالہ شق القمر مولانا رفیع الدین صاحب میں لکھا ہے  
کہ اس راجہ کا نام پہلے بھوج تھا اور تاریخ فرشتہ میں تحفۃ المجاہدین سے نقل  
کر کے لکھا ہے کہ بعد گزرنے سو برس زمانہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے چند آدمی بصورت نقرہ حضرت آدم کے قدم شریف کی زیارت کے لئے ہو  
کہ وہ سرانڈیپ پر پہنچے کشتیوں پر سوار ہو کر چلے اور اتفاقاً وہ کشتی ملیبار میں پہنچ گئی  
وہ لوگ وہاں اترے اور وہاں کے حاکم سے ملے وہ اون لوگوں سے بہت  
خوش ہوا اور کہا کہ میں مسلمانوں کا نام ہی سنتا تھا مگر کسی مسلمان سے آج تک  
ملاقات نہ ہوئی تھی بارے آج تم لوگوں کی زیارت سے مشرف ہوا سو تم لوگ اپنے  
بنی کے کچھ حالات و معجزات بیان کرو تب اون لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے چند معجزوں کو بیان کیا اور اسی میں معجزہ شق القمر کا ذکر بھی  
آگیا اسکو سنکر وہ نہایت متعجب ہوا اور کہا کہ البتہ یہ ایک بڑی نشانی ہے اور  
اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو تمام ملک کے لوگوں نے اسکو دیکھا ہوگا اور ہمارے  
ایمان کا دستور ہے کہ جب کوئی اعظم واقعہ ہو اگر یا ہے تو اہل دفتر اسکو لکھ کر  
بخطت رکھا کرتے ہیں پس اس نے اپنے آباء و اجداد کے دفاتر کو طلب کر کے  
رباب قلم سے دریافت کیا تو سبہوں نے بالاتفاق بیان کیا کہ واقعی فلان تاریخ

۲۱  
عرب و ہندوستان  
در صوبہ مالوہ کا  
شق القمر واقعہ  
میں لکھا ہے  
اسکا موبہ  
مخبر الطالع بنی  
مخبر اور مالوہ کا  
یورپ و ہندوستان  
کا کہ بیچھی

میں متاب شق ہوا اور پھر مقیم ہو گیا تھا پس اس پر حقیقت دین محمدی کے ظاہر ہوئی  
 اور وہ مسلمان ہو گیا۔ سہمجد املا آنکس سلمان شدہ ۶ اگرچہ گدا بود سلطان خندہ  
 اور رات کو اپنی رعایا سے پوشیدہ اوسی جماعت میں شریک ہو کر حرمین شریفین  
 کے طرف روانہ ہوا اور جبکہ بندر شحر میں پہونچا تو ملک الموت نے آکر اوسکی روح کو  
 وہیں سے جنت میں پہونچا دیا اور بعض کتاگون میں یہ بھی لکھا ہے کہ اوس نے  
 یعنی حاکم لمبار نے جسکا نام سامری تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کرامت  
 نشانہ میں عین وقوع شق القمر کے وقت ہی میں اپنی آنکھوں سے اس واقعہ کو  
 دیکھا اور لوگوں کو اس کے دریافت کے لئے بھیجا بالآخر اسکو یہ خبر پہونچی کہ ملک  
 عرب میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا ہے اور اوسی کے معجزہ سے شق القمر ہوا  
 ہے پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر  
 دولت اسلام سے شہرت ہوا فالحمید للہ علی ذالک غرض ایسی ایسی شہادتیں  
 ودلائل ہم مسلمانوں کے پاس بہت ہیں بطور نمونہ کے اس جابیہ چند نقل کی گئی  
 ہیں اگر کسی کو اور بھی شوق ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اوسکا پیٹ بہت چھی  
 طرح بہرے سکتا ہوں اسپر کوئی پنڈت باپا ذری صاحب اگر یہ فرماوین کہ یہ  
 سب قصص وحکایات انہیں مسلمانوں ہی کی بنائی ہوئی ہیں ان باتوں کا کیا اعتبار  
 تو ہم یہ عرض کریں گے کہ حضرت سن کسی خاص آدمی کے اور اک حال یا شخص واقعہ کے  
 کیفیت دریافت کرنے کے لئے اوسی قوم سے استدراک کیا جاتا ہے کہ جبکا وہ آدمی  
 یا واقعہ ہونہ کہ اجانب و بے واسطہ لوگوں سے پوچھا جاتا ہے مثلاً جب ہم کرشن و  
 کندھیا کے حالات کا تدارک کیا چاہیں اور اوسکو اندلس و مین کے لوگوں سے  
 پوچھیں تو لوگ ہمکو مجنون ٹھراویں گے اور بالاتفاق سب یہی کہیں گے کہ یہ باتیں کاشی  
 و پرگ و اجودھیا و بڈرنی ناتھ کے لوگوں سے پوچھو اور اسمین جو کچھ وہ کہیں  
 تسلیم کر دمام اس سے کہ وہ حالات عقلاً قابل تسلیم ہوں یا لایق رد پس اسی طرح  
 سے اس پیغمبر عربی کے معجزات و غیرہ حالات اگر ہم مسلمانوں کے بیانات سے نہ اخذ

انھما کا اللع معلوم  
 بین عمان و مدین  
 قاموس نہ

مالہ اور خوب  
 دونوں ایک ہی  
 اقلیم میں واقع ہوتے  
 ہیں یہاں کو  
 شق القمر دیکھنا  
 بہت ہی قریب  
 ہے کما سن ۱۱

یعنی نظم الدرر  
 میں ۱۲ نہ

لکے جاوینگے اور ان مسلمانوں ہی کا بیان نہ مسلم کہما جاوے گا تو کیا چتریان فتوح و  
 برہمنان بنارس سے دریافت کیا جاوے گا اور کو کیا غرض کہ اسکو ضبط کریں اور کیا  
 مطلب کہ لکھ رکھیں اور پھر میں عرض کرتا ہوں کہ آخر نفس وجود پیغمبر یا وجود قرآن  
 کا یقین تو پندت و پادری صاحب کو انہیں مسلمانوں کی خبر و شہادت سے حاصل  
 ہوا ہے گو کہ یہہ اوکے نزدیک باطل ہی ہوں مگر نفس وجود میں تو کلام نہیں کرتے  
 تو پھر کیا وجہ ہے کہ بعض امر میں ایک تو م کا اعتبار کیا جاتا ہے اور بعض میں او کا  
 قول نہیں تسلیم کیا جاتا ہے حالانکہ وہ دونوں قول نفع و ضرر میں اوکے مساوی  
 و برابر ہیں اگر اسپر کوئی صاحب یہہ فرماوین کہ ایک محال معلوم ہوتا ہے اور ایک  
 ممکن نظر پڑتا ہے اسلئے ممکن قبول کیا جاتا ہے اور محال مردود ہوتا ہے تو ادالین  
 یہہ عرض کردنگا کہ یہہ محال باعتبار آپکی معلومات و ادراکات کے ہے یا باعتبار قدرت  
 قادرہ بچون و خالق مخلوقات کے پس باعتبار ذات باری تعالیٰ کے اسکا محال ہونا  
 عقلاً و نقلاً بدیہی البطلان ہے اور باعتبار آپکی ادراکات کے اس محال کے ممکن  
 ہو جانے میں کوئی استحالة لازم نہیں آتا اور نہ نیا اگر یہہ کلیتہ تسلیم کیا جاوے  
 تو میں بہت خوش ہوں کیونکہ اس میں مجموعہ گنجائش جو ابدی کی ہو جاتی ہے  
 پادری صاحبوں کی خدمات میں یہہ عرض کردنگا کہ مجموعہ تورات میں جو آفات کے  
 ساتھ ماہتاب کا کڑا رہنا اور انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کے وقت  
 آفتاب کا تاریک ہو جانا اور آفتاب کو ایک بوڑھا عورت کا اوڑھ لینا اور ماہتاب  
 کو اپنے پانوں کے نیچے رکھ لینا وغیرہ لکھا ہے اسکو بھی کسی مورخ غیر رنگ نے نہیں  
 لکھا اور بظاہر محال ہی معلوم ہوتا ہے پس کیونکر تسلیم کیا جاوے گا اور حضرات پندتوں  
 سے یہہ التماس کردنگا کہ آپکی کتب محققہ میں جو یہہ لکھا ہے کہ ہندو ان جی نے آفتاب کو  
 اپنی بغل میں لے لیا تھا تو یہہ بھی صریح محال ہے اور ایسے ہی ہزاروں امور کتب  
 ن دور از قیاس و خارج از قانون عقل پڑے ہیں پس وہ سب کیونکر تسلیم کئے  
 سکتے ہیں پس آپ حضرات پہلے انکے جواب کی فکر کامل و تدبیر معقول کیجئے بعد ازاں

۱۰

یعنی حالت سناہ  
ہونے پر کہ معمول  
میں نہ کہ اس  
مولوی عبد اللہ  
عبدی "اساتذہ"

مجھ سے بھی جواب لیجئے اب پنڈت صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ قمر شق نہیں ہو سکتا  
الغ تو میں عرض کرتا ہوں کہ ان دونوں حالتوں میں قمر کے شق ہونے پر کوئی استحالہ  
لازم نہیں آتا اور کچھ شکل بھی معلوم نہیں ہوتا بلکہ بہت ہی سہولت سے یہ بات  
سمجھ میں آ سکتی ہے مثلاً بصورت ستارہ ہونے کے ہیئت فیثاغورسی میں یہ بات  
ثابت ہو چکی ہے کہ جمیع کواکب مثل زمین کے کثیف ہیں اور کون و فساد و خرق  
والقیام قبول کرتے ہیں چنانچہ پٹرٹنڈنٹ ڈاکہ کالج طراز الازہار فی سیر الفلاسفہ  
الکبار میں فیثاغورس کی مقولات میں لکھتے ہیں -

وان الشمس مسكونة بالعقول والروحانيات والقمر والکواکب  
اور تحقیق آفتاب آباد ہے ساتھ عقول اور روحانیات کے اور چاند اور ستارے  
معمورہ مثل هذا الارض بالنباتات والحيوانات  
۲ باد میں مثل اس زمین کے ساتھ گھاس اور حیوانات کے

اور مجموعہ شمسی میں لکھا ہے جمیع سیارات مانند ارض کر دی شکل و کیفیت الاجام  
اندہ انتہی پس اب اس صورت میں اگر قمر شق ہو جاوے تو کیا خرابی ہے اور ثانیاً پنڈت  
صاحب بلکہ ان کے کل بدیارتی کیا جمیع خلافت! ہر اب کو روز گشتہ بڑھتے کو گشتہ  
سے ہو دیکھتے ہیں اور اسکو محال نہیں سمجھتے پس اس طرح سے اگر قمر ایک روز بحیثیت  
خاص شق ہو کر پر لگیا ہو تو کیا خرابی ہو اور باتفاق حکماء شمس و قمر وغیرہا بسیط نہیں بلکہ  
اشیاء مرکبہ سے ہیں اور مرکب کے اجزاء کا متفرق ہو جانا کچھ محال نہیں کمالاخی  
یہاں پر جو بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ یہ روز کا گھٹنا بڑھنا باعتبار رویت ہے  
اور گھٹنوں ذات میں ہے پس بالرویت گھٹنا بڑھنا بنفسہا گھٹنے بڑھنے کے کیونکر مطابق  
ہو گا تو میں ان کی خدمات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اسی دن کے لئے سینے جگہ کو  
کسی حیثیت کو لکھا تھا لیکن پہر بھی جو میرا پنڈ نہ چھا تو خیر اولاً اب یہ التماس ہے کہ  
عرف عام میں چاند ایسی روشن چیز کو کہتے ہیں کہ جو کبھی بتلی کمان یا ہنسو سی  
کی طرح یا حسیان مہ جبین کے ابروؤں کی مانند یا عزلی حرف ن کی ح اور

پھر گنگھی کی مانند حتی کہ بصورت روٹی گول آسمان پر ظاہر ہوا کرتی ہے اور ہر دے  
ہی بعد دو ہفتہ کے اپنی حالت اصلی پر آجاتی ہے اور اسکے عکس کو چاندنی کہتے ہیں  
جیسے سورج کے عکس کو دھوپ بولتے ہیں اویکے مکھنے کو چاند کا مکھنا کہتے ہیں اور نہ طلوع  
اہونے کو چاند کا نہ مکھنا بولتے ہیں چنانچہ دیکھئے شب محاق یعنی اداوس کو سب ہی کہتے  
ہیں کہ چاند چپا ہے اور اس چیز کا بالذات گھٹنا بڑھنا قضیہ مسلمہ۔

ان نور القمر مستفاد من نور النفس اور والقمر قد سزا منا نزل  
بمحقق نور با تباب کا حاصل کیا جاتا ہے آفتاب کے نور سے اور تباب اندازہ کیا جئے اوسکا  
حقی عا د کا العرجون القا یم۔

منزلین میاشک کہ ٹوٹا ہے شل ڈالی پرانی کے۔

سے مسلم ہے و ثانیاً یہ منور مرئیہ ذات قمر کے اعراض لازم سے ہے یا منار قمر سے  
تثانی باطل ہے والا بطلان لازم سے بطلان ملزوم نہوتا کما لا یغنی اور بشکل  
اول تجزی ثابت ہے و هو المطلوب اب بعض حضرت جو یہ افادہ فرماتے ہیں کہ  
اس ضرور مجبہ کا ذات قمر کے لئے عرض لازم ہونا مسلم لیکن ایک جز کے لئے اور جز  
کے تجزی سے کل کی تجزی کمان لازم آتی ہے جیسے اگر کسیا ماتہ دو ٹکڑے  
اگر ڈالے تو اس شخص کا دو ٹکڑہ ہونا کب لازم آتا ہے تو اداون حضرت کی خدمت  
میں یہ عرض ہے کہ میان مطلق نفس تجزی سے عرض ہے جز و کل کے ٹکڑے ہونے  
یا اجزاء کے تساوی یا تفاوت تجزی ہونے سے بحث نہیں ہے کما لا یغنی اب اگر  
لوئی کئے کہ خرق والقیام یعنی پھٹنے اور چٹنے کے لئے آسمان کا ساکن ہونا ضرور ہے  
حالانکہ اوسکی حرکت دایمی ابدی ہے اور سکون باطل پس یہ بھی باطل ہوگا تو ہم  
میشکے کہ اولاً تو یہ اعراض اوسی ہیئت پر ہے اور ثانیاً یہ بات جب لازم آتی کہ ہم  
ستار و کواکبا نون میں گڑا ہوا تسلیم کرتے حالانکہ ہم اسکے قابل نہیں بلکہ ہم تو یہ  
لےتے ہیں کہ جمیع کواکب بطور خود سیر کرتے اور اپنی اپنی منازل کو قطع کرتے ہیں اور  
الث استعمال سکون آسمان غیر مسلم ہے چنانچہ اوسکا مفصل و منول بیان کتب ہیئت

میں کیا گیا ہے اور بشرط تسلیم یہی یہ تقریر استحالة کی فقط فلک الافلاک کے واسطے  
 ہے حالانکہ مکان طبعی قمر کا فلک اسفل ہے اور آبنائیا متمر کے شق القمر اور مضرب  
 سطح شق السمار کے لئے جو امر ٹہرایا گیا ہے وہی اسکے لئے بھی تصور کر لیا جائے جیسے  
 اس صورت میں قمر کی تشیق اور تکمیل میں کچھ تباحث نہیں ویسے ہی شق ثانی جو  
 کوئی خرابی نہیں کیونکہ جب قمر بمنزلہ ایک کرہ جزیرہ معمورہ کے ہے اور اس  
 حال میں وہ خواہ مخواہ اجسام کثیفہ رکھتا ہوگا تو پس اسکی تشیق میں کیا خرابی  
 ہے اور ہندت صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ اس میں اسکی آبادی کے درہم برہم  
 ہو جانے اور انتظام نقطہ کے بگڑ جانیکا احتمال ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ یہ  
 احتمال فقط خیال ہے کیونکہ جب آپ اسکو مثل جزیرہ معمورہ کے تسلیم کرتے ہیں  
 تو کیا اسکی آبادی کو ایسا متصل تصور کرتے ہیں کہ جیسے زمانہ متصل واحد ہے  
 یا کچھ کیسے حکا کسی حیثیت سے کچھ فرجہ و افتراق و انفصال و انعکاس بھی قبول کرتے  
 ہیں لا محالہ شق اول باطل ہوگئی اور ثانی مقبول اور اسپر قمر کا شق ہو جانا کیا محال  
 ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہر سال صدات زلزلہ اور جریان وسیلان و ریاست  
 لکھنے قطعات زمین کے دھنس کے دیا ہو جاتا ہے اور کتنے فلاو پڑ جاتے ہیں حالانکہ  
 ایک جزیرہ والون کی خبر دوسرے کو مطلقاً نہیں ہوتی ابھی ہم نے چانگام کا حال  
 سنا ہے کہ صد ہا بیگہ زمین غرق ہوگئی اور ابھی بکسر و بلیا سے دیکھے چلے آتے ہیں  
 کہ صد ہا بیگہ زمین پانی اور پانی زمین ہو گیا حالانکہ یقین ہے کہ چانگام کی خبر کو  
 اور بکسر والون کو اور بکسر کی چانگام کو مطلقاً نہوگی اسپر آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ  
 اچھا اگر ہم تشیق بان لین اور ایک قطعہ کی خبر دوسرے قطعہ والون کو نہ پہونچنا تسلیم  
 کر لیں تو یہ تو ضرور ہے کہ چونکہ وہ بالکل جزیرہ واحد ہے اور ایک شے کی تجزیہ  
 سے خواہ مخواہ ایک حرکت عظیمہ پیدا ہوگی کہ جس سے اس کے مکان کو خواہ مخواہ ایک  
 ہیجان عظیم لاحق حال ہوگا اور ضرور متنبہ و خبردار ہو جائیگے تو ہم کہیں گے کہ آپ اس  
 بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ زمین ہی جسم واحد ہے حالانکہ اسکے قطعات مختلفہ میں طر

یعنی بصورت  
 ستارہ جو  
 یعنی بصورت  
 کہ معمورہ  
 ہونے کے  
 یہ مطلب  
 بطور تمثیل  
 ہے ۱۲۷

طرح کے صدقات ہوتے ہیں اور مطلقاً یہاں کی حرکت وہاں محسوس نہیں ہوتی  
 ایک قطعہ میں زلزلہ عظیم آتا ہے اور دوسرے میں کچھ ہی نہیں معلوم ہوتا دیکھتے  
 ابھی نینی تال میں کتنا بڑا خوف واقع ہوا ہے اور یہاں کلکتہ والوں کو کچھ ہی  
 نسوس نہیں ہوا حالانکہ جسم واحد میں ایسا ہونا محال ہے اگر آپ کہتے کہ اس میں  
 بڑے بڑے پہاڑ یا بڑے بڑے دریا ہیں اور سمندر کی گھاٹ یاں حاصل ہیں سر  
 سبب وہ حرکت ایک قطعہ کی دوسرے میں ہونے نہیں باقی تو ہم کیسے کہ جب قمر کو  
 آپ جزیرہ معمورہ فرض کرتے ہیں تو یہ سب بھی وہاں فرض کر لینا کیا مشکل ہے  
 اور ہر شے صاحب کا قمر میں کوہ و بیابان دیکھنا اور ایک پہاڑ شرارہ انگیز کا پہاڑ  
 دکھانا تو مسلم ہی ہو چکا ہے پس ہو سکتا ہے کہ شق قمر بھی ایسے ہی ایک قطعہ ایک طرف  
 ورا یک ایک طرف کر کے دکھایا گیا ہو اور بیچ میں ایک شے فاصل حاصل کر دی گئی ہو جیسا  
 کہ ہم مسلمانوں کے ہاں روایات صحیحہ ثابت ہے کہ جب شق قمر ہوا تو ایک ٹکڑہ ایک  
 جانب اور ایک ایک جانب کر کے دکھایا گیا اور بیچ میں اس کے ایک پہاڑ جسکو جبل جبار  
 کہتے ہیں فاصل کر دیا گیا تھا اور ہر مطابق بیانات حکماء محققین خصوصاً دانشمندان  
 فرنگ کے زمین متحرک ہے اور ہر وقت ہل رہی ہے حالانکہ ہم آپ کوئی نہیں ہلے  
 طابق اون بیانون کے چاہتے کہ ہم آپ بھی ہلا کرین پس جو اسکا جواب ہے وہی  
 ہمارا بھی جواب ہے ہاں اسپر کوئی صاحب اگر یہ کہیں کہ جب قمر شق ہوا اور وہ کرہ معلوم  
 ہے تو وہاں کے لوگوں کو تو ضرور ہے اسکی خبر و اطلاع ہوئی ہوگی اور بخوبی جانتے  
 ہونگے اور انکے دفاتر و توارسج میں بھی مندرج ہوگا یا یوں افادہ فرمادیں کہ جیسے  
 کہ کا عکس زمین پر پڑتا ہے ویسے ہی زمین کا عکس چاند پر بھی واقع ہوا کرتا ہے چنانچہ  
 چھوٹے شمسی میں بھی لکھا ہے کہ چھٹا کہ از قمر بحیثیت کتاب نور از مخازاۃ شمس زیادت  
 انقصان روشنی بر روی ارض می افتد ہمیں قسم از ارض نیز زیادت و نقصان  
 در سطح قمر میرسد انتہی پس بوقت شق القمر کے قمر کا اثر جبکہ زمین پر واقع ہوا  
 وہ خواہ مخواہ مطابق اسکے یہ اثر قمر پر بھی ظاہر ہوا ہوگا اور اسکو وہاں کے لوگوں

بزرگ مسلمانان  
مولوی عبد اللہ  
سائنس ہیکلہ کلہ  
اور صاحب الحکم  
مطلب ازاد صاحب  
مالی و دیگر معین  
بشارت تفسیر  
و مہرور ہوا ہے  
۱۲

مترجموں نے اس کتاب کو بدل دیا اور ہی نقل کیا ہو گا تو میں عرض کروں گا  
بہت اچھا ہے اس کتاب کو دہان کے **ابن عباس** کے ایک بزرگ ہی خط منگواد  
یا تار برقی ہی پر کوئی خبر منگا لیجئے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ بخار جسرٹی شدہ آپ کی خدمت  
میں پیش کر کے جس طرح آپ کی تسلی و تسفی ہوگی تسکین کرونگے اب پنڈت صاحب وغیرہ  
اگر یہ کہیں کہ اس زمانہ کے بہت سے مولوی صاحب بھی تو معجزہ شوق قمر کا انکار کرتے  
ہیں چنانچہ جناب مولوی سید محمد یلیناں صاحب بہادر دام ظلہ جواب خط مولوی  
منظر الحق صاحب پرچہ تہذیب الاخلاق بطبوعہ پندرہویں ربیع الاول ۱۲۹۵ ہجری  
صلعم صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں شوق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق اس وقت زیادہ ہے  
جبکہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ جب بعض مفسرین اس سے منکر ہیں  
اور بعض محققین بدلائل اس کا انکار کرتے ہیں تو شاید آپ کو اس تیزی سے کفر کا لکھنا  
پر لانا مناسب نہ ہو گا تفہیمات اکبہ میں مولوی شاہ عبد العزیز کے والد نے صاف  
انکار کیا ہے اور لکھ دیا ہے کہ **عنہما بالیست من المعجزات** عربی میں جو حضرت  
ابن عباس سے اس باب میں ہیں اور سب ہی جرح ہو چکی ہے کہ وہ مدینہ میں جارہے  
کے تھے پس جبکہ علماء میں بحث اسکے منصوص، مترجم ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق  
کرنا اسکے انکار پر تحقیق سے بے خبری پر دلیل ہے انتہی تو اولاً ہم یہ کہیں گے کہ مولوی  
صاحب انکار نہیں کرتے بلکہ منکرین مسلمین کو کافر کہنا نازیبا سمجھتے ہیں اور یہ ایک  
دوسری بات ہے اور ثانیاً بشرط تسلیم مولوی صاحب فرقہ اسلام سے ہیں اور ان کا  
جواب ان کے حسب حال دیا جاوے گا پس مولوی صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ بعض مفسرین  
اس سے منکر ہیں تو اس کا یہ جواب ہے کہ ان بعض کے انکار کا اعتبار نہیں  
پس یہ انکار مثل لا انکار کے ہے اور اسکے ثبوت و وقوع ہی پر مفسرین کا اجماع  
و اتفاق ہے فی السیف الماضی در تفسیر سراج المیز در تحت قولہ تعالیٰ انشق  
القمم کفۃ انشق اضیت بر حقیقت خود و وہیں قول عامہ مسلمین است و التفات  
کردہ نشود بقول کہ یکہ کفۃ سینشق اے یومہ القیامۃ چہ این خلاف اجماع است۔



وفی المواہب قد اجمع المفسرون واهل السنة علی وقوعہ لاجلہ

مواہب میں ہے اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اور اسکے واسطے  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفیہ۔

ابن علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

در تفسیر تفسیری گفتہ اجماع اہل تفسیر بر این است کہ تحقیق منقشت قمر در زمان رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفیہ محی الدین نوادی رحمہ در شرح صحیح مسلم نوشتہ کہ انچہ  
بعض در معنی این آیت گفتہ کہ سینشق القمر یوم القیامۃ قول باطل و شاذ  
است بسبب اجماع مفسرین بر خلاف آن انتہی۔

وفی الشفاء اجمع المفسرون واهل السنة علی وقوعہ فی الماضی وفیہ

شفاء میں ہے اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اور اسکے زمانہ ماضی میں  
علی قاری در مرقاۃ شرح مشکوٰۃ خریف گفتہ تو میکہ از راہ راست تجاوز کردہ و برگشتہ  
اند از انچہ بر آن اہل علم اندر علم کردہ اند کہ تا ویش اینست۔

ان القمر سینشق یوم القیامۃ و این مخالف است لقولہ تعالیٰ و ان یدرؤا آیتہ

بتحقیق چاند قریب ہے کہ پچھلے گا دن قیامت اور دلیل قول اللہ تعالیٰ کے اور اگر دیکھتے

یہ فرموا و یقولوا اسحر مستمر انتہی و فی التفسیر الکبیر والمفسرون بأسرہم

میں کوئی نشانی پر جاتی ہیں اور کہتے ہیں جادو ہے مضبوط اور تفسیر کبیر میں ہے تمام مفسرین اس بات پر ہیں کہ

علی ان المراد القمر انشق وحصل فیہ لانشقاق وفیہ ایضا قال المفسرون

یہ ہے کہ چاند ٹپٹ گیا اور اوس میں انشقاق حاصل ہوا اور اسی میں یہ بھی ہے کہ کما مفسرون نے غریب

سینشق وهو بعید ولا معنی لہ لان من منع وهو الفلسفی یمنعہ فی الماضی

پچھلے گا اور یہ بعید ہے اور اوکے کچھ معنی نہیں کیونکہ جو منع کرتا ہے وہ فلسفی ہے ماضی اور مستقبل

والمستقبل ومن یجوزہ لا حاجۃ الی التأویل انتہی وقال القسطلانی

دو دون میں منع کرتا ہے اور جو اسکو جائز سمجھتا ہے اسکو کوئی حاجت تاویل کی نہیں اور کما تفسیر

فی شرح صحیح البخاری و انشق القمر ماض علی حقیقۃ وهو قول عامۃ  
الشریح بخاری میں ہے انشق القمر بھی ہے اور حقیقت آبی کے اور یہ قول عباسی

جناب مولوی صاحب  
نے مولوی صاحب  
صاحب کے بیان  
تشریح کی ہے  
شیطان کے ہونے  
پر جو غائب ہے  
استدلال کیا ہے  
ہے

المسلمین الامن لا يلتفت الى قوله حيث قال انه سينشق يوم القيامة  
سلمین کا ہے مگر وہ شخص کہ نہیں انتہات کی گئی ہے اور کے قول کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ کما اور منسفر  
فما وقع الماضي موقع المستقبل لتحقيقه وهو خلاف الاجماع وفي  
قائم کے دن پڑے گا پس واقع کیا ماضی کو موقع میں مستقبل کو واسطے تحقق وقوع اور یہ خلاف اجماع ہے اور  
نظم الدرر الاجماع المنقول من جمهور المفسرين على ان القمر قد  
نظم الدرر میں ہے اجماع منقول جمهور مفسرین سے اور پر اس بات کے ہے کہ بیشک جائد  
انشق في عهد ائمة الله عليه وآله وسلم كما في شرح الشفاء  
پندرہ ائمة اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پھٹ گیا جیسا کہ شرح شفاء میں ہے  
وفي فتح البيان وانشق القمر وانفلق وكذا قرء حذيفة بزيادة  
اور فتح البیان میں ہے پھٹ گیا جائد اور پھٹ گیا اور ایسا ہی پڑا حذیفہ نے ساتھ زیادتی  
قد والمراد الانشقاق الواقع في أيام النبوة معجزة لرسول الله  
لفظ قد کے اور مراد اس سے وہ پھٹا ہے کہ واقع ہوا زمانہ نبوت میں بجا لیکہ معجزہ تھا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی هذا ذهب الجمهور من السلف  
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور انہی کے گئے جمهور سلف اور خلف سے کہا  
والخلف قال الواحد من وجع المفسرين على هذا الامار  
واحد نے اور جماعت مفسرین کے اور پر اسی کے ہے مگر وہ کہ روایت کیا ہے  
عثمان بن عطاء عن ابيه انه قال المعنى سينشق القمر والعلماء  
عثمان بن عطاء نے اپنے باپ سے کہ اور اس نے کہا کہ معنی یہ ہے کہ منفرج پڑے گا جائد اور نالی  
كلهم على خلافه انتهى

علماء کے خلاف پر ہیں۔

انہ مولوی صاحب جو یہ کہتے ہیں کہ بعض محققین بدلائل اور سکا انکار کرتے ہیں تو  
جناب مولوی عبد الحکیم صاحب جنسے خود مولوی صاحب ہی استدلال کیا کرتے  
ہیں انہ الدرر میں فرماتے ہیں۔

قد حمل بعض المفسرين كلمة انشق الماضية على ينشئ  
 بتحقيق حمل كما بعض مفسرين نے کلمہ انشق ماضی کو اور پیش مستقبل کے  
 المستقبل ایٰی ينشق القمر حين قيام القيامة وذلك بعد النفخة  
 یعنی پھٹنے کا چاند بوقت قیام ہونے قیامت کے اور یہ بعد نفخہ ثانیہ کے ہوگا  
 الثانية واما التعبير بالماضي فباعتبار تحقق وقوعه وبقوته  
 اور لیکن بیان کرنا اور کما ساتھ مینہ ماضی کے تو پس باعتبار تحقق وقوع اور  
 فانه متيقن الوقوع فكانه قد وقع وهذا كما قال الله تعالى  
 يتيقن اوستے کے ہے کیونکہ چونکہ وہ متیقن الوقوع ہے تو پس گویا کہ وہ واقع ہے ہو گیا اور یہاں آگیا  
 اتی امد الله ای یأتی ونقل الشفٰی فی تفسیرہ ہذا المعنی عن  
 کہ فرماتا ہے تعالیٰ نے آیا حکم خدا کا یعنی قیامت آوے گی اور نقل کیا ہے فی نے اپنی تفسیر میں اس معنی کو  
 الا ما امر الحسن البصري رحمه الله ان قال الا فندى فی شرح الشفاء  
 امام حسن بصری رحمہ سے ایسا ہی کہا اندھ کی فی شرح شفاء میں  
 ولعله لم يصح عنه او شذبه عن السلف فلا يفتد به فی خرق  
 اور شاید کہ یہ نہ صحیح ہو اور نہ سے یا شاذ ہو سلف سے پس نہیں اعتبار کیا جاوے گا  
 اجماهم كذا قال الزرقاني لا يذهب عليك عدم سداد  
 بیچ خرق اجماع انکے کے ایسا ہی کہا زرقانی نے نہ پوشیدہ رہی تیسرے عدم دیکھی اور نقل  
 هذا القول بوجوه الاول ان حمل الماضی على المستقبل انما  
 کہ ساتھ چند وجوہ کے اول یہ کہ حمل کرنا ماضی کا اور مستقبل کے مجاز ہے  
 هو مجاز ولا بد له من قرينة وليست ههنا والثاني ان سياق  
 اور اسکے لئے کوئی قرینہ ضرور چاہئے اور یہاں کوئی قرینہ نہیں اور دوسرے یہ کہ بیان  
 الآية اعني قوله تعالى وان يرد وآية الخ ينسب هذا المعنى فان  
 آیت یعنی قوله تعالى وان يرد وآية الخ انکار کرنا ہے اس معنی کو کہ  
 انما لمكة لا يقولون يوم القيامة هذا سحر مستقيم الثالث انه لا مناس  
 ہمارا کہ یہ نہیں کہتے دن قیامت کو یہ محاد و مضبوط ہے اور تیسرے یہ کہ نہیں مناسبت

بین اشتاق القمر یوم القيامة وقر بها بل لمناسبة بوق

در میان ہٹ جانے چاند کے دن قیامت کو اور قرب اوکے کے بلکہ واسطے اوکے مناسب

الساعة فلو كان مراد لا تعلقا بيان اشتاقه يوم القيامة

ساتھ وقوع قیامت کے پس اگر ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی بیان ہٹ جانا اور سکا دن قیامت کو

لقال تقوم الساعة وتلشق القمر او قال قامت الساعة ولتلق

اللہ فرمایا کڑی ہوگی قیامت اور پھٹ جائیگا فرماتا قیامت ہوئی قیامت اور پھٹا جانے

القمر کما لا يخفى على ارباب السليقة الرابع ان كلمة انشق

جیسا کہ نہیں پوشیدہ ہے اور پر صاحبان سلیقہ کے جوتے یہ ہے کہ کلمہ انشق معطوف ہے

معطوفة على اقتربت فصا سبة العطف متقضية ان يكون

اور پر اقتربت کے پس مناسب عطف کی متقضی ہے اس کو کہ ہوا انشق محمول

انشق محمول على معناه الحقيقي كما ان المعطوف عليه محمول

اور پر اپنے معنی حقیقی اپنے کے جیسا کہ معطوف علیہ محمول ہے اور پر اوکے

عليه الخامس انه لو كان مراد لا تعلقا بيان الانشقاق

پانچویں یہ ہے کہ اگر ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی بیان ہٹ جانا چاند کا دن

يوم القيامة فيقع لا محالة كخر وج دابة الارض وطلوع

قیامت کو تو پس واقع ہوتا لامحالہ مانند کھنے دابتہ الارض کے اور نکلنے

الشمس من مغربها اذ لا احتمال لكذب خبر لا تعلقا ولا يكون

آفتاب کے مغرب سے اس واسطے کہ نہیں احتمال ہے واسطے جھوٹ ہونے خبر اللہ تعالیٰ کے

هذا الانشقاق معجزة له صلى الله عليه واله وسلم مع ان

اور نہ تو یہ انشق معجزہ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حالانکہ وہ سب

الاحاديث المروية في الصحيح وغيرها ناطقة على كونه معجزة

حدیثیں کہ صحاح وغیرہ میں روایت کی گئیں بین ناطق ہیں اور پر ہونے اوکے کے معجزہ

له صلى الله عليه واله وسلم وعلى ان الكفار اقترحوا آية فامرهم

پس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور علی ان کفار اقترحوا آیت فامرهم

پس کلام اللہ تعالیٰ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انتشاق القمر علی ما استقلالها فان قلت  
 سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہ جانا چاہا نہ کہ اوپر اوسکے کہ بالاستقلال جانے گا تو اوسکو پس اگر  
 ان اخبار انتشاقہ قبل وقوعہ اخبار بالغیب وهو معجزۃ  
 اسکے تو کہ خبر دینا بٹ جانے کی اوسکے قبل واقع ہونے اوسکے کے غیب کی خبر دیتا ہے اور یہ معجزہ  
 لہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قلت علی هذا يكون هذا الاخبار  
 ہے واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کو کائنات میں اوپر اسکے یہ غیب کی خبر دینا معجزہ  
 بالغیب معجزۃ لا انتشاقہ بذاتہ وهذا خلاف صراح الاحادیث  
 جو جاسے گا اور بذات اسکا پشنا معجزہ نہ ٹھہریگا اور یہ خلاف صریح ادون احادیث  
 المر ویۃ الآیۃ انتھی وفي فتح البیان حل القریبی عن الحسن مثل  
 مرید کے ہے جو غفر بتاتے ہیں اور فتح البیان میں ہے حکایت کیا قرطبی نے حسن بصری سے  
 قول عطاء انه الانتشاق الکاین یوم القیامة وهذا قول باطل  
 مثل قول عطاء کے کہ تحقق یہ وہ بٹ جانا ہے کہ ہو نہ والا ہے دن قیامت اور یہ قول باطل ہے  
 لا یصح وشاذ لا یثبت لاجماع المفسرین علی خلافہ ولان اللہ سبحانہ  
 نہیں صحیح ہے اور شاذ ہی نہیں ثابت ہے واسطے اجماع مفسرین کے اوپر خلاف اسکے اور اسواط  
 ذکرہ بلفظ الماضي وحمل الماضي علی المستقبل بعید یفتقر الی  
 کہ اسد جہان نے ذکر کیا اسکو ساتھ لفظ ماضی کے اور حمل کرنا ماضی کا اوپر مستقبل کے بعید ہے محتاج ہے حمل  
 قرینۃ تنقلہ او دلیل یدل علیہ وانی ذالک وفيہ ایضاً والحال  
 کسی قرینہ منقول کے یا دلیل کے کہ دلالت کرے اوپر اوسکے اندکمان ہے یہ اور اسی میں یہی  
 انا اذا نظرنا الی کتاب اللہ فقد اخبرنا بانہ الشق ولہ یخبرنا  
 لکھا ہے اور حاصل یہ ہے کہ جب ہم نے نظر کیا تو کتاب اللہ کے تو تحقیق خبر دی اوسنے کہ جو کہ یکجا نہ بٹ  
 بانہ سینشق وان نظرنا الی سنة رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 لکھا اور یہ خبر نہیں دی کہ نہ جب پیشکا اور اگر نظر کی ہم نہ مرن سنت رسول اللہ کے تو تحقیق ثابت ہوا ہے  
 وسلم فقد ثبت فی الصحیح وغیرہ من فی متواترۃ زہ قد کان ذالک  
 یہ خبری دوہین فی متواترۃ کے تحقیق یہ واقع ہوا ہے جو صحیح ہے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

فی ایام النبوة وان نظرنا الی اقوال اهل العلم فقد اتفقوا  
 اور اگر نظر کی ہم نے طرہ سے اقوال اہل علم کے  
 علی هذا ولا یلتفت الی شذوذ من شذوذ واستبعاد من استبعاد  
 وہ سب اسپر اور نہیں التفات کیجا ویجاگی طرہ سے شذوذ اس شخص کے کہ جسے شاذ  
 فی الباب رسائل شتی للشیخ رفیع الدین الدہلوی وغیرہ انتہی  
 کہ سارا استبعاد اس کے کہ بعد بجا اور اس باب میں رسائل مختلفہ ہیں اسطے شیخ رفیع الدین دہلوی وغیرہ کے  
 یہاں پر جو بعض لیاقت پناہ ویسی پادری صاحب مولوی وکیل احمد کے رسالوں کو دیکھ کر  
 یہہ پہنچ کرتے ہیں کہ دیکھئے مولوی صاحب اپنے رسالوں میں دوسرے دوسرے مولوی  
 صاحبوں سے اسکو قول جمہور نقل فرماتے ہیں اور یہہ لکھتے ہیں درسم الریاض و  
 فتوحات الہیہ ماشیہ تغیر جلالین از قریطی نقل کردہ -

وقال بضمهم لم یقع انشقاق القمر بعد وهو منتظر ای اقرب قیام  
 اور کہا بعض انکے نے نہیں واقع ہوا پہنچا چاند کا ایک اور وہ منتظر ہے یعنی قریب ہونی  
 الساعة وانشقاق القمر وان الساعة اذا قامت انشقت السماء  
 قیامت اور پہنچا چاند کا اور قیامت جب قائم ہوگی تو پہٹ جاوے گا آسمان  
 بما فیها من القمر وغیرہ و ذکرہ لما وریدی ان هذا قول الجمهور  
 ساتھ ان سب چیزوں کے کہ اوسمیں ہیں چاند وغیرہ سے اور ذکر کیا اور دی نے کہ یہہ نقل  
 وقال لانه لو انشق ما بقی احد الا سراه لانه آية والناس فی الايات  
 جمہور ہے اور کہا اسواسطے کہ اگر پہٹا تو کوئی نہ باقی رہتا کہ اسکو نہ دیکھتا کیونکہ وہ ثانی ہے اور  
 سواء قال الحسن ای البصری اقرب الساعة فاذا جاءت سینشقر  
 سب آدمی ثانیوں میں برابر ہیں اور کہا حسن یعنی حسن بصری نے قریب ہونی قیامت  
 القمر بعد النخلة الثانية انتہی -

پس جبکہ آویگی تو پہٹ جاوے گا چاند بعد ثانیہ کے انتہی -

پس جبکہ مسلمانوں کے ایسے ایسے معقول لوگ انکی ایسی ایسی معتبر کتابوں سے انکی

جمہور کو اسکا منکر نقل کر رہی اور پہر ہی اس زمانہ کے مسلمان لوگ اسکے ثبوت و اثبات کا نام لین تو بجز زبردستی اور دینکا مستی کے اور کیا ہے تو ان پادری صاحب کی خدمت میں ہم عرض کرتے ہیں کہ ہاں ان مولویوں کے باخود باقیل و قاتل و جنگ و جدال سے البتہ آپکو اتنا موقع مل گیا کہ یہ بات بنا کر اپنے نئے جاکٹ میں پھول گئے اور اپنے بڑے بڑے ڈبل فادر وں کے نقول کو بھول گئے تو خیر مگر حضرت سلامت اس سے ہمارے ہجرہ شق القمر کے بطلان و انکار کا نام ہی کا فائدہ ہے خاطر جمع رکھئے ہنوز دلی دور ہے لیکن ہر سوالی راجو اپنی چونکہ آپ اسکو بڑی شور و شوری و گراگرمی سے پیش کئے ہیں تو اولاً مولوی صاحب کی عبارت منقولہ کا مطلب سمجھئے و ثانیاً کچھ اپنی نقول معقول کا بھی تاثر دیکھئے اما اولی پس اولاً قرطبی وغیرہ نے اسکو ثبوت و استدلال کے لئے نہیں نقل کیا ہے بلکہ رد کرنے و جواب دینے کے لئے لکھا ہے چنانچہ دیکھئے اسی فتوحات الہیہ میں ایک لکھنا تھا وقد ثبت بنقل الاحاد العدول ان القمر انشق بمكة وهو ظاهر اور تحقیق ثابت ہوا ہے ساتھ نقل احاد عدول کے کہ تحقیق جائز کہ میں بہت گیا اور یہی ثابت التذریل انتہی و لکن فی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض غابر قرآن کا ہے اور ایسا ہی ہے نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض وغیرہ میں وغیرہما کا مکر۔

جیسا کہ اوپر گذر چکا۔

و ثانیاً بشرط نسیم یہ مذہب بعض ہے اور قول بعض بمقابلہ اقوال مقبولہ جمہور مردود ہے لکھا لیکن فی وثائق اور دی کا اسکو تو ان جمہور نقل کرنا اولاً خلاف قرآن و جمہور ہے و ثانیاً اور دی نے ہی اسکو اسی خیال سے لکھا ہے جسکو منکرین مستبعد و محال جانتے ہیں یعنی۔

لا ذلہ لوانشق ما بقی احد الا سراک اور یہ بوجہ عدیدہ باطل ہے۔

اور اسلئے کہ تحقیق اگر ثبوت نہیں باقی رہتا کوئی کو کہتا دیکو۔

فرقتین فرقة فوق الجبل وفرقة دونه فقال رسول الله صلى

تو بارہ ایک ٹکڑہ پہاڑ پر رہا اور ایک اویسے نیچے

اللہ علیہ وآلہ وسلم اشہد وانتهی وھكذا فی فتح الرحمن وسرو المخرج

علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہا ہوا انتہی اور ایسا ہی ہے فتح الرحمان اور سرو المخرج میں

وثنائاً تقيماً کا یہ مطلب نہیں اوس سے یہ سمجھنا یا تو اپنی سمجھ پر ظلم کرنا ہی یا

اویسی توڑی سی عبارت لکھ کر عوام کو فریب دینا اور بغاوت پر ایک بزرگ کو منکر بنا دینا ہے

وکلاهما مذمومتان جدا۔۔ اور یہ دونوں بری ہیں یقیناً۔

پس اس لئے مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولاً حضرت شاہ صاحب رحمہ کی پوری

عبارت لکھوں کہ ار باب سلیقہ ویکہ لین کہ جناب شاہ صاحب معاذ اللہ اسکے منکر

نہیں اور اگر یہ بھی کیسے ذہن میں کچھ تنگ و شبہ باقی رہتا دے تو میں ثانیاً

اویسی توضیح ہی کر دوں گا مابغی تمیز میں الحق والباطل ہو جاوے پس ملاحظہ فرمائیے

کہ پوری عبارت جناب شاہ صاحب رحمہ کی یہ ہے۔

وهل اعلم ما التولى فهو كالنحت الا انه فيه ظلمه وهذا

اور آیا سکھائوں میں تجھ کو کہ کیا ہے ولایت پس وہ مثل نحت کے ہے یعنی جس طرح نصب

فیه اشرف انبا لنحت یسعد السعداء ویشتقی لا شقیاء

اور نحت امر وہی ہے ایسی امر ولایت بھی وہی ہے کہ خدا ہی کی طرف سے حاصل ہوتی ہو کوئی اپنے

اما النحت فبدیہی وانما انکرہ قوم لیسوا من اهل التميز

کسبے اور کو نہیں پاسکتا ہے لیکن نحت میں خلوت اور تاریکی ہوتی ہے یعنی نحت تنگ و بد و ذل

ومن تجلیات الاشرف مثل ان یقال انک فعلت فی بیتک

ہوتا ہے اور ولایت میں اشرف یعنی بالکل سراسر نور ہوتا ہے پس ساتھ نحت کے نیک ہوتے

کذا وکذا وسیکون غدا کذا وکذا والمعجزات العزیمۃ کا الدعا

بہن نیک اور شقی ہوتے ہیں مگر کارکن نحت پس وہ بدیہی یعنی ظاہری ہے اور سوائے نہیں کہ انکار کیا

المرضی ویزیدۃ العظام والشراب اما شقی القم فعدنا لیس من المعجزات

اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کسی کو شراب پینے اور قمار کھانے سے منع کیا جائے تو اسے معجزات میں سے سمجھنا چاہیے





درین مقام نفی معجزہ جزئیہ بودن اشتقاق قمریہ فرمایند زیرا کہ الف لام بر لفظ المعجز  
برای عمد است و معبود آن معجزات جزئیہ است و ہر معجزہ علم و لفظ نبی شرط است  
و در کرامت ولی شرط نیست پس شق القمر تملن بذات است لکن بر دست ولی ممکن  
الوقوع نیست تا کہ عدم تطابق خبر کتب سابقہ لازم نیاید چہ در ان مسطور بود کہ  
شق القمر بر دست نبی خواہد شد و قیامت تزیب خواہد شد بعد ازین فاضل مذکور  
(مولوی احمد علی) می نگار د کہ انجہ بعض مولویان از عبارت محدث دہلوی رح  
نمیدہ اند کہ اورح انکار وقوع شق قمر کردہ است این فہم سراسر غلط است چر کہ لفظ  
کان بمعنی وقع آمدہ است پس معنی بر این منط شد وقوع معجزہ انتہی اور  
فتح البیان میں لکھا ہے -

محدث الدہلوی  
عباس علی گنجوی  
راشد اعظم  
۲  
علی الدہلوی  
احمد علی دہلوی  
دانش اعظم

وفی التفہیمات للشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی رح و اما  
اور بیج تفہیمات مولفہ شیخ ولی اللہ محدث الدہلوی رح کے ہے اور لیکن  
شق القمر فعندنا لیس من المعجزات انما هو من آیات القیامۃ  
شق القمر پس نزدیک ہمارے نہیں ہے معجزات سے سوائے کہ عیادت قیامت سے  
مما قال تعالیٰ اقربت الساعۃ و انشق القمر و لکنہ صلی اللہ  
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قیامت اور پٹ گیا چاند لیکن پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم اخبار عنہ قبل وجودہ فکان معجزۃ من  
علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی اس سے قبل موجودا دیکھے کہ پس ہو گیا معجزہ اس  
ہذا السبیل انتہی و اعترضہ بعض من لا یؤمن ولا یفنی من  
راہ سے اور اعتراض کیا ہے اس پر بعض اس شخص نے کہ نہیں مٹا کر تباہ  
جوع و دفعہ جماعۃ من علماء الهند و غیرہم و لیس فی  
اور بے پرواہ کرتا ہے ہو کہ سے پیغمبر فائدہ اور نہ کیا اسکا ایک جماعت علماء ہندو نوہ سے اور نہیں ہے  
ہذا العبارة انکار تلك المعجزۃ كما فہمہ بعض القاصرین  
اس عبارت میں انکار اس کا

من بلوغ سر تبة الکمال ہی ادل دلیل علی اثباتنا عند من  
بلوغ رتبه کمال سے بلکہ یہ بڑی دلیل ہے اور پر اثبات اوس کے نزدیک اوس شخص کے کہ جو  
یفهم کلام العلماء باللہ نقلے۔  
ہے کلام علماء یا اللہ تعالیٰ کا۔

الحاصل خلاصہ مطلب محقق دہلوی رحمہ کا یہ ہے کہ چونکہ حق جل و علی نے اپنے علم  
ازل میں انشقاق قمر کو ایۃ من آیات القیامتہ ایک ثانی ہے قیامت کی نشانیوں میں  
قرار دیا تھا واقع ہونا اوسکا امر ضروری تھا لیکن ایسی حالت میں کوئی اوسکو معجز نہیں  
کہہ سکتا مگر زمانہ وقوع کا اوسکے چونکہ غیر معلوم و معین تھا اور جب کفار قریش نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ معجزہ طلب کیا اور اپنے بطور معجزہ پیش  
گوئی کے اوسکو زمانہ وقوع سے اوسکے خبر دیا اور مطابق اخبار آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے شق القمر واقع بھی ہوا تب کفار قریش نے کہا ہذا سحر مستمر  
یہ جاد و مضبوط ہے۔ پس درحقیقت اس اعتبار سے یہ اخبار معجزہ تھا نہ کہ نفس شق القمر  
کیونکہ ازل سے نفس شق القمر کا انہ من آیات القیامتہ ایک ثانی قیامت کی نشانیوں میں  
ہونا ثابت ہو چکا تھا مگر بعد از وقوع خبر عن اخبار و نفس شق و دون بہیئت مجموعی معجزہ  
لما لا یجفی قائل فانہ دقیق جدا۔

ہمیں کہ نہیں پوشیدہ ہے پس سوچو کیونکہ بہت بار کیا ہے۔

اب بعض مولوی صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ مولوی وکیل احمد نے السیف الماضی و  
رسالہ مولوی احمد علی کا جواب لکھا اور اس میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کو منکر  
ٹھہرایا ہے تو اولاً ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ مولوی صاحب نے مولانا صاحب کو مطلقاً  
منکر نہیں ٹھہرایا چنانچہ دیکھو خود انہوں نے اپنے رسالہ تبصرہ میں لکھا ہے تفسیر  
فتح الرحمن میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مذہب اہل تحقیق اختیار کیا ہے اور  
شق قمر کے معجزہ ہونے کا اقرار کیا ہے انتہی اور ایسا ہی اپنے اور رسالوں میں بھی  
درج کیا ہے ہاں اسی عبارت تفسیرات کو البتہ منکر تھے ہیں تو یہ تو میں متنازع عنہ ہے

اوس سے استدلال کیونکر لایا قبول و اقبال ہو سکتا ہے مکملاً یحفظی و ثانیاً بعض  
 نے باین ہمہ شاہ صاحب کی اس عبارت کو الحاقی ٹھرایا ہے اور وضعی بتلایا ہے چنانچہ  
 اسی السیف الماضی ہی میں لکھا ہے در فتح الرحمن و فوز الکبیر و سرور المحزون و غیرہ  
 کہ مشہور ترین مصنفات و سی قدس اللہ سرہ اند خود بوقوع انشاق و تموج  
 بودن آن قابل اند و صاف نوشتہ اند کہ انشاق واقع شد چنانچہ بالانقل کردہ  
 شد پس با وجود این فضل و کمال و علوم ظاہری و باطنی بعبقریاں می نماید  
 کہ در تعنیات المیہ انکار از ان کنند پس این عبارت مذکورہ تعنیات المیہ تواند  
 کہ الحاقی باشد و موید این معنی است اینکه از بعضی اکابر باستماع پیوستہ کہ سودہ  
 تعنیات از شاہ صاحب است لیکن جمع و ترتیب آن بعد از انتقال او شان بعمل  
 آمدہ است پس میتوان کہ این عبارت از تصرفات مفتریان باشد و اللہ تعالیٰ  
 اعلم بمراد خواص عبادہ انتہی پس بصورت صدق و تسلیم اسکے اسکا کیا اعتبار  
 ہے اور یہ ہمارے شق القمر کے لئے مخالف و معارض کیونکر ٹھہر سکتے ہیں مکملاً یحفظی  
 و ثالثاً فرضاً اگر شاہ صاحب اسکے منکر ہی ہوں تو کیا فقط انکے انکار سے عدم وقوع  
 شق القمر لازم آجا و یکا ہرگز نہیں دیکھئے بعض حضرات وجود سموات و اجنہ و غیرہ  
 کے جو منکر ہیں تو کیا محققین متین کے نزدیک وہ سب معدوم و غیر مثبت ہو جائیگی  
 شکاً و کلا بیان پر بعض حضرات بہشت بنا ہی رسائل مولوی وکیل احمد جو یہ  
 فرماتے ہیں کہ عبارت تعنیات و عبارات فحیحہ و فتح الرحمان و غیرہ با خود و استعار  
 ہیں بہر اوں سے کیونکر احتجاج مستقیم ہو سکتا ہے تو اولاً میں یہ عرض کرتا ہوں  
 کہ اس میں ہرگز تعرض نہیں مکملاً سلف فتا کہ وہ جیسا اوپر گزر چکا پس یکرو۔ و ثانیاً  
 بصورت تعارض بموجب اذا تعارضتا تساقطا۔ جب دونوں با خود متعارض ہوں  
 تو ساقط ہو جائیگی۔ کہ دونوں ساقط ہو جائیگی۔

والاعمال بالمحتمل اولی من الاهیال سیماء اذا یفصینا الی طعن  
 اور عمل دنیا سائنہ محتمل کے اول ہے بالکل مانگیان چھوڑ دینے سے خاصہ کہ جبکہ ہونا چاہیے ہر طرف طعن

احد من الاجلة واهل المال لان سرفع الالزام احسن من الزام  
کسی کے بزرگوں میں سے اور اہل کمال سے کیونکہ الزام کا رفع کرنا اچھا ہے الزام کے لازم  
الالزام کمالات کا یعنی علی ذوی الالزام۔  
کرنے سے جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور پرورشندہ دیکھ۔

وقال ثابث بن طسليم تناقض وتعارض بهي حضرت شاه صاحب اس معجزہ کے منکر  
تہیں نہیں کر سکتے دیکھئے مولوی عبدالحی ابرار الغنی میں لکھتے ہیں۔  
وقد تصدرا ان العالم اذا صدر منه كلامان مختلفان فاحققا  
بتحقيق ثابت ہو چکا ہے کہ جب کسی عالم سے دو کلام مختلف صادر ہوں تو احسن اور نیکو کارہ ہر دو طرف  
ما وافق فيه غير لا من الاجلة ودلت عليه الأدلة انتهى۔  
ہو بیچ اسکے غیر اوسکا بزرگوں سے اور دلالت کریں اوسپر دلیلین۔

اب بعض نکتہ چین جو یہ قابلیت چاہتے ہیں کہ اگر شاہ صاحب کی غرض تفسیلات  
سے ہی یہی تھی جو سرور المحمودون وغیرہ سے ہے تو اسکو مجمل و مفصل کیوں کر دیا  
صاف مفصل کیوں نہ بیان کر دیا کہ یہ جملہ انہ پڑتا اور اسکا کلام محل اختلاف  
ونزاع نہ واقع ہوتا تو انکو ہم بتائے شکی اولاً یہ سمجھا دیتے ہیں کہ درحقیقت  
عبارت تفسیلات چند ان معتقد و پیچدار نہیں لیکن اگر یہ پندبر و زبیرہ چشم نہ  
چشمہ آفتاب را چہ گناہ نہ دشمنانیا یہ عرض کرتے ہیں کہ مطابق اسکے تو یہی عزائم  
قرآن شریف پر بھی وارد ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اولاً مستمر النساء  
یا جود و عورتوں کو میں بس کے معنی مفصل کیوں نفرمایا کہ اس سے جماع مراد ہے  
یا ہاتھ سے چھونا مقصود ہے اور علی ہذا القیاس و امسحوا بید و سکم و اسر جاکم  
اور سحر کر دے و نکو اور پیر نکو کو جملہ مفصل کیوں نہ تعبیر کیا جس سے صاف معلوم ہو جاتا  
کہ اگر جگہ رو سک پر عطف ہے یا وجوہکم پر اور یہ اختلاف بین الایمۃ من اہل السنۃ  
والجماعۃ و بینہم و بین الشیعۃ نہ واقع ہوتا اور محل نزاع نہ ہوتا و امثال  
هذا الهفوات السقطه والامدادات الواجۃ و اہیۃ کمالات یعنی  
ان پروردہ باتوں اور واجبات اعتقاد میں اسکے ذمہات میں جیسا کہ فرشتہ و غیرہ سے

اب مولو لیا صاحب جو یہ لکھتے ہیں کہ حدیثیں جو حضرت ابن عباس سے اس باب میں ہیں اور سپر ہی جرح ہو چکی ہے کہ وہ اس وقت تک پیدا ہی ہوئی تھی حضرت انس کی حدیثوں پر بھی قرح ہو چکی ہے کہ وہ مدینہ میں چار برس کے تھے تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں کچھ ضرر نہیں اور وقوع شق القمر میں اس سے کچھ اختلاف نہیں لازم آسکتا مولوی عبدالحکیم صاحب نظر الدرر میں لکھتے ہیں ان اشقاق القمر کان قبل الهجرة الخمس سنین ولم یولد ابن عباس بتحقیق اشقاق قمر بائج برس قبل ہجرت کے تھا اور ابن عباس اس

مولوی  
محمد یحییٰ  
صاحب

فی ذالک الزمان واما انس فكان فی المدینة بعد اربع سنین زمانہ میں پیدا ہی ہوئے تھے اور انس پس مدینہ میں چار بائج برس کے تھے او خمس کذا قال القسطلانی فی شرح صحیح البخاری فکیف ایسا ہی کہا ہے قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں پس

روایا حدیث شق القمر الجواب ماسر ویانا سرائیلا فكان روايتها کیونکر روایت کیا ان دونوں نے حدیث شق القمر کو جواب یہ ہے کہ نہیں روایت کیا ان دونوں بالسمع من آخر ولا مضایقة فيه قال لاندی فی شرح الشفاء نے کہ ہم نے دیکھا اسکو بس ہے روایت اور دونوں کے ساتھ سننے کے دوسرے سے اور حدیث انس من مراسیل الصحابة وهو من مرجحات حدیث اس میں کچھ مضایقہ نہیں کہا لاندی نے شرح شفاء میں حدیث انس کے مراسیل صحابہ سے براوردہ مرجحات حدیث ابن مسعود انتہی۔

ابن مسعود سے ہے انظر۔

وفی السیف الماضی این روایت ایشان از مراسیل صحابہ است پس از ثواب حدیث ابن مسعود وخواہد بود ودر تقریب نوادی سیکوید کہ۔ امام مرسل الصحابی کا خبر اس حدیث فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل صحابی مانند خبر دیے کہا کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

او نحوہ مما یعلم انه لم یخضره لصدر سنہ او تاخر اسلامہ فھکون  
 یثقل لکے اوس سے کہا گیا ہے کہ باعث مغرس کے رہ اوسین حاضر نہیں ہوا اور بیچے  
 بصحتہ علی المذھب الصیح الذی قطع بہ الجمھور من اصحابنا  
 سلام لا یاسر حکم کیا گیا ہے ساتھ معت اوسکے کے اوپر مذہب صحیح کے وہ کہ یقین کیا ہے  
 وغیرہ ہم و اطبق علیہ الحمد ثون والمشرطون للصیحم القائلون  
 جمہور نے ہمارے اصحاب دیوہ سے اور اتفاق کیا ہے اور ہمارے ان محدثوں نے کہ جو شرط گائیوں  
 لفصح المرسل انتھی وھکذا فی عامۃ الکتاب لکما لا ینحی علی  
 بن واسطی صحیح کے اور کئے ولے بن سنانہ صغیر کے انتھی اور ایسا ہی عام کتابین جیسا کہ بنین پوشیدہ  
 اولی النھی والالباب -

ہے اور صاحبان عقل کے -

اب مولوی صاحب جو یہ قراتے ہیں پس جبکہ علماء میں بحث اسکے منصوص و متواتر  
 ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے یجہری پر دلیل ہے  
 ایک یجہری کی بات ہے کیونکہ محققین علماء میں انکے نفس منصوص و متواتر ہونے پر  
 بحث نہیں ہے بلکہ اسکے طرق میں ابد کلام و اختلاف ہے اور وہ اصل مقصود کے  
 لئے کچھ مفر نہیں صاحب السیف الماضی طلعتہ ہیں در نق الباری از ابن عبد البر  
 نقل کردہ کہ حدیث شق قمر از جماعت کثیرہ صحابہ جلیل القدر مروی است و ازین صحابہ  
 جماعت کثیر از تابعین و از ایشان گروہا گروہ از تبع تابعین روایت کردہ اند کہ  
 ہمیں سان ہا رسید و موبد نیست آیتہ کریمہ

اقرب الساعة والنشق القمر قریب ہوئی قیامت اور پٹ گیا ہا نہ -

پس نا نہ براے استبعاد و متبعہ غرضی انتھی و در تفسیر کہ گفتہ کہ صحیح آنست کہ  
 حدیث شق قمر مشہور است انتھی و علامہ عبد الوہاب بن سبکی گفتہ کہ حدیث اشتقاق  
 قمر متواتر است انتھی و ادنی درجہ تواتر بعض علماء چہارم عدد نوشتہ اند چنانچہ  
 صاحب جامع الاصول از تاضی اقلانی نقل کردہ و صاحب توضیح الافکار در شرح

شیخ الانظار یہ ہیں معنی اشارہ نموده و امام تاج الدین سبکی در شرح مختصر ابن حباب  
و سید شریف در شرح مواقف و جلال الدین در رسالہ متواترات و شیخ عبدالحق دہلوی  
در ترجمہ مشکوٰۃ شریف و صاحب تفسیر رحمانی و غیر ہم صاف نوشتہ اند کہ روایت  
شق القمر متواتر است چنانچہ گذشت و نیز در فتح الباری نوشتہ کہ جنین استون  
جنانہ و انشقاق قمر ہر دو بنقل ستفیض منقول اند کہ مفید قطع است نزد کسیکہ بطرق  
حدیث مطلع است انتہی اور پراوی میں لکھا ہے کہ امام تاج الدین سبکی در شرح  
مختصر ابن حباب نوشتہ کہ بالفرض اگر نبوت رسن معجزہ مقدمہ بتواتر طرق  
حدیث تصور نگردہ شود تا ہم فقط ناظر بودن قرآن کریم بر نبوت و ظهور آن  
برمان ساطع و دلیل قاطع کافی است ہمک تواتر طرق حدیث حاجتی نیست  
انتہی پس اب اسکے نفس وقوع کے منکر کی کفیر تفصیل میں کیا محل کلام ہے  
اور تحقیق دقیق سے پیغمبری کیونکر ہے نظم الدہمین لکھا ہے۔

اعلم انہ قدم ان حدیث شق القمر خبر مشہور اور متواتر  
جان تو کہ تحقق گزر چکا کہ حدیث شق القمر کی خبر مشہور یا متواتر ہے  
فعلى الاول منكره يضلل وعلى الثاني يكفر وفيه وفي الخلاصة  
پس او پر اول کے منکر! و سکا گمراہ ہے اور او پر ثانی کافر اور اسی میں ہے  
من مرد حدیثا قال بعض مشايخنا يكفر وقال المتأخرون انكار  
اور خلاصہ میں ہے جو شخص کہ رد کرے کسی حدیث کو تو کہا ہی ہمارے بعض شایخ نے کہ کافر ہو جاتا ہے  
متواتر الکفر اقول هذا هو العجبر انتہی۔

اور کہا متاخرین اگر متواتر تو کافر ہو جائیگا کتابوں کی یہی معنی ہے۔

اور مولوی نجف علی صاحب تذکرہ شق القمر میں لکھتے ہیں اگر احدى از اہل اسلام  
و فردے از ارباب ایمان با تمام فلاسفہ یا اغوی مغوی و اضلال گمراہی باتباع  
انشقاق قمر زبان کشاید از دائرہ اسلام بیرون او قدم و از احاطہ ایمان بیوری  
رود انتہی اب بعض مواد بصاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ یہ انشقاق قمر معجزات

بہ ایک  
بزرگ  
قاضی زادہ  
تعبیر چکر  
بودیہ  
رسالہ  
عبدالحق  
جناب نوب  
صاحب دہلی  
و دیگر قوم  
بنارس کے



مقرر سے نہیں اور حدیثین جو اس بار میں وارد ہوئے ہیں وہ سب طبقہ اخیر  
وغیرہ کی ہیں کہ بدو و نثواہد و کثرت اخبار میں اور بصورت مقبر ہونے کے  
ہی جو بعض روایت میں ہیں۔

مسائل اس میں کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبر ایتہ۔ وارد ہوا ہے  
سوال کیا اون لوگوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کمالا وینا کو کوئی معجزہ۔

وہ کہ ہے اوس سے یہ آیت خاصہ معینہ مراد لینا نہ ہستی ہے اور  
پھر اگر آیات مقررہ سے ہر تا تو اس کے وقوع کے بعد منکرین کو ہر جا بجا پائے  
تاکما ہوا اقتضاء آیات المقترحة والاثر ہم باطل کہ لا یخفی توین  
عرض کرونگا کہ اولاً تو نفس نص یعنی وان یدروا ایتہ یعرضوا و یقولوا سبح  
مستصر سے اسکا معجزہ مقرر ہونا ثابت ہے۔

لان المنکر لا ینکر عناداً والکافر لا ینسب الا ممد الخاسر القی للعادیۃ  
کیونکہ منکر نہیں انکار کرتا ہے از روئے عناد کے اور کافر نہیں نسبت کرتا ہر امر خلاف عادت کو  
الی السحر الا اذا کان احد ادعی ان هذا ممد الخاسر من  
ظن عبادہ کے مگر جبکہ کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ یہ امر خلاف عادت میرے معجزات  
معجزاتی او کراماتی ہلکذا فی اظہار الحق۔  
یا کرامات سے ہے ایسا ہی ہے اظہار الحق میں۔

اور ثانیاً بہت سے احادیث صحیحہ تو یہ ہی اسکی ثابت ہیں۔  
منہا ما روی البخاری من طریق مجاہد عن ابی معمر عن  
بعض اہل یمن سے وہ ہے کہ روایت کیا بخاری نے طریق سے مجاہد کے ابی معمر سے  
عبد اللہ بن مسعود قال انشق القمر ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ  
اوس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا بٹ گیا چاند اور ہم لوگ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم فصا فرقتین فقال لنا اشهدوا اشهدوا و اشهدوا و اشهدوا  
واک و اسم سے ہے پس ہو گیا دو ٹکڑے پس فرمایا ہم لوگوں کو کہ راہ ہو گواہ ہو اور روایت کیا

من طریق ابراہیم عن ابی معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر  
 طریق ابراہیم سے ابی معمر سے اونہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا بیٹ گیا چاند  
 علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرقتین فرقہ  
 بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑے ایک ٹکڑے  
 فوق الجبل و فرقہ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 اور پر پہاڑ کے اور ایک نیچے اور کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اشہدوا وروی من طریق شیبان عن قتادہ عن  
 وآلہ وسلم نے گواہ رہا اور روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے اور  
 انس قال سال اهل مكة ان يريهم اية فاسراهم انشقاق القمر  
 انس سے کہا سوال اہل مکہ نے یہ کہ دکھلا دیں اور کو کوئی نشانی پس دکھلایا اور  
 وروی من طریق سعيد عن قتادہ عن انس رضي الله تعالى  
 بیٹ جانا چاند کا اور روایت کیا طریق سعید سے قتادہ سے انس رضی اللہ عنہ  
 عنه قال ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه و  
 کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 الله وسلم ان يريهم اية فاسراهم انشقاق القمر وفي المشكوة  
 یہ کہ دکھلا دیں اور کو کوئی نشانی پس دکھلایا اور کو بیٹ جانا چاند کا  
 عن انس قال ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه و  
 اور مشکوۃ میں ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم ان يريهم اية فاسراهم انشقاق القمر حتى ساروا حراء  
 وآلہ وسلم سے یہ کہ دکھلا دیں اور کو کوئی نشانی پس دکھلا دیا اور کو چاند دو ٹکڑے  
 بينهما متفق عليه اى ساروا الحارثى وسلم قال فى النظم وتعبه  
 کہ دیکھا اور لوگوں نے حارث کو درمیان اور دونوں ٹکڑے متفق علیہ یعنی روا کیا اسکو بخاری وسلم  
 بعض الكرام حتى الهمزة الحمدية بقوله اقول ليست جملة حتى  
 کہا بعض کرام اور بعض کبار نے سہروردی محمد بن سنان سے روا کیا اسکو بخاری وسلم

الشنب  
 بیہما کرنا  
 اور کی  
 غلطی نہ  
 عبدالمجید  
 منہ

را و احراء بینہما فی مسلم فتكون من افراد البخاری انتھی و مروی مسلم  
 را و احراء بینہما مسلم میں پس ہوگی افراد بخاری سے اور روایت کیا مسلم  
 من طریق مجاہد عن ابی معمر عن عبد اللہ بن مسعود قال انشق  
 طریق مجاہد سے ابی معمر سے عبد اللہ بن مسعود سے کہا پٹ گیا  
 القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشقتین فقال رسول  
 چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑے پس فرمایا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشہد و مروی من طریق ابراہیم عن ابی  
 عبد اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق ابراہیم سے ابی  
 معمر عن عبد اللہ بن مسعود قال بلینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ  
 معمر سے اونہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا در میان اسکے کہ ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بمئی اذا انطلق القمر فلتقتین فكانت فلقة وراء الجبل  
 و آلہ وسلم کے منی میں تھے اچانک پٹ گیا چاند دو ٹکڑے پس ہو گیا ایک ٹکڑہ پیچے سار کے  
 تاد و نہ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشہدوا  
 ٹکڑہ نیچے اسکے پس فرمایا واسطے ہم لوگوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ ہو  
 من طریق اعمش عن ابراہیم عن ابی معمر عن ابن مسعود قال  
 روایت کیا طریق اعمش سے ابراہیم سے ابی معمر سے اونہوں نے ابن مسعود سے کہا  
 شق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلتقتین  
 پٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑے  
 الجبل فلقة وكانت فلقة فوق الجبل فقال رسول اللہ صلی اللہ  
 سار کو ایک ٹکڑے نے اور تھا ایک ٹکڑہ اوپر پہاڑ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 سلم اللهم اشہد و مروی من طریق شیبہ أن عن قتادة  
 سلم نے ای بارخدا یا گواہ رہو اور روایت کیا طریق شیبہ سے قتادہ سے  
 ان اهل مكة سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے کہا کہ تحقیق ہاں کہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ان یریهما یتة فامرهم انشقاق القمر وروی الترمذی من طریق مجاهد  
 یکہ دکلادین انکو کوئی نشانی پر نہ لکھا انکو پٹ جانا چاہئے اور روایت کیا ترغی نے طریق مجاہد سے  
 عن ابی معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله  
 ابی معمر سے اونہوں نے ابن مسعود سے کہا پٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فقال لنا النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم اشہدوا وقالی هذا  
 علیہ وآلہ وسلم کہ پس فرمایا واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا تیری  
 حدیث صحیح حسن وروی من طریق ابراہیم عن ابی معمر عن ابن  
 یہ حدیث صحیح حسن ہے اور روایت کیا طریق ابراہیم سے ابی معمر سے اونہوں نے ابن  
 مسعود قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم بعضی  
 مسعود سے کہا درمیان اسکے کہ ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے  
 فانشق القمر فلقین فلقۃ من وراء الجبل وفلقۃ دونه فقال لنا رسول  
 پٹ گیا چاند دو ٹکڑے ایک ٹکڑہ پیچھے پار کے اور ایک ٹکڑہ نیچے پار کے  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشہدوا وقالی هذا حدیث حسن  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا یہ حدیث حسن  
 وروی عن ابن عمر قال انفلق القمر علی عهد رسول الله صلی  
 روایت کیا ابن عمر نے کہا پٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم فقال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم اشہدوا  
 علیہ وآلہ وسلم کہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو  
 وقالی هذا حدیث حسن صحیح  
 اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے  
 پس یہ حدیثیں خصوصاً جملہ اشہدوا ورواہوا کہ لکھا انکو پٹ جانا چاہئے  
 ما اور وہ فی الدن والآخرہ ابو نعیم فی الدلائل من طرا  
 وہ کہ لایا او کو در فتور میں نکالا ابو نعیم نے دلائل میں ط

والضحاك عن ابن عباس رضي الله عنه في قوله اقرب الاله واشق  
 اور ضحاك سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اقرب الاله واشق  
 القمر قال اجتمع المشركون على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله  
 القمر کے کہا جمع ہوئے مشرک سب بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم منهم الوليد بن المغيرة وابو جهل بن هشام والعاص بن وائل  
 وسلم کے بعض اون میں سے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل بن ہشام اور عاص بن وائل  
 والعاص بن هشام والاسود بن عبد يغوث والاسود بن مطلب  
 اور عاص بن ہشام اور اسود بن عبد یغوث اور اسود بن مطلب اور  
 ربيعة بن الاسود والنضير بن الحارث فقالوا للنبي صلى الله عليه وآله  
 ربیعہ بن اسود اور نصر بن الحارث تھے پس کہا اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم ان كنت صادقا فاشق لنا القمر من بين نصفنا على ابي قبيس  
 وسلم سے اگر تم نبی ہو تو ہمارے لئے چاند کو دو ٹکڑے آدھا ابی قیس ہمارے  
 ونصفنا على قينقاع فقال لهم النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان فعلت  
 اور آدھا قینقاع پر پس فرمایا اون سہوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کردوں  
 تو منواتا لى انعم فكانت ليلة بد فسال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
 تو ایمان لاؤ گے تم کہا اور سوچو ان اور تیری رات چودہویں میں نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 ربه ان يعطيه ما سألوا فامسى القمر في مثل نصفنا على ابي قبيس  
 اپنے رب سے کہ دے دے ان کو وہ کہہ ال کیا اونہوں نے پس گیا چاند تحقیق مثل اسکے کا دوا ہو پر ابی قیس کے  
 ونصفنا على قينقاع ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ينادى يا ابي قبيس  
 اور آدھا اوپر قینقاع کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکار رہے تھے یا ابا قیس  
 يا عبد الاسد والاسود بن الحارث بن اشدن واوما روى البغوي عن انس بن  
 یا عبد الاسد اور اشد بن الحارث بن اشدن کو اہر یہ پکار رہے روایت کیا بغوی نے انس بن  
 مالك ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يريهم  
 مالک ان اہل مکہ سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یریہم  
 اک سے کہ تحقیق ابی کنہ نے سوائے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہ دیکھا میں نے

آیۃ فآرہم القمر شقیین را و احراء بینہما قال شبان عن  
کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو چاند کو دکھڑے دیکھا اونہوں نے حرا کہ درمیان دونوں کوڑوں کے شہداء  
قتادۃ فآرہم انشق القمر من تین انتھی وغیرہما  
قتادہ سے پس دکھلایا اونکو پٹ جانا چاند کا دو ٹکڑے انتھی اور غیر ان دونوں کے  
جنگو مولوی صاحب نامعتبر سمجھتے تھے بشواہد نامعتبر اور اسکے مؤدو قبت ہو گئیں  
کمالا یخفی اب مولوی صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث و آیت میں لفظ  
آیۃ نکرہ ہے اوس سے یہ آیت خاصہ معینہ مراد لینا زبردستی ہے تو میں عرض  
کرتا ہوں کہ قرآن شریف میں ان پر و آیۃ اور احادیث میں جملہ اشہد و  
صاف اسکے تعین پر دلالت کر رہا ہے کما مسر و لایخفی علی من لہ ادنی حظ  
اور بخاری کا اپنے ترجمہ باب میں اس منفقہ جیسا گذر گیا اور زمین پوشیدہ اور پوشے کے بکھلوانی حصہ  
باب سوال المشرکین ان یرہم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
باب سوال مشرکون کا یہ کہ دکھلاوین اونکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

### آیۃ فآرہم انشق القمر

کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو پٹ جانا چاند کا

اسی کا مؤید ہے اور امام نووی کے کلام سے یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ شیخ صمیم فرماتے ہیں  
ان هذا الانشقاق حصلت فی اللیل لقوم سألوها و اقترحوا و ریتھا  
بتحقیق یہ پیشا حاصل ہوا رات کو واسطے اوس قوم کے کہ سوال کیا اونہوں کو اور ان کے پاس

فلم یبنتہ خیرہم لھا

پس نہ خبردار ہوئے غیر ان کے واسطے اسکے

اور ایسا ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح ہی مدارج النبوة میں لکھتے ہیں طلب کرد  
الکفار قریش از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتی را و گفتند کہ اگر تو صادق تو ہو یا  
کن قر را پس اشارت کرد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقروا و شق شد و دیدہ جبل  
تراد در میان و فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشہد و اور پھر اسی میں

چند سطور کے بعد لکھتے ہیں وودین و نمودن نزد اہل حق در قدرت الہی است  
 ہر کر خواہد بناید و ہر کر خواہد نماید و مقصود نمودن بجاعت مخصوص بود کہ تہی  
 کردہ بودند و درخواست برودند این آیت را از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 آما را نمودند و دیگران را نہ نمودند و خود مسافران از اقطار آمدند و خبر دادند تمام عالم  
 را چہ در گاہ است اور صاحب تفسیر حسینی ہی لکھتے ہیں کفار قریش از سید عالم فجر طلبدند  
 و آنحضرت علیہ السلام برای ایشان ما را بدو نیم کہ دبر و جسکہ کوہ حرا در میان ہر دو  
 قطعہ قرار دیدند انتہی و ہکذا فی عامۃ الکتاب کما لا یخفی علی اولی النہی لا البلاء  
 اب مولو یصاحب جو یہ ارشاد کرتے ہیں کہ اگر آیات متقرہ سے ہوتا تو اسکے وقوع  
 کے بعد منکرین ہلاک ہو جاتے تو اسکی تحقیق علامہ ابو طاہر قنی نے مجمع البیاری میں  
 کر دیا ہے اور اس معجزہ کی تحقیق میں ایک تقریر لطیف لکھی ہے جسکا نقل کرنا مؤید  
 المرام و ثبتا للکلام مناسب مقام معلوم ہوتا ہے

و هو هذا النشق القمر انک حقیقتہ قوم و الا لتواتر لتوفر الداعی  
 اور وہ یہ ہے پت گیا چاند انکار کیا حقیقت کو اسکی ایک قوم نے اور اگر نہیں تو متواتر ہوتا و یا نہ ہوگا  
 لنقلہ لغرابۃ ر عدم خفائہ لانه محسوس والناس فیہ شرکاء  
 واسطے نقل لوکی کے واسطے غرابت اسکے اور پوشیدہ رہنے اسکے کیونکہ وہ محسوس ہے اور سبائی اوس میں برابر شریک ہیں  
 واجیب بانہ کان لطلب قوم خاص لیللا و اکثر ہم فیہ ینام فی  
 اور جواب دیا گیا ہے باینطور کہ تمام واسطے طلب ایک قوم خاص کے رات کو اور اکثر لوگ اوس میں کمروں پر رہتے ہیں  
 الابنیۃ والحجب والایفاظ الباسرون فی الصحاری لہم شاعیل  
 سوئے رہتے ہیں اور جو لوگ باہر صحرا وغیرہ میں جاگتے رہتے ہیں واسطے انکے شاعیل  
 امریکو نوارا فی مژدہم وقد یقیم الکسوف فلا یشعر بہ الناس  
 اپنے سر کو بلند نہیں کیے رہتے ہیں اور کہی واقع ہوتا ہے کسوف بس نہیں خبردار ہوتے ہیں نہ اسکے لوگ  
 حتی بخبرہم الا حاد م طول زمانہ و هذا انما کان لحظۃ من  
 بیان تک کہ خبر دیوے او کو کوئی باوجود دراز رہنے زمانہ او اسکے کے اور شیخ القمونی اسکے بیان کی ایک جگہ لکھتے ہیں

وتزلزلت الارض في بلدنا النهر وان ليلة ولم يشرب به الا  
 اور ہل گئی زمین ہمارے شہر نہروان میں ایک رات اور نہ خبردار ہوئے تھے کہ  
 الاحاد مع انه اغرب الغرائب في هذه النواحي  
 کوئی کوئی باوجودیکہ یہ اغرب الغرائب ہے اس ملک میں وہ عجیب و غریب  
 فان قلت ما جوابك عن قول بعض الفلاسفة ان الفلكيات  
 پس اگر کہہ تو کیا ہے جواب تیرا قول سے بعض فلاسفہ کے کہ فلكيات  
 لا تقبل الخرق قلت بيئت فسادا في شرح المواقف وشرح  
 نہیں قبول کرتی ہے خرق کہ کوئی گمان بیان کیا میں فساد کا شرح مواقف میں  
 قاهرهم القمر شقين بكس شين اى نصفين ويحيى بيان في  
 پس دکھلایا او کو چاند دو شق بکسر شین ہے یعنی دو آدھا اور آتا ہے بیان  
 قوته وانما قال اشهد والا انه معجزة عظيمة بش  
 تو کہے ساتھ اور سوائے کہ نہیں کہ فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ معجزہ عظیم ہے  
 اى اشهد واعلى نبوتى ومعجزتى واحضروا وانظروا  
 یعنی گواہ رہو تم لوگ او پر نبوت میری اور معجزہ میرے کے یا حاضر ہو اور دیکھو  
 القاضى اجمع المفسرون واهل السنة على وقوعه قلت وفيه  
 قاضی عیاض اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے او پر واقع ہونے کے کتاب بخاری میں  
 نظر وقد قيل بانه سينشق عند هجرى الساعة قوله امرهم  
 نظر ہے اور تحقیق کہا گیا ہے کہ تحقیق پھٹے گا بوقت آنے قیامت کے قول او کا دکھلایا او کو  
 القمر مرتين انشقاؤه هو بدل اشتمال من القمر  
 چاند دو بار پھٹے یعنی پھٹ جاوے گا او کا یہ بدل اشتمال ہے  
 قوله مرتين اى فلتين ولم يرد خبر ما بين اذ لم يقع  
 قول او کا دو مرتبہ یعنی دو ٹکڑے اور نہیں اور امرہ کیا دو زمانہ اس واسطے کہ نہیں واقع ہوا  
 الانشقاق لامرته ن هومن امهات المعجزات مرواة عدة  
 چاند کا پھٹنا اگر ایک ہی مرتبہ (نہیں) یہ بڑے معجزوں میں سے ہے روایت کیا ہے کوئی

فان شق القمر مرتين  
 فانه من المعجزات  
 فانه من المعجزات  
 فانه من المعجزات



من الصحابة وانكره بعض المستدعة ولا اشتراك في

صحابہ میں سے اور انکار کیا اسکا بعض مبتدعین نے اور اگر نہیں تو برابر شریک تھے

معرفته اهل الايمان ومنع الملازمة فقد يقع في بعض

انکے پہچانتے ہیں نام زمین کے لوگ اور یہ ملازمت منع ہے پس تحقیق واقع ہوتا ہے بعض

الاحیاء کسوف وشهب عظامروالواسطوالعولایحدث

وقوتون میں گھٹن اور بڑے بڑے ٹوٹتے ستارے اور ریشیان طلوع اور غروب کرکے آتے ہیں

بها الااحادوقد یكون القمر ح في منازل تظهر لبعض

اوسکو گھر کوئی کوئی اور ہو سکتا ہے کہ چاند اوسوقت ایسی منزل میں رہا ہو کہ بعض

الافق دون غيره كما یجد الکسوف اهل بلاد دون غيره ط

افق میں ظاہر ہوا ہو تو بعض میں نہوا ہو جیسا کہ گھن کر ایک شہر والے باتے ہیں دوسرے نہیں دیکھتے

یا اوله قوم بانه یكون یوم القیامة ولوقم لتواتر واجبت

تاریخ کی اوکی ایک قوم نے یہ کہ دن قیامت کو ہوگا اور اگر واقع ہوتا تو البتہ متواتر ہوتا اور آگیا

بان الموافق نقله وتواتر والمخالف ربما ذهل او حسب انه

ایسا طور کہ موافق نے تو نقل کیا اور بالتواتر اسکو ثابت کیا اور مخالف کہ کفری ہوں ہے چاہا یا کرنا ہے یا اسکو

ضحو الخسوف وانما كان لحظة ولود امر حتى تطلع الکافة

مثل گھن کے خیال کر لیا ہو اور سوا اسکے نہیں کہ یہ تو ایک لمحہ تھا اور اگر برابر بتایا میں تک کہ سب لگاسکو دیکھتے

ولم یؤمنوا لاهلکواذ جرت عادته تعالی بان الایة اذا كانت

اور پھر وہی نہایاں لاتے تو اہل کفر دیکھتے تھے اور کفرانہ خیالی کی عادت اس طے حیر جارتی کہ جب کوئی معجزہ

محسوسة فمن یکفر بعد یعذب انتھی —

محسوس ہو اور پھر سب لوگ اوجکے بعد ہی کفر کریں تو خدا کی عتاب میں لگتا ہے اور حیات بخاری میں لکھا ہے

وقد انکر بعضهم هذا الخبر فقالوا لو كان له حقيقة لخریف

اور تحقیق انکار کیا بعض اونکے نے اس خبر کا پس کہا اونیق اگر موقی دیکھے کوئی حقیقت تو ہمیشہ

امره علی عوام الناس ولتواتر به الاخبار سالانه اصل

رہتا اور پر عوام لوگوں کے ہوا البتہ خبریں ملتی رہتی تھیں اور اثر کے منقول ہیں کہ کتبہ

میں بیان کرتے ہیں

محسوس مشاہد والناس فیہ شرکاء والنفس دواع  
محسوس اور شاہد ہے اور سب آدمی اس میں برابر ہیں اور نفس خواہشمند ہے  
علی نقل الامر الغریب والخبر العجیب ولو کان لذكر في الكتب  
اور نقل کرنے امر غریب اور خبر عجیب کے اور اگر ہوتا تو البتہ کتابوں میں ذکر کیلئے ہوتا  
ودون فی الصحف ولکان اهل التنجيم والمسیر والتواضع  
اور صحیفوں میں مدون ہوتا اور البتہ نجومی اور علماء سیر اور تواضع  
عارفین بہ اذلا یجوز اطباء قہم علی اغفاله مع جلالة شأنه و  
اسکو پہچانتے ہوتے کیونکہ ان سبہوں کا غفلت پر تنقید ہونا باوجود جلالت شان اور

جلاء امرہ الجواب ان الامر خارج عما ذہبوا الیہ لانہ شی  
جلاء امر کی نہیں جائز ہے جواب یہ ہے کہ حقیقت امر خارج ہے اوس کے گئے وہ لوگ طرف اس کے کیونکہ اس کی  
طلبہ قوم خاص من اهل مكة وكان ذلك ليلا واكثر الناس  
کہ طلب کیا اور کو ایک قہم خاص اہل مکہ سے اور تا یہ رات کو اور اکثر لوگ  
فیہ نيام مستکون بالحجب والابنية والایفاظ الباسر نرون  
رات کو مکانوں اور پردوں میں پوشیدہ ہو کر رہتے ہیں اور جو لوگ باہر جلتے ہون گئے  
فی الصحا می لهم مشا غیل عن ذلك وكيف ولم یکنوا رافعین  
صحرا وغیرہ میں اون کے لئے اسکے سوار اور غیلین ہو گئے اور زمین پر گئے اور کیونکہ سب کہتے ہیں کہ اپنے سر پر  
رؤسہم الی السماء مترصدین مرکز القمر من الفلك حتی اذا  
آسمان کی طرف بلند کر کے فلك مرکز کو تک نہ لگائے ہوئے تھے کہ جرم تسعین پہنچنا  
حدث بجرم القمر ما حدث من الانشقاق ابصر وہ وکثیرا ما یقع  
وغیرہ جہ کہ حادث ہوتا اور سب لوگ دیکھتے

لہ الکسوف فلا یشرع بہ الناس حتی تخبرهم الاحاد منهم مع  
کہ چاندین گمن لگتا ہے اور لوگ نہیں جانتے بیان تک کہ کوئی کوئی اون میں سے خبر دیتا، باوجود  
طول زمانہ و هذا انما کان فی قدر اللحظة التي هي  
درانہ ہونے زمانہ اسکے کے اور یہ تو سوا ہی اسکے نہیں کہ بمقدار ایک لمحہ کے کہ وہ



كانت علينا حجة اذ ليس القمر في حد واحد لجميع اهل الارض فقد  
 ہم پر حجت ہوتی کیونکہ چاند تمام زمین والوں کے لئے ایک ہی حد و حالت نہیں کیونکہ زمین  
 یطلم علی قوم قبل ان یطلم علی افرین وقد بکون من قوم یقید  
 طلوع ہوتا ہے ایک قوم پر قبل اسکے کہ طلوع ہووے دوسروں اور کہیں کسی قوم کے لئے اونکے  
 ماہوں میں مقابلہوں میں اقطار الارض او خویلی بین قوم و بینہ  
 مقابلہ میں زمین کا کوئی ٹکڑہ یا درمیان اونکے بدلی یا پہاڑ بھی حائل  
 بحساب اوجہاں ولہذا اتحدت الکسوفات فی بعض البلاد دون بعض  
 ہو سکتا ہے اور اس واسطے کہ بعض شہروں میں ہوتا ہے اور بعض میں ہوتا  
 و فی بعضها جزیة و بعضها کلیة و فی بعضها لا یعرفھا الا المدعو لعلمھا  
 اور بعض جزئیہ ہوتا ہے اور بعض میں کلیہ اور بعض میں نہیں پہچان سکتے ہیں اور کوئی قطعہ اور اسکے علم  
 ذلک تقدیر العزیز العظیم انتہی واللہ اعلم بالصواب قال ابن عبد البر  
 یہ اندازہ غالب جاننے والے کا ہے انتہی واللہ اعلم بالصواب کہا ابن عبد البر  
 قد روی حدیث انشقاق القمر عن جماعة كثيرة من الصحابة  
 نے تحقیق روایت کی گئی حدیث پیشینہ چاند کی بہت جماعت صحابہ سے  
 و روی ذلک عنہم امثالہم من التابعین ثم نقلہ عنہم الجرم الغفیر  
 اور روایت کیا ایسے ہی بہتوں نے تابعین سے پھر نقل کیا اون سے جسم غفیر نے  
 الی ان انتہی المسناد و تأیید بالایة الکریمۃ و فی المجمع قال القاضی اجماع  
 بیان ملک کہ پونچھ ہم لوگوں تک اور تا یہ ہوتی ہے اسکو ساتھ آیت کریمہ کے اور مجمع ابھار میں گمان نہیں  
 المفسرون علی وقوعہ قلت و فیہ نظر و قد قیل بأنہ سید نشق  
 مفسروں نے اسکے واقع ہونے پر کہنا ہوں میں اور اس میں نظر ہے اور تحقیق کیا گیا کہ غلط ہے  
 عندہی الساعة انتہی فی المرقاة قال الزجاجة ثم عم قوم عدلوا عن  
 برت آنے قیامت کے انتہی اور مرقاة میں ہے کہ ازجاء نے گمان کیا اس قوم نے کہ تجار کیا  
 القصد و ما علیہ اهل العلم ان تأویلہ ان القمر یشق یوم القیامة  
 اونہوں نے راہ تو سطر سے اور اس سے کہ جس اہل علم میں کہیں تاویل اسکی یہ کہ چاند پٹے گا دن قیامت کو

والامر بین فی اللفظ بقوله تعالیٰ وان یروا اية یعرضوا ویقولوا  
 اور حالانکہ امر ظاہر ہے لفظ میں ساتھ قول اول مد تعالیٰ کے اور جو کہتے ہیں کوئی نشانی پھر تجاہل میں رکھتے ہیں  
 سحر مستمر فکیف یکوزھن ا یوم القیامۃ انتھی لان الکفار لا یقولون  
 جاد وہے مضبوط ہیں کیونکہ ہو گا دن قیامت کو انتھی کیونکہ کافر لوگ نہیں کہیں گے  
 ذلک یوم القیامۃ لمعات وھکذا قال فی مدارج النبوت ایضاً  
 دن قیامت کو ایسا ہی ہے لمعات میں اور ایسا ہی کہا ہے مدارج النبوت میں یہی  
 اب کوئی مولو لیا صاحب یا اونکے سننے سنائے کوئی پنڈت یا پادریصا صاحب اگر  
 یہ فرماویں کہ اگر ہم احادیث شق القمر کو مان لیں اور اونکو مشہور یا متواتر ہی  
 تسلیم کریں تو بعض احادیث سے اسکا وقوع مکہ میں سمجھا جاتا ہے اور بعضوں  
 سے بمقام مبنی مفہوم ہوتا ہے پس برابر اسکے یا تو اسکو دو واقعہ تصور کریں  
 یا حدیثوں کو باخود یا متعارض پا کر بموجب قاعدہ سلمہ  
 اذا تعارضوا تساقطوا

جب ایک دوسرے میں متعارض ہوتے ہیں تو دونوں ساقد ہوجاتے ہیں

کے جملہ احادیث کو قطعاً اعتبار سمجھیں اور جیسے تم شکل گول کو باطل سمجھتے ہو (اور جو بعض ایسا میں جملہ  
 فاراہم انشقاق القمر مرتین کما فی البغوی وغیرہ  
 ہیں کہلایا اونکو پیشا چاند کا دو مرتبہ جیسا کہ بغوی وغیرہ میں ہے  
 واروہے تاویل کرتے اور بمعنی شقتین بیان کرتے ہو

کما قال الافندی فی شرح الشفاء قال ابن القیم فی کتاب اغاثۃ  
 جیسا کہ کہا افندی نے شرح شفاء میں کہا ابن قسیم نے کتاب اغاثۃ  
 اللہفان المرات یراد بها الافعال تارۃ ولاعیان اخری واکثر  
 اللہفان میں مرات مراد لی جاتی ہے ساتھ اسکے کہی افعال اور کہی اعیان اور اکثر  
 ما یستعمل فی الافعال واما فی الاعیان فکقولہ فی الحدیث انشق  
 استمال کیا جاتا ہے افعال میں اور لیکن اعیان میں پس اسند قول اوکے حدیث میں ہے

لے بغوی  
 تقدیری  
 کہ

القمر مرتین ای قلعین ولما خفی هذا علی بعضهم من عمران  
چاند دو مرتبہ یعنی دو ٹکڑے اور چونکہ پوشیدہ رہ گیا یہ اور بعض اونیے گمان کیا کہ  
الانشقاق وقع مرتین انتهى ۱۰ یحتمل ان يكون لفظ مرتین  
پشتنا دو مرتبہ واقع ہوا انتق اور احتمال ہے یہ کہ ہو لفظ مرتین  
متعلقاً بالامراة یعنی انه تعددت الامراة فانه مروی انه صلى الله  
تعلق ساتھ امراة کے یعنی متعدد ہوا دکھانا کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ تحقیق  
علیه وآلہ وسلم اشار مرة الى قطعة وقال يا فلان يا فلان اشهدتم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کیا ایک مرتبہ ایک قطعہ کے اور فرمایا ای فلا نے اسی گواہ رہو  
اشار الى قطعة اخرى مرة اخرى وقال اشهدوا کذا اقبل هكذا فی نظم الدرر  
پھر اشارہ کیا طرف دوسرے قطعہ کے اور فرمایا گواہ رہو ایسا ہی کہا گیا ہے ایسا ہی بنظم الدرر  
ہم ہی بخیاں تعارض احادیث مرویہ و تصور قاعدة مسلمة تساقط کے ان سب کو  
سا نظر کر دین تو یہ کیونکر ثابت ہوگا اور پھر اس حالت میں اگر ہم اسکا انکار کر دیتے ہیں  
تو کافر و ضال کیونکر ہونگے تو ہم عرض کرینگے اس طرح سے کہ ان حدیثات کے  
جواب ہمارے علماء تحقیق بخوبی دے چکے ہیں اور ان خطرات و شبهات کو جیسا  
چاہئے دفع و ازالہ فرمائے ہیں چنانچہ نظم الدرر میں بھی لکستہ ہے  
فان قلت بعض الروایات المذكورة دللت علی ان انشقاق  
پس اگر کہے تو کہ بعض روایات مذکورہ دلالت کرتی ہیں اور اس بات کے کہ انشقاق  
القمر کان بعکة وبعضها ناطقة علی انه کان بمنی وهذا عین  
قمر تاکہ میں اور بعض روایتیں ناطقة ہیں اسپر کہ وہ منی میں تھا اور یہ عین  
التعدد قلت کان انشقاق القمر بمنی وابن مسعود الراوی هناك  
تعدہ کہتا ہوں میں تھا انشقاق قمر منی میں اور ابن مسعود راوی وہیں تھا  
کما نطق به الحديث السابع والثامن وغيرهما وما فی بعض الروایات  
جیسا کہ گویا ہے ساتھ اسکے حدیث سابقین اور آئینوں وغیرہما اور وہ جو بعض روایتوں میں

والله اعلم بالصواب ۱۱ حدیث حسن صحیح ۱۲ منہ رحمہ اللہ

والله اعلم بالصواب ۱۱ حدیث حسن صحیح ۱۲ منہ رحمہ اللہ

من لفظة مكة فلا ينافيه لان من كان بمعنى فكانه بحكمة ويحتمل  
لفظ مكة كى آتى ہے تو بس وہ اسکے منافی نہیں کیونکہ جو منی میں تھا پس وہ گویا مکہ ہی میں تھا اور حتمال  
ان يكون ذكر مكة اشارته الى ان شق القمر كان قبل الهجرة  
یہی کہ ہو ذکر مکہ کا اشارہ طرف اس بات کے کہ شق القمر ہجرت کے قبل تھا

كما يوحى اليه الحديث الخامس حيث قال فيه بحكمة قبل مخرج  
جیسا کہ اشارہ کرتی ہے طرف اسکے حدیث پانچویں اس حثیت سے کہ کہا اس مکہ میں پہلے نکلنے  
النبي صلى الله عليه وآله وسلم كذا قال الزرقاني وغيره  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسا ہی کہا زرقانی وغیرہ نے  
اب كوفي صاحب الغريه فرماوین کہ اچھا اگر ہم اسکو مان لین تو بعض روایتوں سے  
جو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دیکھنے والوں نے جبل حراء کو درمیان دو پارہ شقوقہ قر کے کیا  
کھا روئے البغوی عن انس بن مالك ان اهل مكة سألوا رسول الله  
جیسا کہ روایت کیا بنوی نے انس بن مالک سے کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یریهما اية فأراهم القمر شقتين راوا حراء بينهما الخ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ کھلاوین انکو کوئی نشانی پس کہلایا انکو جو جاندہ ٹکڑے کیا اور لگی گونجی حراء کو  
اور بعضوں سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ایک پارہ کو جبل ابی قیس اور ایک کچھ سویدا پر دیکھا  
كما قال السيوطي في الدر المنثور شقه على ابی قیس وشقه على  
جیسا کہ کما سیوطی نے درنثور میں ایک ٹکڑہ اوسکا اور پر ابی قیس کے اور ایک ٹکڑہ اوسکا  
السويداء اور بعضوں سے فرقة على قيعقان وفرقة على ابی قیس  
سویدا کے ایک ٹکڑہ قیعقان پر اور ایک پارہ ابی قیس پر  
كما قال الكواشي مفوم هوتا ہے اور بعضوں سے نصفاً على الصفا  
جیسا کہ کما کواشی نے آدھا صفا پر

ونصفاً على قيعقان كما رواه ابو نعیم عن ابن عباس رضي الله عنهما  
اور آدھا اوپر قیعقان کے جیسا کہ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

سمجھا جاتا ہے تو ان سبھوں سے بھی وہی تعدد ثابت ہے یا تعارض ہیں یا احادیث ٹھہرتا ہے  
 کیا جواب تو میں عرض کروں گا کہ سبھایہ کیا یعنی جواب دیا گیا ہے چنانچہ نظم الدرر میں لکھا ہے  
 فان قلت ان بعض الروایات ناطقة علی انهم راوا اجل حواء بین  
 پس اگر کہے تو کہ بعض روایتیں ناطق ہیں اوپر اس کے کہ دیکھا اون لوگوں نے حواء کو دریا  
 شقی القمر وبعضها نطقت علی ان شقة منهما كانت علی ابی قیس  
 دو پارہ چاند کے اور بعض روایتیں ناطق ہیں اوپر اس کے کہ ایک پارہ اونکا ابی قیس پر  
 وشقة اخرى علی السویداء وقینقاء فلو لم یجمل هذه الاحادیث  
 اور دوسرا ایک پارہ سویدا رو قینقاء پر تھا پس اگر نہ حل کی جاوین یہ احادیث  
 علی تکرار منة ولم یؤمن بتعدد شق القمر لزم التعارض  
 اوپر تکرار منہ کے اور نہ ایمان لایا جاوے ساتھ تعدد شق القمر کے تو لازم آوے گا تعارض  
 بینہا قلت لا تعارض بینہا فان کل ناظر اخبر علی حسب رایتہ  
 ان احادیث کتاہو نہیں ہیں تعارض میں ان کے کیونکہ ہر دیکھنے والے نے خبر دیا او حسب دیکھنے  
 و تخمینہ و کان القمر فی تلك الليلة فی وسط السماء بعداء  
 اور تخمینہ اپنے کے اور تھا چاند اوس رات کو درمیان آسمان کے مقابل میں  
 حواء وغیرہا من جبال مكة واما کن بعیدۃ وبعد الشق وقسم  
 حواء وغیرہا کے مکہ کے پہاڑوں اور اما کن بعیدہ سے اور بعد پھٹ جانے کے واقع ہو  
 تباعد کثیر بین الشقیں لتین هذه المجزأة بأین وجه فیحتمل  
 بہت دوری درمیان دونوں ٹکڑوں کے تاکہ ظاہر ہو یہ سمجھنا ساتھ واضح تر درجہ کے پس احتمال ہے  
 انہ کان الراوی فی منی علی جبل مرکفہ بحیث ہر ای من ہننا ک  
 کہ راہو راوی منی میں اوپر ایک بلند پہاڑ کے اس حیث سے کہ دیکھا ہوا اون لوگوں نے  
 حرف جبل ابی قیس واخبر ما اخبروا نہ کان فی منی وعائن  
 کہ وہاں پہاڑ کے نام راہی قیس کا اور خبر دیا ہو جو خبر دیا یا یہ کہ وہ منی میں ہو اور دیکھا ہو  
 الشق ثوجاء بمكة وراہی نصفہ علی جبل ابی قیس واخبر ما  
 پھٹ جانے کو پھر آہو کہ من اور دیکھا ہو آہو کا اوپر پہاڑ ابی قیس کے اور خبر دیا ہو



اخبر کان الشقاق قد استقر فی هذه اللدة وفس علی هذا لذا قیل انتھی  
 خبر دیا اور انشقاق برابر اتنی مدت تک رہا اور قیاس کر لو اسی پر اور جگہ کو بھی ایسا ہی کیا گئی تھی  
 اب کوئی صاحب اگر یہ کہیں کہ بچھا ہے نہ یہ سب مان لیا مگر یہ جو لوگ کہا کرتے  
 ہیں کہ ماہتاب کا ایک ٹکڑہ اپنی جگہ پر رہا اور ایک پارہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی جیب مبارک میں داخل ہو کر آستین شریف سے نکل گیا  
 تو یہ صریح محال و مستبعد معلوم ہوتا ہے تو میں عرض کرونگا کہ کوئی باپری  
 یا پندت صاحب اگر یہ کہیں گے تو میں اون سے یہ کہوں گا کہ جب میں نے اوپر بدلائل  
 تو یہ اسکو ثابت کر دیا کہ اسد جہانہ اپنی مخلوقات میں ہر طرح سے متصرف ہو سکتا  
 اور ہر محال عادیہ کو ممکن کر سکتا ہے تو اگر اسکو بھی ایسا ہی کر دیا ہو تو اس پر  
 کیا قباحت عقلی اور کون شاعت عرفی پائی جاتی ہے اور کون استحالہ  
 و استبعاد لازم آتا ہے کیا یہ حضرت موسیٰ کے دریا حیرنے اور تپھر سے پانی نکالنے  
 اور سورج کی لنگ کو پوچھا کرنے اور برہا کو بید پر مانے وغیرہ محالات عادیہ  
 سے بھی بڑھ کر ہے سچ ہے اپنی آنکھوں کے شہتیر نظر نہیں پڑتے اور دوسروں کا  
 تنکا دیکھنے کو چار آنکھیں ہو جاتی ہیں اور حضرات مسلمین کی خدمات شریفہ  
 میں عرض کرونگا کہ یہ قصہ محض بے اصل ہے اسکا کچھ اعتبار نہیں جیسا کہ جبل حاشیہ  
 جلالین اور مواہب دارج میں لکھا ہے اور مولوی عبد حکیم صاحب نظم الدرر میں مثنوی  
 وما یدکرہ بعض القصا ص من ان شقة من القمر نزلت ودخلت  
 اور وہ ذکر کیا اسکو بعض قصہ گو یوں نے کہ ایک ٹکڑا چاند سے اوترا اور داخل ہوا  
 فی جیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخرجت من کعبہ الشریف  
 جیب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نکل گیا آپ کی آستین شریف سے  
 لا اصل له نقلہ الشیخ بدر الدین الزرکشی من شیخہ عماد  
 اسکی کوئی اصل نہیں نقل کیا اسکو شیخ بدر الدین زرکشی نے اپنی شیخ عماد  
 بن کثیر کذا فی المواہب اللدنیۃ انتھی  
 بن کثیر سے ایسا ہی مواہب اللدنیہ میں ہے انتھی

اب پادری عا والدین صاحب جو اپنے نعمہ طنپوری میں عن غنائے ہیں کہ آیتہ  
 اقتربت الساعة والنشق القمرین دو فعل ماضی کے اجتماع سے تہذیف  
 اذا استقبال کے معنی ہو گئے اسکے سوا لفظ الساعة قرآن میں الف لام کے ساتھ  
 حین دن قیامت کے معنی دیتا ہے اسلئے مفسرون کے درمیان وقوع و عدم وقوع  
 میں اختلاف پڑ گیا ہے تو اولاً میں یہ کہتا ہوں کہ پہلے پادری صاحب ہلکوں کی ایسا  
 قاعدہ تو نکال دین کہ جہاں جہاں اجتماع دو فعل ماضی کا ہو اگر سے وہاں اذا حذف  
 ہو جاوے اور وہ ماضی بمعنی مستقبل ہو جا یا کرے افسوس کہ پادری صاحب حسب  
 زعم خود بتقدیر حذف اذا ماضی کو مستقبل بناتے ہیں اور حال یہ ہے کہ بصورت  
 موجود رہنے اذا کے بھی ماضی ماضی ہی رہتا ہے کما فی قولہ تعالیٰ حتی اذا  
 بلغین السدین وجد من دونہما قولا وقال حتی اذا ساوی بین  
 الصدفین قال انفخوا وقال حتی اذا جعلہ نارا قال اتونی افرء علیہ  
 قطرا و ثانیاً بصورت تسلیم یہ معنی مجازی ہو گئے اور رجوع الی المجاز بصورت  
 درستگی معنی حقیقی ہرگز جائز نہیں کما لا یخفی اور پادری صاحب جو سبیل ترقی  
 یہ لکھتے ہیں اسکے سوا لفظ الساعة قرآن میں الف لام کے ساتھ عین دن قیامت  
 کے معنی دیتا ہے ایک جملہ بمعنی و تقریر بھل ہے کیونکہ کوئی مسلمان اسکا منکر  
 نہیں پس اسنے پادری صاحب کو کیا فائدہ بخشا ہے تبدیل مدت سے قطع نظر زوال  
 ایمان کے لیاقت مکتبہ وغیرہ میں بھی کچھ دہیا لگ جایا کرتا ہے اور رسالہ  
 وجہ الایمان میں (جسکو کسی عیسائی نے ایک فرضی یوسف علی و عبدالمسیح کے نام  
 سے تالیف کر کے لودھیانہ کے مشن پرپس میں سنہ ۱۸۷۴ء میں نارتمہ انڈیا ٹریکیٹ  
 سوسائٹی کے اہتمام سے چھپوایا ہے) میں جو لکھا ہے کہ اگر یہ بات سچ بھی ہو کہ ہاتھ  
 دو پارہ کیا گیا تا تو ہی اوس سے محمد کی فضیلت نہیں نکلتی ہے کیونکہ قرآن کی  
 رو سے یہ معجزہ محمد سے صادر ہوتا نظر نہیں آتا جیسا کہ سورہ قمر میں لکھا ہے  
 اقتربت الساعة والنشق القمر یعنی پاس آگئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند

اس لحاظ کیجئے کہ اس مقام میں محمد کا کچھ نام و نشان نہیں ہے اسکے علاوہ کئے مفسرین نے جیسا کہ صاحب کشف اور بیضاوی نے اس مقام کی تفسیر یوں کی ہے وہ تنبیہ اور پشین گوئی واسطے روز حشر کو لکھتا کہ اُس دن سے آگے ماہتاب دو پارہ کیا تھا جو دوسرا جواب یہ ہے کہ چاند دو پارہ ہوا یا پٹ گیا اسپر کوئی دلیل نہیں ایسا معجزہ کہ جسکی عجوبت میں مطلق اندیشہ نہیں ہے اگر واقع ہوتا پر شہر و ملک ایک ولایت میں کیا معنی رکھتی ہے بلکہ سارے جہان میں مشہور ہوتے اور سب جگہ پر لوگ اوسکی گواہی دیتے لیکن برعکس اسکے یہ ناجائز عجیب فقط اہل اسلام میں مشہور ہوا اور کسی دوسری قوم میں نہیں انتہی تو اولاً میں یہ کہتا ہوں کہ شاید ان حضرت قرآن شریف کو کبھی دیکھا نہیں کیونکہ اوس میں اسی آیت کے بعد یہ لکھا ہوا ہے وان یروا ایتہ یعرضوا ویقولوا سحر مستقر و ثانیاً یہ عرض کرتا ہوں کہ کہیے خود بیضاوی اور کشف ہی میں (جنسے یہ حضرت استدلال کرتے ہیں) لکھا ہے مروی ان الکفار ما روا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایتہ روایت کی گئی ہے کہ بتحقق کافروں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی معجزہ فانشق القمر یوم القیامۃ ولیدل الاول پس پٹ گیا چاند اور کہا گیا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ غفر ربہ پیگیا چاند دن قیامت کے اولیٰ ذکر کیا کہ اول کو

انہ قری وقد انشق القمر ای اقتربت الساعة وقد حصل من آیات یہ کہ بڑا گیا ہے اور حقیق پٹ گیا چاند یعنی قریب ہوئی قیامت اور حاصل ہوا نشان یوں ہے

اقترا بھا انشقاق القمر وقوله وان یروا ایتہ یعرضوا عن تا مہلک او کے نزدیک پٹ جانا چاند کا اور قول اوسکا اور جب بگھتے ہیں کوئی نشان تو پھر چاہے ہیں

ولا یمان بہا ویقولوا سحر مستقر مطرد وهو یدل علی انہ سواد اور اوپر بیان لانے سے اور کہتے ہیں جاہد مضبوط اور یہ دلائل کہتا ہے اس پر کہ انہوں نے

قبلہ آیات اخری مترادفہ ومعجزات متتابعہ حتی قالوا ذلک قبل انکے بت سی نشانیاں کی یاد گیرے اور معجزات ملی در پی بیان کہ کہہ کما انہوں نے یہ انتہی اور شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے عن ابن مسعود را روایت ہے ابن مسعود رضی سے انتہی

اول کو  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

انہ قال ما وعد الله رسوله من اشراط الساعة كلها قد مضى  
 کہ تحقیق انہوں نے کہا کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو قیامت کی نشانیوں کا وعدہ کیا مناسب ہے کہ گیتوں  
 الا اربعة طلوع الشمس من مغربها ودابة الارض وخروج الدجال  
 مگر چار نکلتا آفتاب کا پچھلے سے اور دابۃ الارض اور نکلتا دجال کا  
 وخروج ياجوج وماجوج انتهى او کشف من ہے وعن بعض الناس  
 اور نکلتا یاجوج اور ماجوج کا انتہی اور روایت ہے بعض آدمیوں

ان معناه ينشق يوم القيامة وقوله وان يروا اية يعرضوا ويقولوا  
 کہ تحقیق معنی اس کے یہ ہیں کہ پٹ جاوے گا دن قیامت کو اور قول اس کا وہی یہ

سحر مستمر يردہ وكفى به ساداً قرءة حذيفة وقد انشق القمر  
 رو کر رہا ہے اور کافی ہکا رو کرنے والا پڑھنا حذیفہ وقد انشق القمر

ای اقتربت الساعة وقد حصل من ايات اقترابها ان القمر قد  
 یعنی قریب ہوئی قیامت اور تحقیق حاصل ہوا او کے قریب ہونے کی نشانیوں یہ کہ تحقیق ہو گیا

انشق كما تقول اقبل الامير وقد جاء البشير لقدومه وعن  
 چاند جیسا کہ تم کہتے ہو آیا امیر اور تحقیق آیا خوشخبری دینے والا اس کے آنے کی اور

حذيفة انه خطب بالمدائن ثم قال الا ان الساعة قد اقتربت  
 مروی ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدائن میں پھر کہا کہ خبردار ہو کہ قیامت قریب ہوئی

وان القمر قد انشق على عهد نبیکم انتهى اور تفسیر فتح البیان میں ہے  
 اور تحقیق چاند تمہارے نبی کے زمانہ میں پھٹ گیا انتہی

قال الزمخشري وفي هذه الآية اعظم دليل على ان الانشقاق قد  
 کہا الزمخشری نے اور اس آیت میں بہت بڑی دلیل ہے اور اس بات کے کہ انشقاق ہوا

كان في زمن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كما قرأناه سابقاً  
 زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے  
 انتہی اور تفسیر نشیاء پوری میں ہے انہ تعالیٰ جل انشقاق القمر  
 تحقیق اللہ تعالیٰ نے گردانا چاند کے پٹ جانے کو انتہی

ایہ من الایات لرسوله ولو كانت مجرد علامة القیامة  
ایک نشانی نشانوں میں واسطے رسول اپنے کے اور اگر ہوتی فقط علامت قیامت کی  
لم یکن له اعجاز کما لم یکن خروج دابة الارض وطلوع الثمن  
آرہ ہوتا واسطے رسول کے اعجاز جیسا کہ نہیں ہے نکلتا دابة الارض کا اور نکلتا سورج کا  
من مغربها وغیرہما معجزات له نعم کلها مشتركة  
یکھیں سب سے وغیرہما معجزہ واسطے رسول آمد کے مان یہ سب مشترک  
فی نوع اخر من الاعجاز وهو الاخبار عن الغیب انتہی  
ایک دوسری طرح کے اعجاز میں یعنی غیب کی خبر دینے میں انتہی  
و ثانیہ یہی سنائے دیتا ہوں کہ درحقیقت یہ پادری فاضل صاحب کی بے سمجھی جو  
تقریر کا عصارہ ہے جس کا جواب صاحب تفسیر نے بخوبی دیدیا ہے لیکن  
چونکہ شاید ان پادری صاحب کو اب تک اسکی خبر نہیں یا پادری صاحب مرحوم کی  
روح خوش کرنے کے لئے جان کر انجان چڑھ جاتے ہیں اسکا نقل کرنا بھی یہاں  
فائدہ سے خالی نہیں لہذا بعینہ میں اسکو نقل کئے دیتا ہوں وھو ہذا قولہ  
صفحہ ۲۳۹ سطر نہایت بعض اوقات محمدیان آیت سورۃ لقمر  
چنانکہ اقربت الساعة وانتق القصر الی قولہ دلیل آوردہ بخوانند کہ  
از آیت مژبور معجزہ محمد صلعم ثابت کنند باوجودیکہ از معنی خود آیت معلوم یقین  
نیکرد کہ بمجربیت دہشتہ باشد بلکہ موافق قاعدہ تفسیر صحیح معنی آیت بروز  
قیامت منسوب بہ الی قولہ قاضی بیضاوی وغیرہ کلمات اقربت  
الساعة بمعنی روز قیامت تفسیر نموده و نسبت دابرہ میگوشد کہ یکی از علامات  
روز قیامت موافق مضمون این آیت نیست کہ دہشتہ گافہ خواہد شد  
جواب یہ جو پادری صاحب نے کہا کہ موافق قاعدہ تفسیر کے یہ خبر قیامت کی معلوم  
ہوتی ہے سو محض غلط کہا اعلیٰ کے اوسکے بعد والی آیت یہ ہے ان یسر  
ایۃ یعرضوا ویقولوا اسحق مستقر یعنی نا انصاف بے دینوں کا یہ حال ہے

۲۳۹  
صفحہ  
۲۳۹  
سطر  
نہایت  
بعض  
اوقات  
محمدیان  
آیت  
سورۃ  
لقمر  
چنانکہ  
اقربت  
الساعة  
وانتق  
القصر  
الی قولہ  
دلیل  
آوردہ  
بخوانند  
کہ  
از آیت  
مژبور  
معجزہ  
محمد  
صلعم  
ثابت  
کنند  
باوجودیکہ  
از معنی  
خود آیت  
معلوم  
یقین  
نیکرد  
کہ  
بمجبربیت  
دہشتہ  
باشد  
بلکہ  
موافق  
قاعدہ  
تفسیر  
صحیح  
معنی  
آیت  
بروز  
قیامت  
منسوب  
بہ  
الی قولہ  
قاضی  
بیضاوی  
وغیرہ  
کلمات  
اقربت  
الساعة  
بمعنی  
روز  
قیامت  
تفسیر  
نمودہ  
و نسبت  
دابرہ  
میگوشد  
کہ  
یکی  
از  
علامات  
روز  
قیامت  
موافق  
مضمون  
این  
آیت  
نیست  
کہ  
دہشتہ  
گافہ  
خواہد  
شد  
جواب  
یہ  
جو  
پادری  
صاحب  
نے  
کہا  
کہ  
موافق  
قاعدہ  
تفسیر  
کے  
یہ  
خبر  
قیامت  
کی  
معلوم  
ہوتی  
ہے  
سو  
محض  
غلط  
کہا  
اعلیٰ  
کے  
اوسکے  
بعد  
والی  
آیت  
یہ  
ہے  
ان  
یسر  
ایۃ  
یعرضوا  
ویقولوا  
اسحق  
مستقر  
یعنی  
نا  
انصاف  
بے  
دینوں  
کا  
یہ  
حال  
ہے

کہ اگر دیکھتے ہیں کوئی معجزہ تو کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے کہ ہمیشہ سے ہوتا چلا  
 آیا ہے پس قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہماری مطلب کی صحت کو ہے نہ کہ پادری صاحب  
 کے اور بعد اسکے جو اس سورہ میں قیامت کا ذکر کیا تو ایسی تفسیر کے لئے اس  
 معجزہ کو ذکر کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچھ حاجت نہ تھی یعنی قیامت سے بے دین لوگ  
 جو منکر ہیں تو اپنے انکار کے وجہوں میں بعضی یہ بھی کہتے ہیں کہ قیامت مستلزم  
 اجرام علویہ کی خرابی کے اور اجرام علویہ کا خراب ہونا یعنی ٹوٹ پھوٹ جانا  
 محال ہے پس قیامت ہی محال ہے اس واسطے شروع سورہ میں شق القمر کے معجزہ  
 کا ذکر کیا یعنی استدلال اور اتباع عقلی ماخوذ ہوتا ہے برہمیت سے اور جبکہ  
 بڑا ہتہ عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال نہیں ہے تو نظر اور فکر  
 کی حاجت درباب اسکے استحالة اور عدم استحالة کے کیا رہی پس معنی آیت کے یہ ہیں  
 کہ دور آخر الزمان کا پہونچا اور قیامت پاس آگئی اور چاند بھی پھٹ چکا یعنی وہ اصل  
 فاسد اتمل ع خرق والیتام اجرام علویہ کا بڑا ہتہ عقل باطل ہو چکا اب اسکے  
 آنے میں ویسے شہادت دہیہ نکلیا کرو اور یہ خود پادری صاحب نے لکھا ہے کہ  
 بیضاوی والے اور مفسرون نے اس آیت کو بمعنی سینشق القمر لکھا ہے  
 یعنی آگے چل کر چاند ٹپکے گا پادری صاحب نے خود مناقطہ کہا یا ہے یا یہ کہ مناقطہ  
 دینے کے لئے یہ تقریر انہوں نے لکھی ہے اس لئے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جن کی  
 کتابیں تداول اور مستند ہیں اور جنکی جلالت شان اور وثاقت حال کمال  
 شہرت سے ثابت ہے اپنا مذہب یا اپنی تحقیق اس طرح پر نہیں لکھی ہے  
 کہ انشق القمر اس جگہ بمعنی سینشق القمر بلکہ جسے لکھا ہے بلا ذکر  
 نام قائل یون لکھا ہے کہ بعضی ایسا کہتے ہیں اور اسکے قول کو پھر رد بھی کیا ہے  
 لیکن بیضاوی والے نے بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اس قول کو رد  
 تو کیا مگر رد کی تقریر شد و مد سے نہیں لکھی بخلاف اور تفسیروں کے چنانکہ  
 تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر

کہنا اونہیں لوگوں کا قول ہے خیر مسائل طبیعیات ارسطو کے غالب آگئے ہیں  
 اور اسلام اونکا صرف برای نام ہے کسی صحابی یا عالم تابعی یا تبع تابعی حلیل  
 القدر یا کسی مجتہد کا یہ قول نہیں ہے کہ انشق القمر بمعنی شیشق القمر ہے  
 اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم میں اسلام کے پہلنے کے سبب سے بہت لوگ  
 طبعا ظاہر میں مسلمان اور باطن میں دشمن پیغمبر خدا کے ہوئے ہیں خصوصاً  
 مجوسی لوگ چنانکہ خود اونہیں کے پیغمبر چار دہم ساں نختین نے خبر دی ہے  
 پس جب تک کسی عالم کی حقیقت حال کہاں وضوح نہ معلوم ہو اور اوس کی  
 بات کے کئی شواہد اور مقابعات ہم نہ ہو نچین تب تک ہر ایک طرح کی بات  
 اوسکی قابل سننے کے نہیں ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر ٹیگر صاحب نے لب التواریخ  
 کے دفتر اول کے پینتالیسویں باب کے چوتھی فصل میں لکھا کہ ابتدائے اون  
 قابل شخصوں کے سبب سے ہی جنہوں نے قصد کیا کہ احکام دین مسیح کو گہروں  
 کے حکماء کے حکمت سے تطبیق دین مسیحی کلیسیا نے بہت ضرر راوٹا یا بعضی علماء  
 اسلام ہی اسی بلایں پڑے اور بتو داسی لتبعین من کان قبلکم کے حکماء  
 پارس اور یونان کے پچھلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہو گیا تھا  
 حتی الوسع آیات قرآنی اور احادیث مصطفویہ کے پیسیر بچا رکھی تا وہیں  
 کہیں پس کسی اگلے شخص نے انشق القمر کے مضمون کو خلاف مسئلہ حکمت  
 مشہورہ یونانیوں اور گہروں کے دیکھا اوسکی توجیہ کی اور انشقاق اور  
 انفطار جو قیامت کو ہونے والا تھا اوسکو محمول تجویز کر کے کہنے لگے کہ یہ  
 اشارہ ہے مصیبت عظمیٰ اور داہیہ کبریٰ کے واقع ہونے کا جیسا کہ اکثر مسیحی  
 حضرت عیسیٰ کی اوس بات کو کہ آسمان کے تارے جھڑ پڑینگے اور قوتہ فلکی  
 بودی ہو جائے گی اور چاند سورج بے نور ہو جائینگے بعضے جہتوں سے تاویل  
 کر کے کہتے ہیں کہ اشارہ ہے ایک بڑی مصیبت سے جسکا طور بعد واقعہ  
 صلیب کے پچاس برس گزرنے پر طیطوس رومی کے ہاتھ سے اور شلم برہما

بالجملہ ہر ایک ستور الحال کے کچھ کہنے سے قرآن اور حدیث کے لفظی  
 معنی نہیں بدل سکتے ہیں اور اگر کسی کے اپنی فہم ناقص کے موافق خدا  
 کے کلام کی تاویل بجا کرنے سے اصل مطلب میں فتور آتا ہو تو چاہیئے کہ  
 رومن کا تھلک اور پوپون کی باتوں سے جو انجیل کے معنی اپنے طور پر  
 کہا اور پھیرا کرتے ہیں اصل دین مسیحی یا انجیل میں غلطی آجاوے حالانکہ آپ  
 لوگ کہتے ہیں کہ کچھ خلل نہیں آیا اسی طرح جسے انشق القمر کے معنی  
 سینشق القمر ٹھہرائے اوسکے ٹھہرانے سے انشق کے لفظ کے معنی نہیں  
 بدل جا سکتے وہ جس طرح پر ہیں اوسی طرح پر ہیں بالجملہ جس طرح  
 معجزہ شق القمر کا صادر ہونا حضرت خاتم النبیین سے ثابت ہے اوس طرح  
 معجزہ توقف شمس وسط السماء میں چار ہزار تک حضرت یوشع سے اور معجزہ  
 رد الشمس دس درجہ تک حضرت اشعیا سے اور تاریک ہو جانا آفتاب کا  
 حضرت عیسیٰ کی صلیب کے وقت انتہی و رات آفتاب ایک تقریر لطیف  
 اظہار الحق مؤلف مولوی رحمتہ اللہ علیہ صاحب سے نقل کرتا ہوں جس سے  
 پادری فائزر صاحب کی کارستانیان اور ان کے بعد ان کے تبعین خصوصاً  
 صاحب وجہۃ الایمان و پادری عماد الدین وغیرہما کی چالاکیان ظاہر  
 ہو جائیں اور ان حضرات کی سب قلیعان کھل جاتی ہیں  
 و هو هذا وقال صاحب المیزان الحق في النسخة المطبوعة  
 اور وہ یہ ہے اور کہا مؤلف المیزان الحق نے اوس نسخہ میں جو چھاپی گئی  
 نسخة في مرزا پور (معنی الایة علی قاعدة التفسیر  
 نسخة ۱۶۴۳ میں مرزا پور میں معنی آیت کے اوپر تاحدہ تفسیر کے  
 منسوب الی یوم القيامة لان لفظ الساعة المعرف  
 منسوب ہے طرف ان قیامت کے کیونکہ لفظ ساعة معروف

پادری  
 فائزر  
 صاحب  
 "انہ



بالا مر قصد منه الساعة المعلومة والوقت المعلوم عن القیامۃ  
ساتھ الفلام کے قصد کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ معلومہ اور وقت معلوم کے بغیر قیامت  
کما ان هذا اللفظ جاء بهذا المعنى في الايات التي هي في اخر هذه  
جیسا کہ یہ لفظ آیا ہے ساتھ اسی معنی کے اون آیتوں میں کہ جو اسی سورہ کے آخر

المسورة ولاجل ذلك فسر بعض المفسرين منهم القاسمي  
میں ہیں اور اسی واسطے تفسیر کیا بعض مفسروں نے اون میں سے قاسمی  
البیضا وغیرہ لفظ الساعة بمعنی القیامۃ وقالوا ان من  
بیضادی وغیرہ لفظ ساعت کو بمعنی قیامت کے اور کہا اون لوگوں نے  
علامات يوم القيامة بحکم هذه الآية هذه العلامة  
علامات دن قیامت سے بحکم اس آیت کے یہ علامت بھی ہے

ایضاً ان القمر سینشق انتھی) کلامہ فادسی امرین  
کہ چاند پٹے گا تمام ہوا کلام اور سکا پس دعویٰ کیا اون نے داور کا

الاول ان الصيغ على قاعدة التفسير ان يكون انشؤ  
اول یہ کہ صحیح او پر تاء عدد تفسیر کے یہ ہے کہ ہو انشؤ

بمعنی سینشق والثانی ان بعض المفسرين منهم القاسمي  
بمعنی سینشق کے اور دوسرے یہ کہ بعض مفسرین اون میں سے قاسمی

البیضا وی وغیرہ فسروہ ہکذا او کلاهما غلط ان  
بیضادی وغیرہ نے تفسیر کیا اس آیت کی: یسے ہی اور یہ دونوں غلط ہیں

اما الاول فلان انشؤ صيغة ما ضی و حملہ علی معنی  
لیکن اول پس اس واسطے کہ انشؤ صیغہ ما ضی کا ہے اور حمل کرنا اور سکا او پر مبنی

سینشق عجزاً ولا یصار الی المجاز ما لم یتعذر الحمل علی  
سینشق کے مجاز ہے اور نہیں پیرا جاتا ہے طرف مجاز کے تا وقتیکہ نہ متعذر ہو حمل او پر

الحقیقۃ و ہنہا لم یتعذر بل یجب الحمل علی مضاہ  
 حقیقت کے اور یہاں نہیں تغذ رہے بلکہ واجب ہے حمل کرنا اور معنی حقیقی اس کے کہ  
 کما عرفت آنفا و اما الثانی فلا نہ بہتان صرف علی البیضا  
 جیسا کہ بچا تو نے ابھی اور لیکن ثانی میں اس واسطے کہ بہتان صرف ہے اور پر بیضاوی کے  
 و ہوما فسر انشق بسینشق بل فسر بمعناہ الماضی لکنہ  
 کیونکہ اس نے نہیں تفسیر کیا انشق کو معنی سینشق کے بلکہ تفسیر کیا معنی ماضی کے لیکن بعد  
 بعد ما فسر علی محتملہ نقل قول البعض بصیغۃ التخریض  
 اس کے کہ تفسیر کیا اور محتملہ اپنے کے نقل کیا قول بعض کو ساتھ صیغہ تخریض کے  
 فمررد قولہ فہذا القول مردود عندہ ولما اعترض صاحب  
 پھر رد کیا قول اسی بعض کو پس یہ قول مردود ہے نزدیک دیکھو اور جبکہ اعتراض کیا صاحب  
 الاستفسار علی مؤلف المیزان علی العبارة المذكورة وقال  
 استفسار نے اور پر مؤلف میزان کے اور اسی عبارت مذکورہ کے اور کہا  
 (ان القسیس اما خالط او مغلط للعوام) تنبہ المؤلف  
 کہ پادری یا تو غلطی کرنے والا ہے یا عوام کو غلطی میں ڈالنے والا تو خبردار ہو مؤلف  
 المذكور وغین ہذا العبارة فی النسخة الجديدة الفارسیة  
 مذکور اور بدل ڈالا اس عبارت کو نسخہ جدیدہ فارسیہ میں  
 المطبوعة سنة ۱۲۴۵ و نسخة اردو المطبوعة سنة ۱۲۵۱ وقال لفظ  
 جو چھاپا گیا ۱۲۴۵ء میں اور نسخہ اردو میں جو چھاپا گیا ۱۲۵۱ء میں اور کہا لفظ  
 الساعة المعرف باللام فی حالة الافراد جاء فی کل موضع من  
 الساعہ معرف باللام حالت افراد میں آیا ہے ہر مقام پر قرآن  
 القرآن بمعنی یوم القيمة وحملہ انشق القمر بسبب واد العطف  
 میں بمعنی دن قیامت کے اور حملہ انشق القمر بسبب واد عطف کے

۴  
 عنی  
 منہ  
 ۵

الحق بجملة اقتربت الساعة وتوجد في كل من الجملتين  
لاحق ہو گیا ساتھ جملہ اقتربت الساعة کے اور پلایا جاتا ہے ان دونوں جملوں میں  
صیغۃ الماضي فکما ان الفعل الاول اقتربت بمعنى المستقبل  
صیغۃ الماضي کا پس جیسے کہ فعل اول اقتربت بمعنی مستقبل کے ہے  
یعنی سیجئی یوم القيامة فکذا الفعل الثاني انشق ايضاً  
یعنی آوے گی دن قیامت کے پس ایسے ہی فعل ثانی انشق ہی  
بمعنی سينشق یعنی اذا جاء یوم القيامة ينشق القمر و  
بمعنی سينشق کے ہے یعنی جب آوے گی قیامت تو پھٹ جاوے گا چاند اور  
بعض العلماء المفسرين ايضاً فسر واهكذا مثلاً الزمخشري  
بعض علماء مفسرین نے بھی تفسیر کی اس آیت کی ایسے ہی مثلاً زمخشری  
والبيضاوي وان اعتقدا في تفسيرهما ان هذه الآية معجزة  
اور بیضاوی اگرچہ معتقد ہوئے ہیں دونوں اپنی اپنی تفسیر میں کہ یہ آیت معجزہ ہے  
محمد صلى الله عليه وآله وسلم لكفهما صرحاً هكذا ايضاً وعن بعض  
محمد صلى الله عليه وآله وسلم کا لیکن تصریح کی اوں دونوں نے کہو بھی اور بعض  
الناس ان معناه ينشق يوم القيامة وفي قراءة حذيفة وقد  
آدمیوں پر منقول ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ پٹیگا دن قیامت کو اور قراءات میں حذیفہ میں تو  
انشق القمر اي اقتربت الساعة وقد حصل من آيات اقترابها  
انشق القمر ہے یعنی قریب ہوئی قیامت اور تحقیق حاصل ہوا اس کے نزدیک کہ آیت اقتراب  
ان القمر قد انشق وقال البيضاوي وقيل معناه سينشق  
یہ کہ چاند پھٹ گیا اور کہا بیضاوی نے اور کہا گیا ہے سنی اس کے قریب پٹیگا  
یوم القيامة انتهى ملخصاً فتنبه صاحب الميزان وغير العبارة  
دن قیامت کو انتہی ملخصاً پس خبردار ہوا صاحب میزان اور بدل ڈالا اس عبارت

لكنه اعجب في تلخيص عبارة الكشف حيث اسقط بعض  
 لیکن ایک عجیب کام کیا بیچ خلاصہ کرنے عبارت کشاف کے اس حیثیت کہ ساقط کر دی بعض  
 العبارة عما فيها غير مفيدة ونقل قوله وفي قراءة حذيفة  
 عبارت کو اس گمان سے کہ یہ اسکو غیر مفید ہے اور نقل کیا قول اسکا اور بیچ قراۃ حذیفہ  
 وقد انشق القمر الخ وهذا القول لا يناسب مقصوده لانه نص  
 وقد انشق القمر الخ اور یہ قول نہیں مناسب ہے مقصود کو اس کے کیونکہ نص  
 في ثبوت المعجزة المذكورة ان قيل نقل هذا القول طردا  
 بیچ ثبوت معجزہ مذکورہ کے اگر کہا جاوے کہ نقل کیا اس قول کو بطور طرد  
 قلت فحينئذ لا وجه لاسقاط بعض العبارة وعبارة الكشف  
 تو میں کہتا ہوں کہ اس وقت میں کوئی وجہ نہیں ہے واسطے ساقط کرنے بعض عبارت کے عبارتوں کی  
 هكذا (وعن بعض الناس ان معناه لينشق يوم القيامة وقوله  
 اس طرح اور نقل ہے بعض آدمیوں سے کہ معنی اس کے پھٹے گا دن قیامت کو ہی مالا کہ قول اسکا  
 وان يروا آية يعوضوا ويقولوا سحر مستمر يرددة وكفى به سرا دا  
 اور اگر دیکھیں نشانی پھر جاوین اور کہیں باد و سہ مضبوط رد کرتا ہے اسکو اور کافی ہے رد کرنے  
 اقراة حذيفة وقد انشق القمر اي اقتربت الساعة وقد حصل  
 پڑ ہنا حذیفہ کا اور قد انشق القمر یعنی قریب ہوئی قیامت اور حاصل ہوا  
 من آيات اقترابها ان القمر قد انشق كما تقول اقبل الامير و  
 علامات قرب سے اس کے یہ اکچاند پھٹ گیا جیسا کہ کہتے ہو تم آیا امیر اور  
 قد جاء البشير بقدرومه وعن حذيفة انه خطب بالمدائن ثم  
 تحقیق آیا بشارت دینے والا ساتھ آئے اس کے اور مروی حذیفہ سے کہ اوہوں نے خطبہ پڑھا مدائن میں  
 قال ان الساعة قد اقتربت وان القمر قد انشق على عهد  
 کہا بیشک قیامت قریب ہوئی اور چاند تمہارے نبی کے زمانہ میں پھٹ گیا

نبیکم انتھی کلامہ بلفظہ قولہ لفظ الساعة المعرف  
 انتھی کلامہ بلفظہ قولہ پادری فاثر کا کہ لفظ ساعة معین  
 باللام الخ وکذا قولہ جملة انشق القمر بسبب واو العطف الخ  
 باللام ہے ان نور ایسے ہی قول او سکا جملة انشق القمر بسبب واو عطف کے الخ  
 لا یحصل منهما مقصودہ لعلہ فہم ان لفظ الساعة لما کان  
 نین حاصل ہوتا ہے اون دنوں مقصود اذکا شاید کہ اونے سمجھا کہ لفظ ساعت کے جبکہ ہے  
 بمعنی القيامة وانشقاق القمر من علاماته فلا بد ان یکون  
 بمعنی قیامت کے اور پھینا چاند کا علامات سے اوکی ہے پس ضرور ہے یہ کہ ہو  
 متصلا بها واقعا فیہا وهذا غلط نشاء من عدم التامل قال  
 او کے ساتھ متصل اور اس میں واقع ہو اور یہ غلط ہے کہ پیدا ہوا ہے نہ غور کرنے سے فرمایا  
 اللہ تعالیٰ فی سورۃ محمد (فہل ینظرون الا الساعة ان تأتیہم  
 الساعۃ فی سورۃ محمد میں پس نین انتظار کرتے ہیں مگر قیامت کا یہ آجائے  
 بغتۃ فقد جاء اشراطها یدل علی ان اشراطها قد تحققت لان  
 اچانک پس تحقیق آگین اوکی نشانیاں لالت کرتا ہے او پر اس بات کے کہ اوکی علامتیں تحقیق ہو گئیں  
 لفظہ قد اذا دخلت علی الماضی تکنون نصبا علی وجود الفعل  
 کیونکہ لفظ قد جبکہ داخل ہوا کرتا ہے او پر ماضی کے تو ہوتی ہے نص او پر وجہ و فصل کے  
 فی الزمان الماضی القریب من الحال فلذلك فسر للفسرون  
 زمانہ ماضی میں کہ جو قریب ہو حال سے پس اسی واسطے تفسیر کیا مفسرون نے  
 هذا القول هكذا فی البیضاء وی لانہ قد ظہر اما راتھا کبعض  
 اس قول کو اس طرح لیا یا ہی ہے بیضاء وی میں کیونکہ ظاہر ہو میں نشانیاں مانند مسبوغ  
 النبی وانشقاق القمر فی التفسیر الکبیر (الاشراط للعلامات  
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھپ جانے چاند کے اور تفسیر کبیر میں کہ اشراط کے معنی علامات کی ہیں

فی المستقبل لا یكون الا فی یوم القیامة خاصة وفی هذا الیوم  
 مستقبل میں نہ ہو گا مگر بیچ دن قیامت کے خاصہ اور بیچ اوس دن کے  
 لا یقول الکفار انها سحر مستقر لظہور امر القیامة فی هذا الیوم  
 نہیں کہیں گے کافر لوگ کہ یہ جادو ستر ہے واسطے ظاہر ہونے امر قیامت کے اوس دن میں  
 علی کل احد الا ان یکون احد منهم عاقلاً معاً نذا مثل هذا الموجه  
 او پر ہر شخص کے مگر یہ کہ ہو کوئی عاقل معاند مثل اس توجیہ کرنے والے

قلعه یقول یزعمه او یتفوه بهذا القول هذا الموجه بنفسه  
 پس شاید کہ وہ کہے گا مطابق اپنے زعم کے یا خود یہ توجیہ کرنے والا یہ بات کہے گا

او امثله من علماء بروٹسٹ بعد انبعاثهم من اجداثهم  
 یا اویسے مانند علماء پروٹسٹ بعد اٹھنے ان کے قبروں اپنی کے

لرسوخ عناد الدین المحمدی فی قلوبهم ثم قال فیہ وقال  
 باعث جم جانے دشمنی دین محمدی کے ان کے دلوں میں بکھر کر مایوسی محتسبہ صباوی

صاحب وجهة الا یمان منکر الھذه المبحرة (عدة اشخاص من  
 صاحب وجهة الا یمان نے درآغا لیکن انکار کرنے والے ہیں معجزہ کا چند شخصوں نے

المفسرین مثل الزمخشری والبیضاوی فسروا هذا المقام  
 مفسرون میں سے مثل زمخشری اور بیضاوی کے تفسیر کی ہے اس مقام کی

بان القمر یشق یوم القیامة ولودقر اشتھر فی جمیع العالم  
 اس طرح ہر کہ چاند پٹے گا دن قیامت کو اور اگر واقع ہوتا تو تمام عالم میں شہر ہو جاتا

ولا معنی لاشتہارہ فی اقلیم واحد انتہی کلامہ ملخصاً  
 اور فقط معنی ایک اقلیم میں اسکے شہر ہونے کے کوئی نہیں تمام ہوا کلام او کا بطور خلاصہ

وقد ظهر لك مما ذکرنا ان کلام الامیرین لیساً بصحیحین یقیناً  
 اور تحقیق ظاہر ہے تم پر اوس سے کہ جتنے ذکر کیا کہ یہ دونوں امر یقیناً صحیح نہیں ہیں

انکشاف حق بن ورنہ

ای قال  
 مولوی  
 محمد  
 زکریا  
 صاحب

وہذا القیس فاق مؤلف المیزان حیث اور الدلیل القلی  
اور یہ پادریصا تو پادری فادر صابر پڑھ لکھ اس طرح کہ لکھ دینا

والعقلی و صرح باسم الکشاف ایضا لعلہ رأى فی النسخة  
اور عقلی اور تصریح کی ساتھ اسم کشاف کے بھی شاید کہ انہوں نے نسخہ

القديمة للمیزان لفظ کا بیضاوی وغیرہ فظن ان المراد  
پورا نے میں میزان الحق کے بیضاوی وغیرہ کو دیکھا پس خیال کر لیا کہ مراد

بالغیر الکشاف لان البیضاوی له مناسبة كثيرة بالکشاف  
ساتھ غیر کے کشاف ہے کیونکہ بیضاوی کو کشاف کے معنی میں نسبت ہے

بالنسبة الى التفاسیر الاخری فصرح باسم الکشاف لیحصل  
بنسبت اور تفسیروں کے پس صاف نام کشاف کا لے دیا تاکہ محال ہو

الفصل علی مؤلف المیزان وصاحب الکشاف قال فی مبدی  
ایک فضل خاص اور مؤلف میزان کے حالانکہ صاحب کشاف نے اس سورت کے شروع

تفسیر هذه السورة (انشقاق القمر من آیات رسول الله  
ہی میں کدی ہے کہ پشما چاند کا نشانیوں سے رسول اللہ

صلی الله علیه وآله وسلم ومن معجزاته النيرة انتهى كلامه)  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے معجزات نبوت سے ہے تمام ہوا کلام اور کا

وقال صاحب الرسالة التي الفها فی جواب مکتوب الفاضل  
اور کہا اس رسالہ والے نے کہ تالیف کیا ہے اسکو جواب میں مکتوب فاضل

نعمت علی الہندی معترضاً علی هذه المعجزة (لا یثبت  
نعمت علی ہندی کے دلائل کیلئے وہ اعتراض نے والا ہے اس معجزہ پر نہیں ثابت ہوتا)

من هذه الآية ان هذه المعجزة صدرت عن محمد صلی الله علیه  
اس آیت سے کہ یہ معجزہ صادر ہوا محمد صلی اللہ علیہ





المسيحية كما قال المؤرخ موشيم في بيان حال علماء  
 مسيحیہ سے جیسا کہ ماؤرخ موشیم نے بیان میں حال علماء  
 القرن الثاني من القرون المسيحية في الصفحة ۶۵ من المجلد  
 قرن ثانی کے مترون مسیحیہ سے صفحہ ۶۵ میں جلد  
 الاول من تاريخه المطبوع سنة ۱۸۳۱ (كان بين متبعي راي  
 اول کی اپنی تاریخ مطبوعہ ۱۸۳۱ء کے تہا در بیان متبعین راسی  
 افلاطون و فيساغورس مقوله مشهورة ان الكذب والخداع  
 افلاطون اور فيساغورس کے یہ مقولہ مشہور تھا کہ جو ٹھٹھا اور نریب  
 لاجل ان يزداد الصدق وعبادة الله ليسا بجائزين فقط بل  
 اس واسطے کہ صدق زیادہ ہو اور واسطے عبادت اللہ کے کہ فقط جائز ہی نہیں ہے بلکہ  
 قابلان للتخمين وتعلموا ولا منهم يهود مصر هذه المقولة  
 قابل تخمین کے ہے اور ان سے پہلے یہ مقولہ یہود مصر نے سیکہ لیا  
 قبل المسيح كما يظهر هذا جز ما من كثير من الكتب القديمة ثم  
 قبل مسیح کے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے یہ یقیناً بہت سی کتب قدیمہ سے پھر  
 اثر وباء هذا الغلط السوء في المسيحيين كما يظهر هذا الامر  
 پھیل پڑی یہ عام بیماری بُری غلط کی مسیحیوں میں جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے یہ امر  
 من الكتب الكثيرة التي نسبت الى الكبار كذا انتهي كلامه  
 بہت سی ادب کتابوں سے کہ منسوب ہیں طرف بڑوں کے جو ٹھٹھا تمام ہوا کلام اور کہا  
 وقال آدم كلارك في المجلد السادس من تفسيره في شرح  
 اور کہا آدم کلارک نے اپنی تفسیر کی چھٹی جلد میں شرح میں  
 الباب الاول من رسالة بولس الى اهل غلاطية (هذا الامر  
 باب اول رسالہ بولس کی طرف اہل غلاطیہ کے یہ امر

محقق ان الاناجیل الکثیرۃ الکاذبۃ کانت راجحۃ فی اول  
 محقق ہے کہ بہت سی جوئی انجیلین رائج ہو گئیں تھیں اول  
 القرون المسیحیۃ و کثرۃ هذه الاحوال الکاذبۃ الغیو  
 تدرن سیمین اور کثرت انین جوئی غیر صحیح حالون نے  
 الصصحۃ ہیجت لوقا علی تحریر الاناجیل باقیۃ انتھی  
 اور شاید لوقا کو اوپر لکھنے باقی انجیلون کے انتھی  
 واذ انساب اسلافہم اکثر من سبعین انجیل الی المسیم و  
 اور جبکہ نسبت کیا انکے اسلاف نے اکثر شتر انجیل سے طرف سچ اور  
 الحواریین و مریم علیہا السلام فای عجب لو نسب ہو لاء  
 حواریون اور مریم علیہا السلام کے تو پس کیا عجب ہے اگر نسبت کر دیان  
 القسوس الثلاثة لاجل تغلیط عوام اهل الاسلام بعض الامور  
 تینوں پادریوں نے واسطے غلطی میں ڈالنے عوام اہل اسلام کے بعض امور کو  
 الی تفاسیر القرآن واعلم ان الرسالة الاخیرۃ کانت مشہورۃ  
 طرف تفاسیر قرآن کے اور جانو تم کہ رسالہ اخیرہ مشہور ہے  
 فی الهند وکان القسسون یقسمونہا کثیرا فی بلادہ لکن لما  
 ہندوستان میں اور پادری لوگ بہت بانٹا کرتے تھے اور سکوندتاکے شہر نہیں لیکن  
 کتب عدۃ من علماء الاسلام علیہا رد او اشتہر ما کتبوا ترکوها  
 چند شخصوں نے علماء اسلام سے جبکہ اوپر رد لکھا وہ بھی مشہور ہو گیا تو بانٹنا چھوڑ دیا  
 وطبع ثلاثۃ کتب من کتب الرد علیہا الاول (۱) التحفۃ المسیحیۃ  
 اور تین کتابیں اوسکے رد کی چھپ گئیں ہیں پہلے تحفہ مسیحیہ  
 لسید الدین الہاشمی والثانی (۲) تأیید المسلمین لبعض اقارب  
 تصنیف سید الدین ہاشمی کی اور دوسرے تأیید المسلمین تصنیف بعض عزیزوں

یعنی  
 دہرہ  
 الامان  
 ۱۲  
 رز



الصلواتية المحمدية الواقعة في بلدة كلكتة المحمية ابن

صوتيه محمدية کا جو محفوظ شہر کلکتہ میں واقع ہے اور جو محمدیہ

الحاصل کلامہ اللہ الاحد الشہید بجا فظ فتح محمد صانہ اللہ

اوس شخص کا جو خدای پاک کا کلام رٹا ہے والا اور شہور ہے وہ شخص سائہ حافظ فتح محمد کے خدا اوسکو نگاہ رکھے

عن الجحد والجد ابن الزائر البهاجر الى الله السلام لشيم

کوششون اور شقتون سے اور وہ بتیا ہے اوس شخص کا جو زیارت کرنے والا اور جو کوششون اور شقتون سے

الحاج رمضان علی غفر له الله العلی

حاجی رمضان علی ہے خدای پاک اوسکو بخش دے

تمام ہوا

ساتھ خیرے

### تقریظ

معروف الوقت وجنبه الزمان فريد الدهر ووحيد الدوران مولانا

الحافظ الحاج محمد شبلي العمري ابن المهاجر الى الله العلي مولانا المكرم الفضال

المعروف بسخاوت علی ابو نفوری رحم الحمد لله لمن نزل اقربت الساعة

وانشق القمر علی صاحب العزة والقدر وشفه علی من ليس له الامر

والصلوة علی حبیبہ الذی شرح صدره الصدر وعلی صحبہ الغر

اما بعد میگوید ضعف الازل الضعيف الاقل محمد شبلي العمري ابو نفوری صانہ

عن عصيان المعنوي وطغيان الصوري که این صحیفہ است من صحف ابراہیم و

موسی و درقیہ است من اوراق شیش و عیسی و لحنی است من سخن داؤدی و

آیتی است من آیات محمودی علماء و عقلا را مقبول و دلپذیر حکما و جبلا را بدینہ

مؤید بنی  
بانیہ  
بواس  
الحضرت  
مہر لڑا  
تمام غلام  
الجليلة  
المستغنی  
لطائف  
المرور  
المرور

بازگشتہ اور اسکا شیعہ

باحقاق حق کافی و ابطال باطل و انی معجزه است از معجزات نبوی و کرامتی  
 است از کرامات مصطفوی قول مشهور است الصانع اعرف بعرفة المصنوع  
 والواضع محقق بحقیقة الموضوع جلالت شان و رفعت مکان حضرت  
 جامع سلمه که صانع این مصنوع و واضع این موضوع اند برار باب بصیرت  
 واصحاب خبرت مخفی و مکتوم مباد و آن عزیز القدر لودعی فطین فاضل  
 ستین عالمی است بی عیقل و عاریفت هدیم المثل اعنی شمس العلوم و قهر  
 الفهوم مولوی حافظ محمد عبد الله رفاة الله الی ما یتناه من سکان  
 ضلع سائرین صانه الله عن شرور الفتن مدرّس مدرّسة المحمدیة  
 الواقعة فی بلدة کلکة المحمدیة کلک دوز بانم عاجز از بیان وقاصر از  
 بیان احسان جامع سلمه بر اعناق خلایق از همه فائق و کافران نعمت را خارق  
 و ادا می شکر بر عامه مسلمین اوجب و الزم چه شکر محسن بر شکور حق اعظم

از دست وز بانی که بر آید	از عهده شکرش بدر آید
--------------------------	----------------------

جزا لا الله عنی وعن سائر المسلمین لان الله لا یضع اجر المحسنین  
 و اخرد عوانا ان الحمد لله رب العالمین امین ثمر امین  
 کتبه بقلمه محمد شبلی العمری الجونفوری

المرقوم ۲۵ - شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ۱۲۹۷ هجری  
 فی الجونفور

## تقریظ

عالم بلیعی فاضل لودعی مولوی حاجی محمد عبدالحی  
 مدرّس مدرّسه راجه د و مرانون ابن المولوی  
 الحاج السید سخاوت علی البلیاوی مدرّس  
 مدرّسه خاص ضلع بایا دامر ظله

# سورۃ الرحمن الرحیم

سپاس و حمد ہے اوس خالقِ جہان کے لئے  
 کیا سفینۂ شمس و قمر بہ فلک  
 فلک کو مصدرِ تاثیر بکیران کیا  
 کیا ہے قبہ گردونِ نجوم سے پر نور  
 نجوم چرخِ صغائر ہیں یا کبائر ہیں  
 درود لا تعدادس نور کبریا پہ نثار  
 فلک سے گزرا وہ جسم لطیف نورالہ  
 کیا اشارہ سے جبا و سنہ جرم ماہ کو شق  
 ہوا دو حصہ مہتاب اس طرح سے جدا  
 یہ معجزہ ہوا روشن ہزاروں نظر و بین  
 جو دور دور سے اہل تجارت آتے تھے  
 چنانچہ دمار کا راجہ جو ملک ہند میں تھا  
 نجیوں سے جو پوچھا تو یہ ثبوت ہوا  
 یہ معجزہ ہے او نہیں کا کہ چاند دو ہو جائے  
 اگرچہ بعض حکیموں کا ہے خلاف بیان  
 یہ قول بعض حکیموں کا کہ قیام نہیں  
 نہونے خرق کو اکب پہ کچھ دلیل نہیں  
 حکیم انگلشہ وکل یہود و نصرانی  
 باتفاق ہیں بیان کل حکیم اشرافین  
 سنا ہے حال میں پھر کوئی نیت مہمل  
 کئے ہیں چند دلیل عدم ثبوت ہم  
 بحمدہ کہ برفِ سوال سنکر دین

زمین کی سطح کیا سطح آسمان کے لئے  
 روانِ بعینِ مباح ز شرق و غرب تلک  
 زمین کو مہبط آتار آسمان کیا  
 کیا ہے سطح زمین جن وانس سے معمور  
 اوسی کے امر سے لیل و نهار دائر ہیں  
 جو ایک پل میں گیا جرم نہ فلک کے پار  
 بہ ایک چشمِ زدن جیسے آئینہ سے نگاہ  
 یہ حال دیکھ ہو اچھرہ کافرون کافق  
 کہ درمیان میں کوہِ حر انظر آیا  
 بہت سے لوگوں میں اور دور دور پھوٹا  
 تعجبانہ روایت زبان پہ لاتے تھے  
 دو ٹکڑے چاند کو ہوتے چشمِ خود دیکھا  
 عرب میں خاتمِ پیغمبران ہوئے پیدا  
 بصیر و خیرہ بیان دیدہ عدد ہو جائے  
 کہ جرم ماہ میں ممکن بہلا شگاف کمان  
 کہ جرم کو کنبہ میں خرق و الیام نہیں  
 ہے ادعاء محض جسکی کچھ سبیل نہیں  
 فلک کے خرق کے قائل ہیں جملہ یونانی  
 کہ فصل و وصل کو اکب ہے مثل سطح زمین  
 ہوا ہے منکر شق القمر بہ قل و دل  
 قوی قوی کہ نہیں تار عنکبوتہ سے کم  
 ہوا رسالہ نافع بحق اہل یقین

<p>کہ ہجو نور قمر پر توش تمام رسید دہان منکر طاعن کو لاجواب کیا ثبوت شق قمرین بہت تین قوی کہ پر نمود مولف بکوزہ در پای ادیب بے بدل و فشی نجوم رقم فصیح اہل لغت جامع فروع و اصول فہیم واقف اسرار شرع و ملت و دین جناب مولوی حافظ محمد عبد اللہ رکھے سلامت و قائم اونیہ ہمیشہ خدا کرے جہان میں رسالہ کو چون قمر مشہور</p>	<p>زہی رسالہ معجز شاہ در رسید بعون حق کہ وہ دندان شکن جواب یا ہے دلائل عقلی و حجت نقلی بجا ہے صفین اسکے زبان پر گرائے یہ لاجواب نہ کیوں ہو کہ ہے بزور قلم حقیت و عالم معقول و فاضل منقول ذکی و المعی و لودعی ذہین و فطین نکات غامضہ اسرار دین سے آگاہ مکین قصہ گو پان بہ ضلعہ چمپرا خدای پاک کرے اونکی سعی کو مشکور</p>
---	---

مثال سیف کرے قطع حجت کفار  
بحق احمد مختار و آلہ الاطہار

### تقریظ

یلمعی لو ذی مولوی حافظ حاجی واعظ مولوی  
عبد الشکور مرجا ابن الواعظ الحافظ المولوی  
عباد اللہ فی اللہ

اللہ عز و جل نے علماء سب جان اسد یہ رسالہ وہ عمدہ و بمثال ہے کہ اس کی  
تعریف میں دہن گویا گنگ و زبان کلک لال ہے بنظر اجمالی من اولہ  
الی آخرہ ایک بار اسے مینے دیکھا ہے ہر جواب کو حربہ و لاجواب پایا ہے  
گو پنڈت جی نے بڑی آب و تاب سے سوال کیا تھا مگر بفضلہ تعالیٰ ان  
جواب ہامی دندان شکن نے ایسے اونکے دانت کھٹے کئے کہ یقین ہے تا دم

مرگ و تلخ کام رہیں گے اور کیوں نہ ہو کہ جناب فرید و ہر و وحید عصر حضرت مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب چھپروی شاگرد رشید و تلمیذ سعید امیر العلماء و رئیس الفضل حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب حنفی لکھنؤی قدس سرہ کی یہ تحریر ہے جنکی لیاقت و فضیلت کا قائل ہر نا و پیر ہے اور الحال حضرت مصنف بشہر کلکتہ مدرسہ محمدیہ واقع مقام سوئڈہ میں کرسی مدرسہ پر رونق افزا ہیں او انکی ذات بابرکات سے ستفیض مدرسہ مذکورہ وغیرہ کے سارے طلبا ہیں جزاۃ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنی وعن سائر المسلمین ابابیک قطعہ تاریخ سال تصنیف پر تقریظ ہذا کو تمام کرتا ہوں والسلام

نمقہ کمترین موفور الخطا محمد عبد الشکور، مرجع حنفی متوطن بلذ مشہورۃ تانڈہ ضلع فیض آباد ابن مولانا حافظ عبد اللہ واعظ قدس سرہ

## قصہ تاریخ

ہوش نیت نے کیا سنتے ہی جسکے پروا  
معجزہ شوق قمر کا ہے چیراغ اعجاز

۸۶ ۱۲ فصل

فرجبا واہ مصنف نے وہ کہا ہے جواب  
اُن انکار سے منکر کے نہ گل ہو گا کبھی

خیر الخیر

بسم اللہ

ایہا الاحباب رایت هذا الكتاب فوجدته مملوًا بالصدق والصواب  
وصحيفًا جامعًا في الباب وشافيًا للجواب ووافيًا للاياد كيف لا وهو  
من نتائج افكار من هو فخر الاما جد والامثال حائز الفضل والفضائل  
محسود الاقران ولاشباه اخينا وصديقنا المولانا المولى الحافظ  
محمد عبد الله رقاۃ الله علی مدارج العلیا فرقاۃ کتبت هذا عند نزولی  
عنده فی کلکتہ التي هو فائق البلدان البتہ وكان هذا فی یوم



الحامس والعشرين من شهر الصفر بعد الشكائ وتسعين ومائتين  
والف من هجرة سيد بنى عدنان ومضر عليه الله تعالى رحمته  
أكملها وأنا العبد الملتجئ الى باب الله ذى المنن مملوء الاخران و  
الشجن المسمى بمحمد والمدعو بشريف حسن نجنى الله وجميع المسلمين  
عن الحزن فى الدار الآخرة وهذه الدار المحنة

## تقریظ

اجناب مولوى صوفى ابو نعیم محمد عبد العظیم صاحب سلمہ

كتاب لوتنا مله ضرير	لعا دكر يمتاها بلا اريتاب
مجيب حائر لافضال طرا	لعمري وهو شيف في الشباب

جزاه الله تعالى عنى وعن سائر المسلمين خيرا الجزاء ما ابنتمت  
تغور الاجاء عند اللقاء وأنا العبد المنعم بنعمة الله العظیم  
ابو نعیم محمد عبد العظیم اليوسف فورى الغانرى فورى  
وطناً والمحمدى الاحمدى منتسباً اللهم احسنى على هذا  
وامتنى على هذا امين

## التماس مصنف

تاریخ ۸ ربیع الاول ۱۲۹۹ ہجری کو نواب والا جاہ امیر الملک سید  
محمد صدیق حسن خان صاحب بادرنے چند کتابیں اپنی تالیفات سے  
میرے پاس بھیج دیں اوس میں سے حضرات التجلی میں یہ عبارت دیکھی  
گئی اور اسکو ہمارے اس رسالہ سے ایک نعلق خاص ہے اسواسطے اس  
رسالہ کے اخیر میں بطور ضمیمہ کے درج کی جاتی ہے فقط

بسم الله الرحمن الرحيم

فمنها ما رويناه عن انس ابن مالك انه قال ان اهل مكة سألوا نبى الله صلعم ان يريهم اية فآراهم انشقاق القمر مرتين رزاه البيهقي لهسندة وعن ابن مسعود قال انشق القمر بمكة حتى صار فرقتين فقال كفار اهل مكة هذا سحر محرم به ابن ابي شيبة انظر والسفارة فان كانوا رأوا ما رأيتهم فقد صدق وان كانوا لم يروا ما رأيتهم فهو سحر محرم به قال فسل السفار وقد موأ من كل وجه فقالوا رأينا اخرجه البيهقي والكلام على هذه المجيزة يطول ذكره وقد حررنا ما ينبغي تحريره في ذلك في تفسيرنا فتم البيان وللشيخ ربيع الدين الدهلوى في هذا رسالة فارسية اتى فيها فى اثبات هذه المجيزة بما يشفى ويكفى لكل احد ولو الادة الشيخ الاجل مسند الوقت احمد ولى الله المحدث الدهلوى طريقة اخرى ائقعة فى بيان هذا الإعجاز تفرد بها هر فى كتابه التفهيمات وحيث اوضحه بكلام بليغ فى غاية المتانة واللطافة والتحقيق والتدقيق لم يشعربه بعض من يدعى الفضل الذى هو من الفضول لا من الفضيلة ونسب " آبه العلى انكار تلك المجيزة وحاشا يا به العلى ان يرمى بامثال هذه المسألة فى الفهم والعقل بل اتى الاقيا به من قبل نفسه الامارة بالسوء كما قيل فى المثل السائر من تنى بدائها وانسلت فكان قوله ردا على مضمير بآبه على وجهه عند من يرجع فى دراك المعلوم والاعتناء بمنطوقه والمفهوم اليه وعلى نفسها براقش تجنى وبيان ذلك ان حضرة الشيخ رزاه اوضح هذا المقام وحرر فى كتابه ناقل لاحاديث ما يشفى الاوامر ويذكر الاسقام وله قدس سره و بالجملة فتحدث هذه الحوادث فيجعلها الله تعالى مجيزة لنبي من الانبياء بوجه من الوجوه مثل ان يخبر بمجد وثقا قبل ان تحدث او تكون موافقة لما أنزل الله عليه من سنة المجازاة ونحو ذلك كما اهلك الله عاد واثمود بمعاصيههم المستوجبة للاهلاك فجعلها الله مجيزة لهود وصالح عليهما السلام ومن هذا القبيل انشقاق القمر فانه حادثة قليل الوقوع جعلها الله اماراة لقرب القيامة كما جعل الخسف والزلازل والملاحم آيات له وجعلها مجيزة

النبي صلى الله عليه واله وسلم من حيث انهم سألوه اية فأخبر ان الله  
 تعالى سير بهم اية فلما أنشق القمر اراهم ذلك وليس يجب ان يكون  
 انشقاقه البتة انشقاتا لعين القمر بل يمكن ان يكون ذلك بمنزلة  
 الدخان وانقضا من الكوكب والكسوف والخسوف مما يظهر في الجواهر  
 الناس فيستعمل باذانها في اللغة العربية الفاظ وضعت لما يقع على النفس  
 هذه الاشياء وانما نزل القرآن على لغة العرب ونظير ذلك ما ذكره <sup>الله</sup> عبد  
 ابن مسعود وناهيك به انهم اصابهم قحط فكانوا كلما نظروا البصر وادخلوا  
 في السماء وفي ذلك نزلت يوم تأتي السماء بدخان مبين وقال ابن الماجشون  
 وهو ما مر من ائمة الهدى ان الله تعالى لا يتحول يوم القيامة من صورة  
 الى صورة ولكن يراه الناس في صور شتى وارى ان سبب هذه الحادثة اجتماع  
 ابراء مائة صيقل ملتزمة كالسطح الواحد وراها جبل او صاحب غليظ فيصير  
<sup>المرء</sup> وينطمع فيها القمر فيرى الناس في الجوق قمرين وربما كان المنظم  
 اونا في السماء وربما استرعين القمر وظهرت فلقتان في البحر ومثل ذلك  
 كله الخسوف والكسوف وانقضا من الكوكب وقد جاء النص بانها كلها آيات  
 هذا ذكرته على الامكان ولا قدرته الله تسم الكل والعلم عند الله ولا يذهب عليك  
 ان الطريق المستقيم في هذه المسئلة وما يشبهها من التشبيهات كاليد و  
 الرجل ومن المعاديات وغيرها ان يمرها الانسان على ظواهرها ولا يشتغل بكيفية  
 وجودها ويعتقد في الجملة ان ما اراد الله ورسوله فهو حق ولا يقول المرء  
 او لم يرد هذا ونحو ذلك ولذلك لا ترى النبي صلى الله عليه واله وسلم ولا صحابه  
 ولا التابعين لهم باحسان يشتغلون بشئ من ذلك وانما جاء الاشتغال بمن  
 المعتزلة حين استرقوا من الفلاسفة ثمر استرق اهل السنة من المعتزلة وقد  
 اوضحنا استراق المعتزلة من الفلاسفة واستراق اهل السنة من المعتزلة  
 بما لا مزيد عليه في بعض كلامنا فارجع انتهى المقصود منه واول هذا الكلام

تأويل لا شك فيه وأخره تفويض لا ريب فيه فثبت من هذا ان المراد من التأويل  
 المذكور كون المعجزة في هذا الامر هو الاخبار بانشقاق القمر اية لقرب الساعة  
 فوقع كما اخبر وهذا اعجاز للنبي صلى الله عليه واله وسلم والمراد من التفويض  
 ان يعرف العالم انشقاق القمر نفسه على ظاهره ولا يكيف ولا ياول بل يقول  
 به كما وردت به الاحاديث الصحيحة في الصحيح وغيره وكما نطقت به آثار  
 الصحابة ومن تبعهم بالا حسان فانهم رووا معجزة شق القمر من دون تأويل  
 ولا تكليف ولم يرد منهم في ذلك شيء وعليه درج جمهور اهل العلم  
 سلفاً وخلفاً ولعمري كيف فيه احد منهم الى الآن والذي يظهر في هذا المقام  
 ان الاخبار شق القمر قبل وقوعه خبر عن الغيب والخبر عن الغيب باعلام الله تعالى  
 لاحد من انبيائه معجزة ايضاً وشق القمر نفسه وظهوره على يد احد الرسل  
 ايضاً معجزة فليس فيما ذهب اليه الشاه ولي الله المحدث الدهلوي وتفرد به  
 عن غيره فساد في العقيدة وانكار لهذه المعجزة وانما قال به بناء على ما ظهر  
 من طرق المعجزة وسبل الحوادث والكواثر للانبياء والرسل جميعاً فالتحامل عليه في  
 هذا الامر تحامل من جاهل غشوم على عالم معلوم علمه فضله ومرتبته على اهل  
 عصره وبلوغه في ذلك الى ما لا سبيل لاحد من نظائره واهل عصره اليه  
 ولو بعشائر ما اتاه الله سبحانه وتعالى وقد كان اماماً من ائمة الهدى  
 جامعاً بين العلوم الظاهرة والفنون الباطنة كاملاً في كليهما مكمل  
 لغير من العباد الصالحاء الطلبة للدين والمعرفة والاحسان واليقين  
 موصلاتهم الى اتباع الشريعة والى سبيل الله رب العالمين

والله اعلم

تمام شد

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مَسْحُوتٌ بِأَمْرِ

أَمْرِهِ اللَّهُ كَرَامَةُ نَافِعٍ وَفَيْدٍ وَرَبِّكَ نَجْمُوهُ حَضْرَتِ الْبَشَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# القول المحمدي لرَدِّ الشَّمْسِ

حَسْبُكُمْ خُزَائِمُ بَيْنَ الْعَدُوِّ وَرَبِّ الْمَلِكِ أَمِيرُ عَلِيٍّ صَاحِبُ دَرَامِ قَبَالِ

طَبْعُ فِي الْمَطْبَعِ الْمَقْبُورِ الْكَائِنِ فِي بَلَدِ الْكَبْرِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سول

حضرت پیغمبر اسلام نے جو اشارہ سے سورج کو روک دیا تھا تو یہ بعید از قیاس ہے کیونکہ اگر سورج روک جاتا تو بالکل ستاروں کی گردش میں خرابی آجاتی اور ستینی گھڑی دیگرہ یا دیگر آگہ جو واسطے دریافت اوقات کے اور سوقت ہونگی خراب ہو جاتیں اور بہت لوگ اس بات کی خبر اپنے اپنے ملک کی تواریخوں میں درج کرتے علاوہ ہکے قدرت خدائی میں بہت فرق آجاتا انتہی بلفظہ

## الجواب

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے سورج کو نہیں پھیرا تھا ہاں آپ کی دعا سے البتہ آفتاب پھرایا تھا اور اسکا یہ پھر آنا عقلاً کچھ محال نہیں کیونکہ علم ہیئت سے ثابت ہے کہ جمیع کو اک مثل زمین کے کشیف ہیں اور خرق والقیام و کون و فساد قبول کرتے ہیں اور سکون فلک الافلاک البتہ مطابق قواعد مقررہ بعض کے محال ہے اور اسکے ماتحت افلاک کا قایم ہو جانا کچھ محال نہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ سورج

آسمان چارم پر ہے پس اگر وہ ٹھہر جاوے تو عقلاً و قاعدۃً اس میں کیا خرابی ہے۔ اور پنڈت صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ اگر سورج رک جاتا تو بالکل ستاروں کی گردش میں خرابی آجاتی تو ہم کہتے ہیں کہ آپ اُن ستاروں کی گردش کو تابع گردش آفتاب قرار دیتے ہیں یا اُن کی گردش کو علیحدہ مستقل تصور فرماتے ہیں بصورتِ اول جس طرح آفتاب کو سکون ہوا اُن کا ساکن ہو جانا بھی محال نہیں اور بشقِ ثانی اسکے سکون سے اُن کی حرکات میں کچھ فساد نہیں آسکتا۔

اور پنڈت صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ جتنی گھڑی وغیرہ آلہ دریافتِ اوقات جواہرِ وقت ہونگے خراب ہو جاتے۔ تو اولاً ہم یہ کہتے ہیں کہ خراب ہونے کا کیا ثبوت ہے و ثانیاً گھڑی وغیرہ آلہ شناختِ اوقات کے ایجاد اور اسکے بہت بعد ہوئی ہے۔ چنانچہ کتبِ تواریخ وغیرہ سے ظاہر ہے اس واسطے ہم مسلمانوں کے علماء اُن نے فتوا دیا ہے کہ تعینِ اوقاتِ صلوات کو بلکاتِ حداریہ و ساعاتِ حبیبیہ سے لازم و ضروری سمجھنا بدعت ہے پس ظاہرِ اثناختِ اوقات کے لئے اُس وقت بجز سایہ آفتاب کے اور کچھ تھا اور رات کو یا بوقتِ ابر و باران وغیرہ نقطہ گمان و انداز پر لوگ شناختِ اوقات و تعینِ ساعات کیا کرتے تھے۔

و ثانیاً کیا گھڑی وغیرہ آلہ شناختِ اوقات کے لئے ہر وقت آفتاب کا ظاہر ہونا شرط ہے یا مجرد مطلقاً اس کا وجود کافی ہے کہ ایک مرتبہ اُس کے چال و حساب پر گھڑی بنالی پھر بار بار چلی جاتی ہے اور کبھی کبھی ملا بھی لی یا یہ ہے کہ ہر گھڑی گھڑی کا حال گھڑی کو آفتاب سے ملا کرین اگر ایسا ہی ہے تو پنڈت صاحب کی گھڑی کا حال رات کو یا بوقتِ سکون آفتاب یا ابر محیط کے کیا ہوا کرتا ہے۔

اور معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب ہم مسلمانوں کی کتب سے کچھ واقفیت نہیں کتے ہیں کیونکہ ہمارے یہاں وقوفِ شمس یعنی آفتاب کا ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ آفتاب کا

پھر اُٹھتا ہے۔

اور اس کا خلاصہ قصہ اس طرح ہے کہ ایک روز ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم عصر پڑھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زانو مبارک پر سر رکھے ہوئے تھے کہ آپ کو  
 وحی آگئی اسلئے آپ نے اپنے سر مبارک کو اونکے زانو سے نہ اٹھایا اور انہوں نے  
 بھی پیاس ادب نہ سر کایا یہاں تک کہ اسی حالت میں آفتاب ڈوب گیا بعد اس کے  
 جب وحی منقطع ہو گئی تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ تم نے نماز  
 عصر ادا کی اور انہوں نے عرض کیا کہ نہیں تب آپ نے درگاہ باری تعالیٰ میں عرض  
 کیا کہ اے بارخدا یا تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے کام میں تھا  
 پس آفتاب کو تو پھیر لاپس مطابق آپ کی دعا کے آفتاب پھر آیا اور حضرت علی کرم اللہ  
 وجہہ نے نماز عصر ادا کی پس اس میں آفتاب کا ٹھہرا ہی نہیں ہے کہ پنڈت صاحب  
 کے اعتراضات عاید مجال سلیم ہوں شاید پنڈت صاحب نے کہیں اس زمانہ  
 کے تورات کے کسی ورق کو دیکھ لیا کہ اس میں لکھا ہے کہ حضرت یوشع کی دعا آفتاب  
 وسط السماء میں چار پہر کے قریب تک کھڑا رہا اور حضرت اشعیاہ کے لئے دس درجہ  
 تک رد شمس ہو گیا اور کہیں بازار میں لوگوں سے یہ سن سنا کہ مسلمان بھی  
 تورات و انجیل کے قابل ہیں یہ اعتراض کر دیا حالانکہ ہمارے یہاں حقیقت  
 رد شمس ہے اور اس میں وقوف یعنی ٹھہرنا لازم ہی نہیں آتا کہ پنڈت صاحب  
 کی گھڑی بگڑے غائبہ مافی الباب پنڈت صاحب یہ شکایت کر سکتے ہیں کہ  
 گھڑی بگڑتی نہیں تو اولٹ تو جاتی ہے تو میں کہوں گا کہ بعض ستاروں کی حرکت منقلب  
 ہوا کرتی ہے اور وہ اپنی جہات مخالف میں بھی حرکت کیا کرتے ہیں اور شمس کے لئے  
 مطالع مختلف ہیں اور باخود ماگرمیوں اور جاڑوں کے مطالع میں بہت فرق  
 پڑ جائیگا کہ ہے اور ان میں آپ اپنی گھڑی درست کر لیا کرتے ہیں تو مہربانی کر کے  
 اس میں بھی درست کر لیا کیجئے۔

اب یہاں پر ایک بات یہ رہ گئی کہ حضرت یوشع کی دعا سے جو آفتاب چار پہر تک  
 وسط السماء میں ٹھہر گیا تھا اور حضرت اشعیاہ کے لئے دس درجہ تک لوٹ آیا  
 تھا تو گو اسکا جواب ہم مسلمانوں کی گردن پر باعتبار ان نسخوں تورات کے



نہیں ہے لیکن چونکہ ہم بھی بمقابلہ پنڈت صاحب کے اہل کتاب میں محدود ہیں اور یوشع اور اشعیا علیہما السلام ہمارے ہی پیغمبر ہیں تو اس لگاؤ کی وجہ سے اس کے جواب میں بھی اگر ہم یہ عرض کریں کہ او نہیں دلائل مصرحہ قابلِ احوال و فساد سے اس کا جواب بھی ہو سکتا ہے تو کچھ بعید و بے موقع نہ ہوگا اور یقین ہے کہ اگر پنڈت صاحب وغیرہ اونکو بغور ملاحظہ کریں گے تو اس کا جواب شافی بھی وہیں سے نکل آوے گا اور اگر اسپر قناعت نہ کریں تو جو اپنے ہنومان جی کے آفتاب کو نیل میں رکھ لیتے اور ہر روز بمقابل کاشی کے ٹہر جاتے اور راہوں کے پکڑنے سے گمن لگنے وغیرہ کا جواب دیوین وہ ہی اس کا بھی قصور نہیں باقی جو یہ فرماتے ہیں کہ بہت لوگ اس بات کی خبر اپنی اپنی ملکی تواریخ میں درج کرتے تو میں کہتا ہوں کہ یہ کچھ ضرور نہیں کہ ہر حال و حادثہ تواریخ میں درج کیا جاوے ہزاروں واقعہ واقعی اور حادثہ تحقیقی ہیں کہ اونکا ذکر تواریخ قدیمہ میں نہیں اور لاکھوں قضایا مسئلہ آپکے ہیں کہ کسی کتاب میں اونکا نشان و پتہ بھی نہیں ملتا ویدوں کا کتب الہی ہونا اور رام و سیتا کے وقایع اور کرشن کی لیلیٰ کی کیفیت اور کرشن اور گوبیوں کے شب وصال کا چہرہ بیٹھنے تک بڑھ جانا وغیرہ حکایات کتب غیر ہنود و مخصوص عرب وغیرہ میں نہیں اور پنڈت صاحب جو یہ کہتے ہیں کہ علاوہ اسکے قدرتِ خدای میں بہت فرق آجاتا تو معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد لیتے ہیں آیا یہ عرض رکھتے ہیں کہ کبھی قدرتِ خدا ایک شے کی حرکت سے متعلق ہوتی اور کبھی اس کے سکون سے علاقہ رکھتی یا یہ مطلب ہے کہ اس تبدل و تغیر میں معاذ اللہ قدرتِ خدا میں کچھ نقص لازم آتا ہے یا اس سے اول ہے تو اس میں کچھ خرابی نہیں اور اگر ثانی ہے تو اس تغیر و تبدل سے معاذ اللہ قدرتِ قادرِ بیچون میں کچھ نقص لازم نہیں آ سکتا اگر ایسا ہی ہے تو ہر شے کی حرکت و سکون میں خدا کی قدرت میں نقصان و تناقض لازم آیا کرے وہو باطل کمال بیخنی۔

قال المحقق الموند بتأييد الله القوي مولانا الشاه ولي الله

کما محقق موبد ساتھ تائید اللہ قوی کئے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

المحدث الدهلوى في اذاله الخلفاء من خلافة الخلفاء في مداير على

نے ازالۃ الخفا عن خلافتہ الخلفاء میں بھی بیان مداح حضرت علی

المرتضى رضى الله عنه بعين الرضا قرى على شيخنا ابى طاهر

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بعین الرضا کے پڑھا گیا اور شیخ ہمارے ابی طاہر

محمد بن ابراهيم الكروي المدني وانا اسمع في بيته بظاهر المدينة

محمد بن ابراہیم کروی مدنی کے اور میں سنتا تھا اونکے گھر میں غلام رہتا تھا

المشرفة سنة قال اخبرني ابي الشيخ ابراهيم بن الحسن الكوفي

مشرفہ میں سیکھتا میں کہا اور انہوں نے بخیر دی جھکو میرے باپ شیخ ابراہیم بن حسن کو دی

ثم المدا فی اخبارنا شیخنا الامام صفی الدین احمد بن محمد المدا فی  
 ثم المدا فی انہوں نے کہا کہ خبر دیا مجھ کو ہمارے شیخ امام صفی الدین احمد بن محمد نے  
 عن الشمس الرملی عن الشیخ زین الدین زکریا عن ابن اعر الدین  
 شمس رملی سے انہوں نے شیخ زین الدین زکریا سے انہوں نے ابن اعر الدین  
 عبد الرحیم بن محمد الفرات عن ابی التنا محمد بن خلیفۃ  
 عبد الرحیم بن محمد فرات سے انہوں نے ابی التنا محمد بن خلیفۃ البغی سے  
 المنجی عن الحافظ شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی عن  
 انہوں نے حافظ شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی سے انہوں نے  
 ابی الحسن علی بن الحسن ابن المقیر البغدادی عن الحافظ  
 ابی الحسن علی بن الحسن ابن المقیر البغدادی سے انہوں نے حافظ  
 ابی الفضل محمد بن ناصر السلاعی الحنبلی بسامع عن الخطیب  
 ابی الفضل محمد بن ناصر السلاعی الحنبلی سے ساتھ سامع اپنے کے خطیب  
 الطاکر محمد بن احمد مجید بن ابی الصقر الانباری سکنہ  
 بن الطاکر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سے سکنہ میں  
 بقراۃ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل  
 ساتھ قرۃ اپنے اوپر ابی برکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن لطیف  
 بن لطیف بن عبد اللہ القراء مجہد بسامع علی ابی  
 بن عبد اللہ القراء کے مصر میں سکنہ ساتھ سامع اپنے اوپر ابی  
 محمد الحسن بن رشیق العسکری حدیثنا ابو بشر محمد بن احمد  
 محمد حسن بن رشیق عسکری کے انہوں نے کہا کہ حدیث کیا مجھ کو ابو بشر محمد بن احمد  
 بن حماد الانصاری الدولابی قال حدیثنا اسحق بن  
 بن حماد انصاری دولابی نے انہوں نے کہا کہ حدیث کیا مجھ کو اسحق بن

یونس حدیثنا سوید بن سعید عن المطلب بن نریاد عن  
یونس نے اونہوں نے کہا کہ حدیث کیا ہو سوید بن سعید نے مطلب بن زیاد سے اونہوں  
ابراہیم بن حیان عن عبد اللہ بن الحسن عن فاطمة بنت  
نے ابراہیم بن حیان سے اونہوں نے عبد اللہ بن حسن اونہوں نے فاطمہ بنت  
الحسین عن اسماء بنت عیسیٰ قالت کان رسول اللہ  
حسین سے اونہوں نے اسماء بنت عیسیٰ سے اونہوں نے کہا کہ تمہارا سر مبارک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حجر علی وکان یوحی الیہ فلما سر  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گو دین علی کے اور وحی کی جاتی تھی طرف آپ  
عنه قال لی یا علی صلیت الفرض قال لا قال الھما لک تعلم  
کے پر جبکہ وحی قطع ہو گئی تو نے فرمایا اپنے اعلیٰ تھے عصر کی ناز پر وہ لی اونہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا آپ  
انہ کان فی حاجتک وحاجة رسولک فرد علیہ الشمس  
اے بار خدا یا تو جانتا ہے کہ علی میرے اور میرے رسول کے حاجت میں مشغول تھے میں میرا  
فردھا علیہ فصلی وغابت الشمس قری شیخنا ابی طاہر  
اوپر اوس کے آفتاب کو پر بھیڑایا اوسکو اوپر پر ناز پر وہ لی جب غائب ہو گیا پڑا شیخ بار بار  
وانا اسمع عن ابیہ الشیخ ابراہیم عن احمد بن محمد بن محمد بن اللہ  
لی اور میں سنا تھا اب سے اپنے شیخ ابراہیم سے وہ احمد بن محمد بن محمد بن اللہ  
الشہید بالفشاشی عن الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی  
شہور فاشی سے وہ شمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی سے  
اجازة عن الشیخ زین الدین خکریاء عن ابی الفرات  
بطور اجازت کے شیخ زین الدین زکریا سے وہ ابی الفرات سے  
عن عمر بن الحسن الراعی عن الفخر ابن البخاری عن ابی  
وہ عمر بن حسن الراعی سے وہ فخر ابن البخاری سے وہ ابی

جعفر الصادق عن فاطمة بنت عبد الله الاصبهاني عن الحافظ  
 جعفر صد لانی سے وہ فاطمة بنت عبد الله الاصبهانی سے وہ حافظ  
 ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی فی الکبیر حدثنا جعفر بن  
 احمد القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی سے کبیر بن حدیث کیا کہو جعفر بن  
 اسماء بن سنان الواسطی حدثنا علی بن المنذر حدثنا محمد  
 بن احمد بن سنان الواسطی نے انہوں نے کہا حدیث کیا کہو علی بن المنذر نے انہوں نے  
 فضیل حدثنا فضیل بن مدر وق عن ابراہیم بن الحسین عن  
 کہا حدیث کیا محمد بن فضیل نے انہوں نے کہا حدیث کیا کہو فضیل بن مرزوق نے ابراہیم بن  
 فاطمة بنت الحسین بن علی عن اسماء بنت عمیس قالت کان  
 حسین و انہوں نے فاطمة بنت حسین بن علی سے انہوں نے اسماء بنت عمیس سے اس نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ انزل علیہ الوحی  
 کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ نازل ہوئی تھی اور ان کے پاس  
 یکاد یفتی علیہ فانزل علیہ یوما و راسہ فی حجر علی حتی غابت  
 قریب تھا کہ بیوشی ڈال دیا جاتی اور پیریں نازل ہوئی اور ان کے ایک دن اور رات کا گود  
 الشمس فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راسہ فقال  
 میں علی کے تباہی تک کہ ڈوب گیا آفتاب پس اوٹھ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 له صلیت العصر یا علی قال لا یا رسول اللہ فدا اللہ تعالیٰ فرد  
 سر نہا پس فرمایا واسطی ان کے نماز پڑھی تھیں عصر کی اسے علی کہانیں یا رسول اللہ پس دعا  
 علیہ الشمس حتی صلی العصر قالت فرأت الشمس بعد ما غابت  
 کی اللہ تعالیٰ سے پس پھر لایا اوپر ان کے آفتاب کو یہاں تک کہ نماز پڑھ لی عصر کی کہا احاطہ  
 حسین سرحت صلی العصر قال الحافظ جلال الدین السیوطی  
 پس یہ کیا غیب آفتاب کو بعد کے کہ ڈوب گیا تا جبکہ پھیر لایا گیا نماز پڑھی عصر کی کہا حافظ جلال الدین

یہ نام  
ہے کتاب  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

فی جزء کشف اللبس فی حدیث مرد الشمس ان حدیث مرد  
جزء کشف اللبس نے حدیث مرد الشمس میں : کہ تحقیق حدیث مرد  
الشمس معجزة لبیننا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیحہ الامام  
کے معجزہ ہے واسطے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح کہا ہے  
ابو جعفر الطحاوی وغیرہ وافرط الحافظ ابو الفرج بن الجوزی  
اوسکو امام ابو جعفر طحاوی وغیرہ نے اور زیادتی کی ہے حافظ ابو الفرج ابن الجوزی  
فنا ورحلہ فی کتاب الموضوعات وقال تلیدہ المحدث ابو عبد اللہ  
نے پس لایا ہے اوسکو کتاب موضوعات میں اور کہا اوسکے شاگرد محدث ابو عبد اللہ  
محمد بن یوسف الدمشقی الصالحی فی جزء منزل اللبس  
محمد بن یوسف دمشقی صالحی نے جزء منزل اللبس عن حدیث مرد الشمس میں  
مرد الشمس اعلم ان ہذا الحدیث رواہ الطحاوی فی کتابہ  
جان تو تحقیق یہ حدیث روایت کیا اوسکو طحاوی نے اپنی کتاب  
شرح مشکل الاثر عن اسماء بنت عمیس من طریقین وقال  
شرح مشکل الاثر عن اسماء بنت عمیس سے دو طریقوں سے اور کہا یہ دونو  
ہذا ان الحدیثان ثابتان ورواۃ ثقات ونقلہ قاضی عیاض  
حدیثین ثابت ہیں اور راوی انکے معتبر ہیں اور نقل کیا اوسکو قاضی عیاض  
فی الشفاء والحافظ ابن سید الناس فی بشری اللیب والحافظ  
نے شفاء میں اور حافظ ابن سید الناس نے بشری اللیب میں اور حافظ  
علاء الدین المغطائی فی کتابہ الزہر الباسم و صحیحہ ابو الفتح  
بلقاء الدین مغطائی نے کتاب اپنی زہر الباسم میں اور صحیح کہا اوسکو ابو الفتح  
الازدی وحسنہ ابو زہرہ بن العراقی وشيخنا الحافظ  
ازدی نے اور حسن کہا ہے اوسکو ابو زہرہ بن عراقی نے اور ہمارے شیخ حافظ

جلال الدین سیوطی فی الدرر المنتشرة فی الاحادیث المشتهرة

جلال الدین سیوطی نے درر المنتشرة فی الاحادیث المشتهرة میں  
 ویر قال الحافظ احمد بن صالح وناهیك به لا یبغی لمن سبیلہ  
 اور کہا حافظ احمد بن صالح نے اور کافی ہے تجھ کو نہیں لائق ہے اون  
 العلم الخلف عن حدیث انما لانه من اجل علامات النبوة  
 گوگو گوگو کہ سبیل او کی علم ہے خلف کرنا حدیث اسار سے کیونکہ وہ بہت بڑی علامات  
 وقد انکر الحافظ علی ابن الجوزی ایرادہ الحدیث فی کتاب  
 نبوت سے ہے اور تحقیق انکار کیا ہے حافظوں نے اوپر ابن جوزی کے لانے میں اس  
 الموضوعات قلت و اخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار من  
 حدیث کو کتاب موضوعات میں کتا ہوں میں اور نکالا اسکوطحاوی نے شکل الآثار  
 طریقین احدهما طریق فضیل بن مزروق عن ابراہیم بن الحسین  
 میں دو طریقوں سے ایک اولہ دونوں کا طریق فضیل بن مزروق کا ہے ابراہیم بن  
 عن فاطمة بنت الحسین نحو الذی کتبنا لا بمضاہ والتالی حدیثنا  
 حسین سے وہ فاطمہ بنت حسین سے نقل او سکی کہ لکھا مجھے اسکوا تہ معنی اسکے کہ اور بعد  
 علی بن عبد الرحمن بن محمد بن المغيرة حدثنا احمد بن صالح  
 یہ ہے کہ حدیث بیان کی مجھے عبد الرحمن بن محمد بن مغیرہ سے کہ انہوں نے کہا کہ حدیث  
 حدثنا ابن ابی فدیك حدثنا محمد بن موسى عن عون بن  
 بیان کی مجھے احمد بن صالح نے اور انہوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی فدیك اور انہوں نے  
 محمد عن امه ام جعفر عن اسماء بنت عيسى ان النبي صلى الله  
 کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن موسیٰ عن عون بن محمد سے اور انہوں نے اپنی ماں ام جعفر سے اور انہوں نے اسما بنت  
 عليه واله وسلم صلى الله عليه وآله وسلم فاما في حادثة  
 عيسى كتحقيق نبى صلى الله عليه وآله وسلم فاما في حادثة  
 عيسى كتحقيق نبى صلى الله عليه وآله وسلم فاما في حادثة

فرجع وقد صلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم العصر فوضع النبي  
 صلى الله عليه وآله وسلم رأسه في حجر علي بن أبي طالب حتى غابت  
 الشمس فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم اللهم ان عبدك  
 يعاتك كمورب گیا آفتاب پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بار خدا یا اگر بندہ  
 علیا احتبس بنفسه علی نبتك فرد علیہ شرفها قالت اسماء فطلعت  
 حیرانی لگ رہا اپنے نفس سے تیرے نبی کے کام میں تو بہیر لا اوسپر آفتاب کی روشنی  
 الشمس حتی وقعت علی الجبال وعلی الارض ثم قام علی فتوضأ  
 کو کہا اسماء نے پس نکل آیا آفتاب یہاں تک کہ واقع ہوئی روشنی اوپر پہاڑوں کے  
 وصلى العصر ثم غابت وذالك في الصبحاء وقالت الطحطاوي  
 اور اوپر زمین کے پہرے پہرے ہو کے حضرت علیؑ پر وضو کیا اور پڑھی عصر کی نماز اس کے بعد  
 محمد بن موسى المدني المعروف بالقطري وهو محمود في  
 آفتاب ڈوبا اور یہ واقعہ مقام صبا میں ہوا کہ طحاوی نے محمد بن موسی مدنی معروف نہایت  
 سر وایت و عون بن محمد هو عون بن محمد بن علی بن ابی طالب  
 نظری کہ ہے اور وہ محمود ہے روایت میں اور عون بن محمد وہ عون بن محمد بن  
 وامه هي ام جعفر ابنة محمد بن جعفر بن ابی طالب ثم  
 علی ابن ابی طالب ام ولد بنو ہاشم بنی ام جعفر بنی محمد بن جعفر بن ابی طالب کے ہیں ہر  
 عامر بن الحدیث بکروى من طرق عن ابی ہريرة رفعه  
 معارضہ کیا اس حدیث کو کہ مروی ہے چند طریقوں سے حضرت ابی ہریرہؓ کہ فرموا  
 لم يجلس الشمس على احد الا ليوثع واجاب بانہ يمكن ان  
 کیا اس کو کہ نہیں روکا گیا آفتاب اور کسی کے سر پر نہ لگتا تھا اور جواب دیا بانہ تو کہہ سکتے ہیں



یكون المنصوص بیوشع ردها بعد الغیوبة ثم رده الجواب  
 یتدک ہو خصوص ساتھ بیوشع ردا و سکا بعد غایب ہو جانے کے پر رد کیا جواب کو  
 یحدیث لفظہ فحبسها الله علیه ای علی بیوشع انتھی حاصل  
 ساتھ اس حدیث کے لفظ اور کی یہ ہیں پس روک رکھا اور کو اللہ نے اوپر اس کے  
 کلام الطحاوی انتھی اور الصنوع فی الاحادیث الموضع لفظہ مانی کی شہ میں ملتا  
 یعنی اور بیوشع کے تمام ہو حاصل کلام طحاوی کا

حدیث رده شمس لعلی و رده من حدیث اسماء اخرجه احمد بن صالح  
 حدیث رده شمس کی واسطے حضرت علیؓ کے ہے اور وارد ہوئی حدیث اسماء سے کلا اور کو  
 المصری و ابو امیة الطرسوسی و الطحاوی و الطبرانی و ابن  
 احمد بن صالح مصری و ابو امیة طرسوسی و طحاوی و طبرانی و ابن مندہ  
 مندہ و ابن شاہین و صححہ احمد بن صالح و الطحاوی و تبعہا  
 اور ابن شاہین نے اور صحیح کہا اور کو احمد بن صالح و طحاوی نے  
 الحافظ الازدی و عیاض و ابن سید الناس و مغلطای و حسنہ  
 اور پرووی کی اون دونوں کی حافظین میں سے ازدی اور عیاض اور ابن  
 الحافظ البوزرعی و ابن المراقی و مروی عن ابی ہریرۃ اخرجه  
 سید الناس و مغلطای نے اور حسن کہا اور کو حافظ البوزرعی و ابن عرقی نے اور حسن  
 ابن مردویہ و کذا من حدیث علی و ابنہ الحسین و جابر و  
 کی گئی ہے ابو ہریرہ سے کلا اور کو ابن مردویہ نے اور ایسے ہی حدیث حضرت علیؓ سے اور  
 ابی سعید و ممن اثبتہ الحافظ المحب الطبری و السمهودی  
 اور ابن یحییٰ و ابن جابر و ابی سعید و اور ابن لوگوں میں سے کثرت رکھا اور کو حافظ بن عیاض  
 و ابن جھر و السیوطی و لہ جزء فی اثباتہ سما لا کشف اللبس  
 اور سمودی و ابن جھر و سیوطی نے اور واسطے سیوطی کے اور سیکنے باتیں کیے ہیں جگانام انہوں نے

فی حدیث مرد الشمس والقسطانی وابن دبیع وابن عراق  
 فی حدیث مرد الشمس رکابہ اور قسطانی اور ابن دبیع اور ابن عراقی  
 وابن حجر المکی والقاسری والخفاجی والتلمسانی والدبجی والنخلی  
 اور ابن حجر مکی اور قاسری اور خفاجی اور تلمسانی اور دبجی اور نخلی  
 والشبراہمی والقشاشی والکرمی وروی وعلی الدوبانی و  
 اور شبراہمی اور قشاشی اور کرمی وروی وعلی الدوبانی نے  
 ابن الجوزی وابن قیمیہ قولہم موضع وابن کثیر قولہ منکر  
 اوپر دولاہی اور ابن الجوزی اور ابن قیمیہ کے قول میں اونکی کہ یہ موضع ہے اور اوپر ابن  
 واجابوا عن الامور التي اعلاها بها باجوبة شافية قوله  
 کثیر قول میں اوکے کہ منکر ہے اور جواب دیا اون لوگوں نے اون امر ونسے کہ علت پڑایا ہے اور  
 علی طریق الاستیفاء ذکر المصنف فیہ انه اختلف المحدثون  
 لوگوں نے ساتھ اوکے ساتھ جواب اون شافیہ کے قول اوکا اور طریق استیفاء کے ذکر کیا مصنف  
 فی تصحیح وتضعیفه ووضعہ والاكثر من علی تضعیفه فهو  
 بے بیج اوکے کہ تحقیق منکر کیا ہے محدثوں نے بیج تصحیح اور تضعیف اور وضع اوکا اور اکثر اوپر  
 فی الجملة ثابت باصله وقد تقوى تبعا ضدا لاسانيد الى  
 ضیف اوکے میں پس وہ فی الجملة ثابت ہے ساتھ اصل اپنے کے اور تحقیق قوی ہو جاتی ہے ساتھ  
 ان یصل الی مرتبة حسنة فیصح الاحتجاج به انتهى ثم رد  
 مرد سند ونکے یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے مرتبہ حسن تک پس صحیح ہے عجت پکڑنا ساتھ اوکے انتہی پہنچ گیا  
 علی ابن الجوزی ومن تبعه قوله بوضعه ونقل عن  
 اوپر ابن الجوزی اور تبعین اوکے کے اوکے اس قول میں کہ وہ موضوع ہے اور نقل کیا  
 القسطانی ان حدیث اسماء الخرج الطبرانی وحسنه  
 قسطانی سے کہ تحقیق حدیث اسماء کے نکالا اوکو طبرانی نے اور حسن کہا اوکو

العراقی فی شرح التقریب ثم اطلال فی ذالک انتہی۔

عراقی نے شرح تقریب میں پر طول کیا ہے اس میں انتہے۔

اور قرۃ العیون میں ہے کہ حدیث ردّ خمس کو اگرچہ ابن جوزی نے موضوعات میں گنا ہے مگر محققین محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن جوزی کا اعتراض اس پر غلط ہے انتہی۔

آب بعض مولوی صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب غروب ہو گیا تو بموجب اعادۃ المعدوم محال کے نماز تو لامحالہ فوت ہوگی بہر اسکی پہرانی سے کیا فائدہ نکلا تو میں عرض کرتا ہوں کہ حضرت من اگر آپ اعادۃ المعدوم محال کا کلمہ نہ پڑھے اور اسلام فلاسفہ پر ایمان نہ لائے اور بخیال قدرت باری تعالیٰ کے بعینہ اعادہ اوقات کی تصدیق کیجئے تو کیا خرابی ہے۔

اور اگر یہ آپ کے گلے کے نیچے نہ اتر سکے تو بٹہ پر ایمان لائے اور اس میں اگر کچھ تردد ہو تو اعادہ اوقات شرعیہ میں کو کوئی محذور نہیں اور اس میں بھی اگر کچھ کہنکا ہو تو اسکو منجملہ خصوصیات خاصہ سمجھئے اور زیادہ شک و شبہ پر لا حول پڑے چند چند از حکمت یونانیان حکمت ایسانیان را ہم بخوان قال الشامی فی رد المختار علی الدر المختار فلو غربت ثم عادت کما شامی نے رد المختار حاشیہ در المختار میں پس اگر ڈوب جاوے هل يعود الوقت الظاهر نعم بحث لصاحب الفہر حیت قال آفتاب اور پر لوٹ آوے تو آیا عود کرتا ہے وقت تو ظاہر یہ ہے کہ ہاں امین صاحب نے ذکر الشافعیۃ ان الوقت يعود لانه علیہ الصلوۃ والسلام بحث کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ ذکر کیا شافعی نے کہ وقت عود کرتا ہے کیونکہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نام فی حجر علی رضی اللہ عنہ حتی غربت الشمس فلما استیقظ سوگئے گو دین علی رضی اللہ عنہ کے بیان تک کہ ڈوب گیا آفتاب پس جب جاگے

ذکر لہ انہ فاتتہ العصر فقال اللهم انک ان فی بطاعتک وطاعۃ سرہو  
 تو ذکر کیا گیا واسطے آپ کے کہ ازکلی عصر کی نماز فوت ہو گئی پس فرمایا اپنے اے بار خدا یا بیشک  
 فار دہا علیہ فردت حتی صلی العصر وکان ذالک بخیر  
 وہ تیرے اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں تمنا پس سوچ کو تو اوس پر پہلا پس پھر دیا گیا  
 والحدیث صحیحہ الطحاوی وعباض و اخر جہ جماعۃ  
 یہاں تک کہ نازیرہ لی حضرت علی نے عصر کی اور یہ واقعہ تمام خبر میں ہوا اور اس حدیث کو طحاوی  
 منہم الطبرانی بسند حسن و اخطاء من جعلہ موضوعاً  
 اور عباض نے صحیح کہا ہے اور ایک جماعت نے اسکی تخریج کی ہے او میں سے طبرانی نے ساتھ سند حسن  
 کا بن الجوزی و قواعدنا لا تا یا لا الا قال ح کانہ نظیر  
 اور خطا کی جسے اسکو موضوع ٹھرایا انداز بن جوزی کے اور قواعد ہمارے نہیں مخالف ہیں اسکے کما  
 المیت اذا احیاء اللہ تعالیٰ فانہ یا خذ ما بقی من ما لہ فی  
 ابگو یا کہ یہ واقعہ نظیر مردی کی ہے جب زندہ کر دیوے اسکو اللہ تعالیٰ پس تحقیق وہ جو  
 اندی و سرتۃ فیعطی لہ حکم الاحیاء والنظر هل هذا شال  
 باقی رہا ہی ال سے اسکو قبضہ میں وارثوں کے پس دیا جاوے گا اسکو حکم زندہ کا اور دیکھا یا پیشال  
 لطلوع الشمس من مغربہا الذی ہو من العلامات الکبریٰ  
 ہے واسطے کچھ آفتاب کے چمچ سے وہ کہ جو بڑی نشانیوں میں سے قیامت کے ہے  
 للساعة اھ قال ط والظاہر انہ لا یعطی هذا التحکولانہ  
 کہ اسطحاوی نے اور ظاہر یہ ہے کہ پہلے دیا جاوے گا یہ حکم  
 انما یثبت اذا اعبدت فی ان غروبہا کما ہو واقعۃ الحدیث  
 اسکو کیونکہ سو اسکے نہیں ہے کہ یہ اسوقت ثابت ہوتا ہی کہ جب اسکو غروب ہی کے وقت میں  
 اما طلوعہا من مغربہا فینوبعد مضی اللیل بتماہ اھ  
 اور تا دیا جاوے گا کہ واقعہ اس جیسا کہ ہم نے کھانا اسکا چمچ سے پس وہ بعد گزر جائے تمام رات کے ہے

قلت علی ان الشیخ اسمعیل رد ما بحثه فی الفہر تبعاً للشافعیۃ  
 کتابوں میں علاوہ اسکے کہ شیخ اسمعیل نے رد کر دیا ہے اور کو کہ بحث کی ہے نہ میں  
 بان صلوۃ العصر بغیبوبۃ الشفق تھی قضاء ورجوع نماز  
 ثانیوں کی پیروی کر کے اسی طرح سے کہ عصر کی نماز شفق کے غائب ہونے سے  
 بعد اداء و ما فی الحدیث خصوصاً لعلی رضی اللہ عنہ  
 قضا ہوگی اور رجوع آفتاب کا نہیں اعادہ کرتا ہے اور کو بطور ادا کے اور جو اس  
 کہا یعطیہ قولہ علیہ السلام انہ کان فی طاعتک وطاعة  
 حدیث میں ہے تو یہ خصوصیت ہے علیؑ کی جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوپر اس کے قول علیہ السلام کا  
 رسولک اھ قلت ویلزم علی الاول بطلان صوم من افطر  
 کہ بس برفہر یا وہ تیری اور تیرے رسول کی طاعت میں تھا کہتا ہوں میں اور لازم آتا ہے  
 قبل ردھا وبطلان صلوۃ المغرب لو سلمنا نحو الوقت یعوض  
 اوپر اول کے بطلان روزہ اس شخص کا کہ انطا کر دے قبل رد اس کے اور بطلان اس کے  
 لكل واللہ تعالیٰ اعلم انتھی و فی السیرۃ الحمیدیۃ والطریقۃ  
 نماز مغرب کا اور اگر تسلیم کریں ہم عود وقت کو تو عود کریگا واسطے سب کے واللہ تعالیٰ اعلم انتھی اور  
 الاحمدیۃ لمولا ناکرامت علی الدہلوی وطناً و امجداً سرابادی  
 سیرۃ محمدیہ وطریقہ احمدیہ مولف مولانا کریمت علی الدہلوی وطناً اور حیدر آباد کی نزیحہ مدینا  
 نزیداً ومدفنات قلت دل ثبوت الحدیث علی ان الصلوۃ  
 کتابوں میں دلالت کرتا ہے نبوت حدیث کا اور یہ اس بات کے کہ نماز  
 وقعت اداء و بذالک صرح القرطبی فی التذکرۃ قال فالمر  
 واقع ہوئی ادا اور ساتھ اسکے تصریح کی قرطبی نے تذکرہ میں کہا پس اگر نہوتا  
 لیکن رجوع الشمس نافعا و انہ لا یجحد الوقت لما ردھا  
 رجوع شمس کا نافع اور وہ وقت کو نیا کرتا تو خدا اور تعالیٰ اس کو اور پیر

علیه ذکره فی باب ما بذلکم الموت و الآخرة من اوائل

نه بهتر تا ذکر کیا اسکو باب ما بذلکم الموت و الآخرة من اوائل تذکره سے اور وجہ معقول  
التذکره و وجهه ان الشمس لما عادت کافها لم تغب انتہی  
او کی یہ ہے کہ آفتاب جب لوٹ آیا تو گو یا غروب ہی نہ ہوا انتہی -

جاننا چاہئے کہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مارج النبوة میں اس  
بارہ میں ایک تقریر لطیف و جامع مع مالہ و علیہ لکھی ہے اسلئے مثبتاً للامام و

تمشیطاً للذمان والا فہام بعینہ اسکا نقل کرنا مناسب مقام معلوم ہوتا ہی  
فہو هذا از وقایع این عجز وہ آنت کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم بعد از رجوع از خیبر بمنزل صہبار رسید و باصفیہ زفاف کرد و در سہین منزل  
ناز گزارد و بعد از گزاردن ناز سر مبارک در کنار علی رضی اللہ عنہ کہ نہادہ

بود و در روایتی آمدہ کہ بخواب رفت تا آثار روحی بر آن حضرت ظاہر شدن  
گرفت و علی ناز دیگر نگذا رہ بود و زمان وحی چنان دراز شد کہ آفتاب غروب

کردہ چون مخملی گشت حضرت از علی پرسید کہ ناز عصر گزاردہ گفت لایک رسول  
اللہ نگزاردہ ام حضرت مناجات کرد و گفت خداوند اگر علی در طاعت تو و طاعت

رسول تو بود آفتاب برابر سے وے باز گردان کہ ناز عصر بگزارد پس حق تعالیٰ  
سألت حبیب خود را اجابت کرد و آفتاب بعد از ان کہ بمغرب فرورفتہ بود طلوع

شد چنانکہ شعاع آن بر کوہ و ہامون بتافت و ضلایق برائے العین مشاہدہ کردند  
و علی وضو کرد و ناز گزارد و بد آنکہ جس شمس و روائ آن از حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم درسہ مواضع روایت کردہ اندیکے بعد از شب اسری کہ چون آنحضرت  
خبر داد کہ در ان شب بعد از آنطرف قافلہ قریش را در راہ دید و علامتی نیز ذکر

کرد کہ شتری از ان گرختہ بود و بعضیہ از اہل قافلہ در پی آن میدیدند پس  
گفتند کہ بگوئی میرسد آن قافلہ فرمود روز چہار شنبہ و چون روز چہار شنبہ شد

۲۰۰  
۱۲  
۱۱  
یعنی دوحی  
مقطع کلام

مگر آن شدند قریش که تافله کے میرسد و روز گزشت دنیا متافله پس دعا کرد  
 آنحضرت و زیادہ کردہ بند روز در ساعتی بحس شمس پس رسید تافله روایت  
 کرده است این حدیث مایونس بن بکر در منازعی از ابن اسحق و همچنین روایت  
 کرده شده است جس شمس آنحضرت بار روز خندق و قتیکہ مشغول گردانیدہ  
 شد از صلوٰۃ عصر چنانکہ در بعضی روایات آمدہ است و شہور آنست کہ قضاکرد  
 بعد از غروب دیگر این حدیث است کہ فوت شد از علی مرتضیٰ نماز عصر پس دعا  
 کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رد کردہ شد آفتاب پس گزارد و سہ  
 نماز توکلیم کردہ اند علماء حدیث در این احادیث و گفتہ اند کہ انہما مخالف اند  
 ہمہ حدیث صحیح را کہ در باب یوشع بن نون علیہ السلام آمدہ کہ از انجا اختصاص  
 بحس شمس یوشع معلوم میگردد و آن حدیث اینست کہ در مشکوٰۃ از بخاری و  
 سلم از ابی ہریرہ آورده کہ گفت گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد  
 بغزایہ غمیری از یغمران و گفتہ اند کہ مرد باین پیغمبر یوشع بن نون است علیہ  
 السلام پس قریب شد بقریہ نزد یک نماز دیگر و نزد یک شد کہ آفتاب غروب کند  
 پس فرمود آن پیغمبر آفتاب را کہ تو ماموری و من نیز مامورم و مناجات کرد  
 بخدا و فرمود خدا و ندا بحس کن و نگاہ داشت آفتاب را بر پائیں جس بہ صورت  
 تصور راست بر و گردن بر مدارج یا توقف بے رویا با بطاریس پس جس کردہ  
 شد آفتاب تافع کرد خداے تعالیٰ قریہ را بر دست و اگر چہ در این روایت  
 آن جس یوشع مذکور نیست اما در روایت دیگر آمدہ کہ فرمود آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لہی مجلس الشمس علی احد الکایوشع بن نون  
 چنانکہ در باب آورده کہ قال کرد یوشع جباران زار و زجبعہ و چون نزدیک  
 بغروب رسید ترسید کہ غایب گردد آفتاب پیش از آن کہ فارغ گردد از قتال  
 پس دعا کرد خدای را پس رو کرد و سہ تعالیٰ تافارغ گشت از قتال ایشان و  
 بعضی از علماء جمع کردہ اند میان احادیث مذکورہ و حدیث یوشع بان کہ احتمال

دارد که مراد آن باشد که جس کرده نشد از جمله انبیاء را تا مقدم بلری غیر پوش و مال هر دو معنی  
یکبخت یا صدر و بیان حدیث پوش از آنحضرت پیش از وقوع رد شمس باشد بروی  
صلی الله علیه و آله وسلم در این مواضع والله اعلم -

پس معلوم شد که حکم مخزن در رد و جبر شمس مخصوص بحديث علی نیست بلکه در سایر مواضع  
گفته است که واقع شده است در آن و اما کلام در حدیث رد شمس بر امام علی انچه علماء  
گفته اند نقل کنیم به ثبوت تعصب تصف و ما علینا الا البلاغ و در مواهب  
الدینی گفته روایت کرده است این حدیث طحاوی که از اکابر علماء حنفیه است و در  
اصل شافعی بود در جمع کرد از آن بحنفیه و در شرح مشکوٰۃ الآثار و حکایت کرده است  
قاضی غیاض مالکی و گفت طحاوی که احمد بن صالح که از ثقات علماء حدیث است در  
مرتب احمد بن حنبل میگفت سزاوار نیست مگر کسی را که از سبیل وی علم است تخلف و  
تغافل از حدیث اسامیر را که وی از علامات نبوت است و بعضی گفته اند این حدیث  
صحیح نیست و ابن جوزی او را در موضوعات ذکر کرده و گفته است این موضوع است  
بیشک در سند وی احمد بن داؤد است و وی متروک الحدیث کذاب است  
چنانچه در قطعی گفته است و ابن جهان گفته وضع میکرد حدیث را در این جور  
گفته که روایت کرده است این حدیث را ابن شاین و گفته این حدیث باطل  
و از غفلت و اضع او است که نظر کرده است بصورت فضیلت و تصور نکرده عدم فایده  
آن را و ندانسته که صلوة عصر بغیوب بیت آفتاب قضا گردید و رجوع شمس دانمیکرد آنرا  
و تحقیق افراد کرده است اینهمه را در تصنیفی ملحقه در رد و افاض و ذکر کرده است  
حدیث را بطریق وی و رجال وی گفت که وی موضوع است و گفته که عجب است از قاضی غیاض  
که با جهالات قدر وی و ملو خطری در علوم حدیث چگونه ساکت ماند از وی ابهام کننده است  
او را و نقل کننده نبوت او را گفت کاتب حردن عفی الله عنه که قول این قائل که نماز عصر  
بغروب آفتاب قضا گشت و رجوع شمس دانمیکرد آنرا و محل نظر است زیرا که قضا بر  
تقدیری گردد که آفتاب باقی ماند بغیوب و فوت وقت اما اگر وقت نیز عاید گردد و چرا

فی سبیل  
مذاهب  
در حدیث



او انشود و معنی ادا نیست مگر وقوع لاز در وقت اگر چه با عاده وقت باشد و نیز بعد از ظهر  
 بجهالت قدر قاضی عیاض و علو خطروی مناسب توقف و تردد است نه جزم سلطان  
 و انکار با وجودیکه مثل طحاوی و احمد بن صالح آنرا تصحیح کرده باشند و ابن جوزی مستحب  
 است در حکم بوضع داد و عار آن و وثوق نیست بقول وی در این باب چنانکه شیخ  
 ابن حجر عسقلانی در حدیث سعد و اکمل باب اکلا باب علی که او مار کرده است ابراهیم  
 وضع آنرا استعد بصحت حدیث سعد و کمال خوفه الا خوفه فی بابی بکسر گفته است و در  
 تاریخ مدینه مطهره آنرا ذکر کرده ایم و شیخ محمد سخاوی در مقاصد حسنه میگوید گفته است  
 احمد کلا اصل له و تبعیت کرده است او را ابن جوزی و آورده است آنرا در  
 موضوعات تصحیح کرده است آنرا طحاوی و قاضی عیاض و حنبل و حنبل کرده است ابن مند  
 و ابن شامین از حدیث اسامه بن عیس و ابن مردودیه از حدیث ابی هریره انتفی و  
 نیز در مواهب گفته که روایت کرده است آنرا طبرانی در معجم کبیر با سند حسن چنانکه  
 حکایت کرده است شیخ الاسلام بن عراقی در شرح تقریب از اسامه بن عیس و حافظ  
 ابن کثیر گفته که از حدیث یوشع معلوم شد که ردش از خصایص یوشع است پس دلالت  
 کند بر ضعف حدیثی که روایت کرده شده است در ردش برای علی و تصحیح کرده است  
 آنرا احمد بن صالح مصری و لیکن نقل نکرده شده است در کتب صحاح و حسان با وجود  
 تو قدر و اعمی بر نقل وی و متفرد شد به نقل و سه زنه از بیت مجهول که شناخته نشود  
 حال وی انتفی پوشیده ماند که قول وی ذکر کرده نشده است در کتب صحاح و  
 حسان منظور فیه است بآنکه چون طحاوی و احمد بن ابی صالح و طبرانی و قاضی عیاض  
 قایل اند بصحت و حسن آن و ذکر کرده اند در کتب خود و قول بان که ذکر کرده  
 نشده است در کتب صحاح و حسان منظور فیه است بآنکه چون طحاوی و احمد بن  
 ابی صالح و طبرانی و قاضی عیاض قایل اند بصحت و حسن آن و ذکر کرده اند در  
 کتب خود و قول بانکه ذکر کرده نشده است در کتب صحاح و حسان درست نباشد  
 و لازم نیست که در جمیع کتب صحاح و حسان مذکور گردد و نیز قول بجهالت و عدم

معرفت حال اسماء بنت عیسٰی ممنوع است زیرا کہ وہ امرہ جمیلہ جلیلہ عاتقہ کلب  
 است کہ احوال و سہ معلوم و معروض است و بود و بے تحت جعفر بن ابی طالب  
 و زائید براسہ و سہ عبد اللہ بن جعفر را بود در تحت ابی بکر و زائید برای سہ  
 دہی را و بعضی مردم گویند کہ تخلف علی مرتضیٰ ماکر از دن نماز ہمراہ آنحضرت و تاخیر  
 آن بعید است و بیچ نقد سے ندارد و حوادث و حوادث بسیار است کہ مثل این  
 امور از و سہ میزاید و روایت کردہ اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 علی رضی اللہ عنہ بعد از نماز بکار سے فرستادہ بود و کار ہا در غر و وہ فیہ  
 بسیار بود بوسی رضی اللہ عنہ و بعد از رفتن علی رضی اللہ عنہ نماز عصر  
 گزاردہ باشد و علی حاضر نبود آنرا پس واقع شد انجہ شد واللہ اعلم  
 بحقیقتہ احوال انتہی۔

اب بیان پر جو بعضی دیسی میانی نمونہ پہاڑ پہاڑ کر یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں  
 کا عجب حال ہے کہ فقط ایک ایک عورتوں کی باتوں کو مدار یا مان ٹھہرے  
 اور ذریعہ نجات سمجھ لئے ہیں دیکھو محمد صاحب کی فقط ایک دانی آمنہ کے  
 قول پر مسئلہ شق الصدر پر اتفاق ہو گیا اور اکیلے اسماء بنت عیسٰی کی  
 بات پر اوسکے شوہر علی کے لئے آفتاب کے پہر آنے پر اجماع جم گیا اور یہ  
 عجیب بات ہے۔

تو اولاً و نکایہ جواب ہے کہ بحث شق القمر میں لکھا گیا ہے کہ کسی حادثہ خاصہ  
 و واقعہ مخفیہ کے اظہار و اثبات کے لئے او نہیں لوگوں کے اقوال کو  
 ترجیح ہو کرتی ہے کہ جو اوس صاحب حال سے قربت خاصہ و اختصا ص  
 مخفیہ رکھتے ہوں نہ کہ اجانب و بے واسطہ لوگوں کے قولوں کو لکھا ہو  
 ظاہر۔

و ثانیاً ہم مسلمانوں نے ان دونوں معجزوں کو نقطان دونوں عورتوں  
 ہی کے کہنے سے ہی نہیں سمجھا ہے بلکہ اول تو تو اللہ شریح لکھ صلاہ

آیت قرآنیہ سے بھی ثابت کر دیا ہے۔

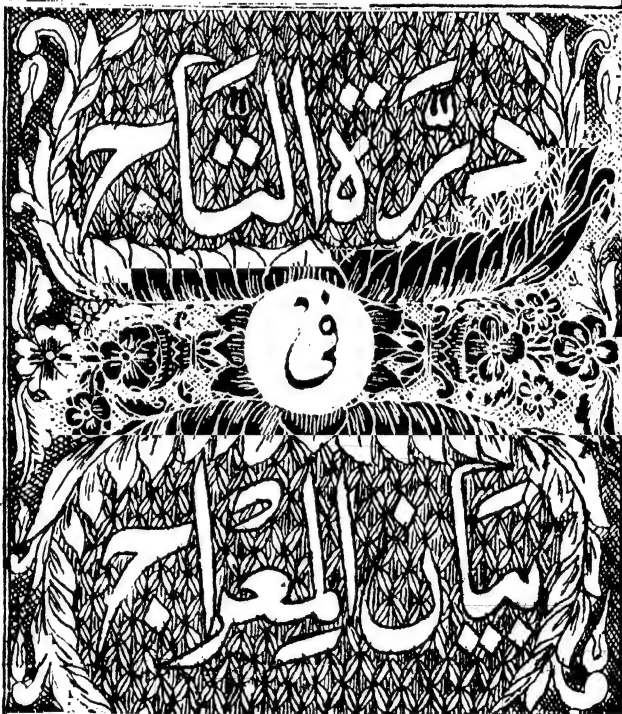
اور ثانی کو چونکہ اسما بنت عمیس نے ہزاروں آدمیوں کے سامنے اس عجیب خبر کو بیان کیا اور کسی نے انکار نہ کیا تو گویا اون سہوں نے کہا پس اتنے لوگوں کے اقرار سے یہ حق و سچ سمجھا گیا ہے لاکھانہ عظم۔

و ثانی اُن عیسائیوں کی دہن دوزی کے لئے جناب یوحنا کے باب کی ان آیات کو پیش کرتا ہوں۔ ہفتہ کے پہلے دن مجد لیہ عرم ایسا تیر کے کہ ہنوز اندر میرا تھا قبر بر آئی اور پتر کو قبر کے موندہ سے سر کائے ہوئے دیکھا تب وہ شمعوں پتر کے اور جس دوسرے مرید کے پاس جسے یسوع پیار کیا کرتا تھا روٹی آئی اور اوسے کہا لوگ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور میں نہیں جانتی کہ اونہوں نے اسے کہاں رکھا تب پتر دوسرے مرید کے ساتھ ہو کے نکلا اور قبر کی طرف آنے لگا اور وہی دونوں اکٹھے دوڑے پھر دوسرا مرید پتر سے آگے دوڑ کر قبر پر پہلے پہونچا اوس نے جبکہ کے سوتی کپڑے پڑے دیکھے پھر وہ اندر نہیں گیا شمعوں پتر اسکے بعد پہونچا اور قبر کے اندر گیا اور سوتی کپڑے پڑے دیکھے اور وہ رومال جس سے اوسکا سر بند ہا تھا اُن سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں پھر جدا پٹے ہوئے ایک جگہ پڑے دیکھا تب دوسرا مرید بھی جو قبر پر پہلے آیا تھا اندر گیا اور دیکھے ایمان لایا کہ دے ہنوز کتاب نہیں سمجھتے تھے کہ وہ ضرور مردوں میں سے ہی اوٹھیں گے۔ تب وہ مرید اپنے گھر میں گئے اسکے بعد مریم باہر قبر پر روتی کڑی رہی اور روتی ہوئی قبر میں جبکہ کے نظر کی تو کیا دیکھا کہ دو فرشتہ سفید لباس میں ایک رٹنے اور دوسرا پائنتی جان یسوع کی لاش رکھی تھی پتھر میں اُنہوں نے اوس سے کہا اے عورت تو کیوں روتی ہے اوس نے کہا اس لئے کہ لوگ میرے خداوند کو لے گئے اور میں نہیں جانتی کہ اُنہوں نے اوسے کہاں رکھا یہ کہہ کے پیچھے پھری اور یسوع کو کھڑے دیکھا اور نہ پہچانا کہ وہ یسوع ہے یسوع نے اوس سے کہا اے عورت تو کیوں روتی ہے کہے ڈھونڈ رہی ہے اوس نے اوسے باغبان جان کے کہا

صاحب اگر تو اسے لیکھا ہے تو مجھے کہہ کہان رکھا ہے کہ میں اسے لکھاؤں یسوع  
 نے اس سے کہا اے مریم اس نے پر کے اس سے کہا اے سرہونی یعنی اسے شہد  
 یسوع نے اس سے کہا مجھے مت پکڑو کیونکہ میں ۱۰ ویں اپنے باپ کے پاس اوپر نہیں  
 جاتا ہوں پر میرے بھائیوں کے پاس جا اور اسے کہہ کہ میں اوپر اپنے باپ  
 اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں مجھ پر مریم آئی  
 اور مریدوں سے کہا کہ میں نے خداوند کو دیکھا اور اس نے مجھ سے یہ باتیں کہیں  
 انتہی فعاہو جو آکھ فہو جو ابنا اب بعض حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ تم نے  
 یہ سب تو لکھا مگر حضرت سلیمان کے رئیس کو کیوں نہیں ذکر کیا حالانکہ وہ بھی ایک امر  
 ثابتہ الاصل و واقعہ مثبتہ النقل ہے چنانچہ نور الانوار میں بھی لکھا ہے و هذا  
 الوقف امر ممکن خارق للعادة كما كان سليمان عليه السلام حيث حضرت  
 عليه بالعتشي المصانفات الجياذ فكا دت الشمس تغرب ففوب سوفها  
 واعنا مقافرد الله الشمس حتى صلى العصر وسخر له الديج مكان الخيل وهذا  
 بنص القرآن انتهى اور تم الا قمار حاشیہ نور الانوار میں لکھا ہی قولہ و هذا بنص القرآن  
 ای فی سورۃ ص انتھی تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس امر کا ممکن اور خارق العادت ہو سکتا  
 مگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے یا یا جانا غیر ثابت ہی اور قرآن شریف میں کہیں اسکا  
 کچھ نشان نہیں اور جن لوگوں نے رُہ و ہا کی ضخیم کو آفتاب کی طرف پہنچاؤں سے یہ مسامحہ ہو گیا ہے  
 کیونکہ اس کے بعد جملہ فطوف مسحاً بالسوق والا عناق سے صاف وہی گھوڑ و کچا پہنچا  
 ثابت ہی نہ کہ آفتاب کا کمالا یخفی علی ارباب السلیقہ واصحاب القرینجۃ القمر  
 واللہ اعلم بالصواب لان عندہ ام الکتاب وانا العبد المذنب المفتقر الی رحمۃ  
 عبدہ السکین محمد المدعو بعبد اللہ غفرلہ اللہ المدراس المدرستہ  
 المحمدیۃ الصولیۃ الواقعیۃ فی بلدۃ کلکتہ الحبیۃ قد فرغت  
 من تحریر هذا التحریف فی هذا ودئسہ من ہجرتہ سید البشیر النذیر ص  
 تمام

سَبَّحَ اسْمُكَ يَا بَعْدَ لَيْلٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

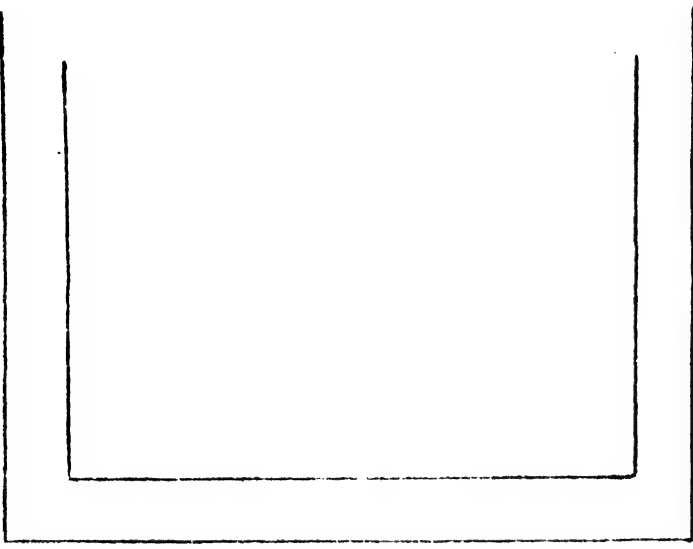
شد از سبوحیان گردون صداده | که سبحان الذی اسری بعبده



شبى برشت از فلک درگذشت | به یکلین و جاو از ملک درگذشت

طبع فی الطبع المفید الکائن فیبله اکبر ابدا

ایک ہے وہ اللہ  
 جس نے سیرانی  
 اپنے بندہ محمد  
 صلی اللہ علیہ  
 آلہ وسلم کو رات  
 میں مسجد حرام  
 سے مسجد اقصیٰ  
 تک نزدیک  
 بمقدار دو گنا  
 کے پاس سے  
 بھی کم پر ہی  
 کی مدافعت جو  
 چاہا وہی کرے گا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحَمَّدٌ بْنُ النَّبِيِّ الْأَمْرِيُّ يُعْبِدُ لِبَيْتِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ۖ تَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۖ فَأَنْزَلَ إِلَى الْعَبْدِ مَا أَوْفَىٰ ۖ

### سوال

حکماء فرنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آسمان کوئی شے مجسم نہیں فقط ایک حد نظر و مد  
 بصر ہے پس بتلایے کہ محمدیوں کے پیغمبر کی معراج کہاں ہوئی ؟

### الجواب

واقعہ معراج پر اعتراض کرنے والے یا تو اہل کتاب (عام اس سے کہ کتب سماویہ میں  
 یا غیر سماویہ) ہیں یا حکماء اور حکماء مقلدین بہ ہدایت بطلمیوس ہیں یا تبعین نظام  
 فیثاغورث ہیں حضرات اول دو حال سے خالی نہیں یا ہنود ہونگے یا نصاریٰ  
 یہود پس حضرات ہنود تو اس پر کسی طرح اعتراض کر ہی نہیں سکتے کیونکہ انکی  
 کتابوں میں انکے حضرات اکابر کا آسمان پر اس کثرت سے آمد و رفت کرنا لکھا  
 ہے کہ جبکہ یہ لوگ کی طرح انکار نہیں کر سکتے مثلاً ہاگوت کے پانچویں ادھیار گوکرین  
 تمام میں لکھا ہے کہ مسمیٰ و ہومہ کاری برادر گوکرین مرنے پر بوجہ گناہ پریت یعنی

ہوت ہو گیا تب اوسکو گو کر کہنے سب تاء بہا گوت سنایا یعنی سات روز میں  
 بہا گوت ختم کیا تب دہونہہ کاری کے لئے یوان سواری کے لئے آیا اور دہونہہ  
 زنی اوسپر چڑھ کر بیکٹھہ میں چلا گیا تب یہ حال دیکھ کر اور مونی و دیوتا گوگون  
 نے ہی سبتا بہا گوت سنا اور وہ لیگ ہی زندہ مجسم سواری یوان بیکٹھہ چلے  
 گئے اور بہا گوت کے اسکندر وہم ادھیسی دہم میں لکھا ہے کہ نل کو پیر و دیوتا  
 کریو دونون بہائی بوجہ بد دعای ناروس کے بمقام گوگل دخت ہو گئے اور کمر  
 چند راوس درخت کو اکھاڑ کر بد دعا سے رہا کر کے انکو مجسم پیر لوگ میں بھیجے  
 الی غیذ اللہ باقی حضرات یود و نصاریٰ تو پس یہ لوگ ملاحظہ فرماوین کہ یہ لکھ  
 کے ۵ باب کی ۲۴ آیت میں لکھا ہے جنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور غائب  
 ہو گیا اسلئے کہ خدا نے اسے لے لیا اور دوسرے سلاطین کے دوسرے باب کی  
 ۱۱ آیت میں ہے اور ایسا ہوا کہ جو نہیں دے دونون (ایلیاہ : درالبع) بڑھتے  
 اور باتیں کرتے چلے جاتے تھے تو دیکھ کر ایک آتشی رتہ اور آتشی گھوڑ وچ در میان  
 آکے اون دونون کو جدا کر دیا ایلیاہ بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا اور عزیز  
 کے ۱۱ باب کی ۵ آیت میں ہے ایمان کے سبب حقوق اوٹھا یا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھی  
 اور نہ ملا اسلئے کہ خدا نے اوسکو اوٹھا لیا آدم کلارک مفسر میل نے لکھا ہے کہ اس میں  
 کچھ شک نہیں کہ ایلیاہ زندہ آسمان میں اوٹھائے گئے اور تیسرے الکلام فی شرح  
 التوراة والانجیل علی ملتہ الاسلام میں لکھا ہے علما یودی اور علماء عیسائی اور ہم  
 مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو زندہ  
 اوٹھا لیا تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اوٹھا لیا کہ لفظ سے ایک خالی مکان میں اوٹھا  
 لینا مراد ہے کیونکہ جب کہا جاتا ہے کہ ہم نے ایک مکان میں اوٹھا لیا تو اس سے  
 یہی مراد ہوتی ہے کہ دوسری جگہ اوٹھا لیا صرف مرتبہ کے اندر ہی مراد نہیں  
 ہوتی پس حضرت ادریس علیہ السلام آسمان میں یا بہشت میں اور بموجب صحیح قول  
 کے زندہ ہیں مرنے نہیں اور مرقس کے ۱۶ باب کی ۱۹ آیت میں ہے غرض

حقوق اور مونی  
 اور ایلیاہ جو  
 دیکھ کر اور مونی  
 انہیں حضرت  
 اور یہ کلام  
 ان اللہ الفی  
 فی الکمان  
 مہضع عالم  
 ہذا اول  
 لان اللہ فی  
 القدرۃ  
 بالکمال  
 رفعت فی الکمال  
 لانی الدار  
 انتھی

خداوند (عیسیٰ) اونہیں ایسا فرمانے کے بعد آسمان پہاڑ ٹھایا گیا اور خدا کو داپنے ہاتھ بیٹھا اور کوتا کی ۲۴ باب کی ۱۵ آیت میں ہے ۱ دریا ہوا کہ جب وہ اونہیں برکت دے رہا تھا اون سے جدا ہوا اور آسمان پہاڑ ٹھایا گیا اور ۲ فرشتوں کے ۱۲ باب کی ۱۲ آیت میں ہے مسیح کے ایک شخص کو میں جانتا ہوں کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتھ کہ یہ مجھے معلوم نہیں یا بغیر بدن کے کہ یہ بھی مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچا گیا اور میں ایسے شخص کو جانتا ہوں کہ وہی یا بدن کے ساتھ یا بدن کے بغیر مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچا گیا اور اس طرح وہ باتیں سنیں جو کہنے کی نہیں اور مکاشفات یوحنا کے ۴ باب میں ہے بعد اسکے جو میں نے نگاہ کی تو دیکھو کہ آسمان پر ایک دروازہ کھلا ہے اور پہلی آواز جو میری سنی زیر سنگے کر سہی تھی جو مجھ سے بولتی تھی اسنے کہا کہ ادھر اوپر آ اور میں تجھے وہ باتیں دکھلاؤنگا کہ اسکے بعد ضرور ہونگی تب دوں ہی میں روح میں شامل ہو گیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تخت دہرا ہے اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہے اور جو اوپر بیٹھا تھا وہ دیکھنے میں سنگ یشب اور عقیق سا تھا اور ایک دھنگ جو دیکھنے میں زمرہ سا تھا اور اس تخت کے گرد تھا اور اس تخت کے آس پاس جو میں تخت تھے اور اون تختوں پر مینے جو میں بزرگ سفید پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے دیکھے اور اون سے سروں پر سولے کے تاج تھے اور بجلی اور گرج اور آوازیں اور اس تخت سے نکلتی تھیں اور آگ کے سات چراغ اور اس تخت کے آگے روشن تھے یہ خدا کی سات روہیں ہیں اور اس تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر اور کی مانند تھا اور تخت کے چوبیس اور تخت کے گرد گرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے ہرے تھے اور پہلا جاندار برکے مانند تھا اور دوسرا جاندار پہرے کے مانند اور تیسرے جاندار کا چہرہ انسان کا سا تھا اور چوتھا جاندار اونٹن کے عقاب کا سا اور ان چاروں جانداروں میں سے



ایک ایک کے چہہ پر تھے اور ان کے چاروں طرف اور اندر آنکھیں ہی آنکھیں  
 ہمیں اور وہ رات دن فراغت نہیں رکھتے مگر کہتے رہتے کہ قداوس قداوس  
 قداوس خداوند خدایا قدر مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے اور جو  
 دے جاندار اس کے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابداً باوجود زندہ ہے بزرگی اور عزت  
 اور شکر گزاری کرتے ہیں تب وہ بے چارے بزرگ اس کے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے  
 گر پڑتے ہیں اور اس کو جو اب تک زندہ ہے سجدہ کرتے ہیں اور اپنے تاج کو  
 یہ کہتے ہوئے اس تخت کے آگے ڈالتے کہ اے خداوند تو ہی جلال و عزت  
 اور قدرت کے لائق ہے کیونکہ تو ہی نے ساری چیزیں پیدا کیں اور وہ  
 تیری ہی مرضی سے ہیں اور پیدا ہوئیں پس اب محمدیوں کے پیغمبر آسمان  
 پر تشریف لیجانا اور بشت و دوزخ و غیرہ عجائب و غرائب کو دیکھنا اور ملائکہ  
 و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کرنا اور خداوند تعالیٰ سے ایسی باتیں  
 کرنی کہ جو کہنے کے لائق نہیں ہرگز ان بیانات سے بڑھ کر نہیں ہیں و لکن عین  
 السخط تبدی المسأویا ۱۵ چشم بدائش کہ کرندہ باد و عجب نماید ہنرش در نظر  
 پادری فائدہ صاحب حل الاشکال میں لکھتے ہیں کہ سیحون کے عقبرے میں  
 جو یہ ہے کہ سیح بعد صلیب کے جہنم میں داخل ہوا تو یہ حق ہے لیکن بیان پر  
 جہنم سے ہاوس مراد ہے اور وہ ایک موضع درمیان جہنم اور فلک اصلی کے ہی  
 پس اپنے تین دن ٹھہرنے کے لئے تو فوراً ایک ہاوس طیارہ ہو جاوے اور دوسرے  
 کی ایک چشم زدن کے سیر کے لئے مکان ڈھونڈ با جاوے۔ سیح ہے اپنی آنکھوں کی  
 بہترین نظر نہیں پڑتین اور دوسروں کے تنکہ دیکھنے کے لئے چار آنکھیں ہو جایا  
 کرتی ہیں اب حکما و تقلیدین حکمت بطلمیوس تو وہ آسمان کے وجود کے تو  
 قائل ہیں مگر باعث حرکت دائمی ابدی فکر کے خرق و التیام کو باطل سمجھتے  
 ہیں اسلئے معراج کو بھی محال تصور کرتے ہیں حالانکہ براہین ہندسیہ و لائل  
 ریاضیہ آسمان کا قائل کون و فساد ہونا جس سے خرت و التیام ہی ثابت

لیکن ناخوشی  
 کی آنکھیں بیان  
 عا برکتی ہے

ہوتا ہے انکے نزدیک ثابت ہے یا ایسی ایک حرکت سرحد کا جسم صاعدین پایا  
 جانا مسلم ہے کہ جس سے آسمان کو سکون نہوا وروہ جسم صاعد فلک پر صعود ہی  
 کر جاوے پس ہو سکتا ہے کہ مطابق اسے ہمارے حضرت کے جسم مبارک یا  
 آپ کے مرکب میں ایسی ہی حرکت پائی گئی ہو اور آپ غرش معنٰی وغیرہ پر تشریف لیتے  
 ہوں باقی متبعین حکمت فیثا غورث جن پر آج کل داؤد تیسق کی دار و مدار ہے تو  
 اولاً یہ تمام علماء و عقلا کے خلاف ہے اسکا کیا اعتبار و تائید اگر ہم تسلیم کر لیں  
 کہ جو یہ حکماء متبعین فیثا غورث کہتے ہیں یہی صحیح ہے اور یہ کچھ ضرور نہیں کہ  
 جس پر بہت سے لوگ ہوں وہی صحیح ہو اور آسمان کو محض ایک غیر موجود دے  
 تصور کر لیں اور اس سرسبز نیلی چیز کو جو ہمارے سر پر دکھائی دیتی ہے اور ہر  
 چاروں طرف سے مثل خمیہ کے گیرے ہوئے ہے فقط ایک حد نظر و مد بصر میں  
 تو بھی ہمارے حضرت کی معراج کے لئے کوئی امر متخل نہیں کیونکہ جیسے اشیاء  
 کثیفہ کا لطیف کرنا داخل تحت امکان قدرت باری تعالیٰ ہے ویسے ہی اشیاء  
 ارضیہ کا لطیف کر دینا بھی اسکی قدرت میں داخل ہے پس ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 نے ہمارے صاحب معراج کے عنصر شریف کو ایک وجہ دلفیف عطا فرما کر جانب  
 علویا کے مرتبہ اوقیت خاصہ و اختصاص مخصہ کا جسکو معراج کہتے ہیں عنایت  
 کیا ہو جیسے حضرت یوحنا کو ایک مرتبہ خاص حاصل ہوا جسکے ذریعے سے اون  
 حضرت نے حضرات عیائیہ کے آسمان پر صعود فرمایا کھامہ من التوراتہ  
 و الاناجیل اور دیکھئی آدم کلا رک مفسر و صاحب تبیین الکلام کہ ایک  
 مشہور متکبرین آسمان سے ہیں اونکی (نزدیک بھی حضرت ادریس کا زندہ  
 آسمان پر تشریف لیجانا مسلم ہے پس اگر ایسے ہی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی معراج بھی ہوئی ہو تو کیا محل کلام ہے اور پرانہیں لوگوں کا یہ  
 بیان ہے کہ جس طرح آفتاب و مانتاب وغیرہ سیارات ہیں ویسے ہی او  
 بھی ستارے ہیں کہ بوائتک ہم لوگوں کو معلوم نہیں چنانچہ جب سے دور ہیں

ہم لوگوں کو  
 قریب اور  
 انجمن کی خبر  
 سے

و غیر آلات طیار ہو گئے اونہیں کے کئی ایک شل وسطا جو نئی وغیرہ بنائے گئے اور جیسی جیسی ان آلات میں ترقی ہوتی جاوے گی ویسے ہی اور بھی نئے جائیں گئے! یہ سب شل زمین کے معمور و آباد ہیں حتی کہ انہیں جنگل و بیا بیاں وغیرہ بھی ہیں پس بصورت اقرار ان امور و کلام کسی ایسے مقام خاص میں آپ کی معراج ہوئی ہو جسکی ابتک منکر و کونکر بھی نہ ہو تو کون تعجب ہے۔

آپ یہاں پر جو لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ اتنی جلد ہی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ اقصیٰ اور آسمانوں اور دوزخ و بہشت کی کیونکر سیر کر لی تو اولاً یہ سمجھنا چاہئے کہ پیغمبر صاحب نے آپ باختیار خود تو یہ سیر کی ہی تھی بلکہ خداوند تعالیٰ نے یہ سیر کرائی تھی۔ جیسا کہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ اور خداوند تعالیٰ کے اس پر قادر ہونے میں کوئی کسی طرح سے انکار نہیں کر سکتا۔

ثانیاً حکماء و نزدیک آسمان و زمین ایک منٹ میں ہزاروں بلکہ لاکھوں کوس حرکت کرتے ہیں اور ایسے ہی بعض حکماء کے نزدیک آفتاب ایک دن میں مشرق سے مغرب تک سیر کر لیتا ہے پس اسی طرح سے اگر اور کسی مقبول مخلوق نے تھوڑے عرصے میں ان سب پیڑوں کی سیر کر لی ہو تو عقلاً اس میں کون قباحت لازم آتی ہے۔

ثالثاً ملائکہ و شیاطین کے ایک لمحہ میں مشرق سے مغرب تک سیر کرنے کو تو یہ لوگ مانتے ہیں اور پھر واقعہ معراج پر اعتراض کرتے ہیں اَسْتَغْفِرُہُ اللہ۔ رابعاً ہو کہ ایک چشمزدن میں کہاں کہاں جانی کو تو آپ مالمہ استیعین کرتے اور ممکن سمجھتے ہیں پھر واقعہ معراج میں کیوں چون و چرا کرتے ہیں۔

شامحاً آپ لوگوں نے سنا ہو گا کہ بلقیس کا تخت حضرت سلیمان کے ایک وزیر نے اسم اعظم کی برکت سے ایک طرفۃ العین میں مساندہ بعیدہ سے منگوایا تھا

شیخ دساریل میں سوار ہو کر منزلوں ایک گھنٹہ میں پہنچ جاتے اور تیار پر ہندو  
کی مسافت کی خبر کو ایک کھٹے میں منگوا لیتے اور ان مصنوعات انسانیہ کو تو ممکن  
جانتے ہیں اور خدا کے کارخانے میں خلل دینے کو اپنی قابلیت سمجھتے ہیں  
مصرعہ الحمدای شیخ نادان الحمد:

ثُمَّ أَمَّا قَوَّاسٌ بِأَنَّهُ أَخَذَ مِنْ مَبْدَأِهِ فَهُوَ كَتَبَ فِي جُلْدِهَا قَوْلًا قَدْ جَاءَ مِنْ رَبِّكَ الْبَشِيرُ  
جائے ہیں پیر اسید نوح سے اگر ہمارے حضرت اتنی جلدی عرش و کرسی وغیرہ  
سب کچھ ملاحظہ فرمائے ہوں تو کیا بعید ہے۔

عائشہؓ دیکھتے ہم لوگوں کے رون پر بدلیاں کیسی گمو ماکرتی ہیں اور ایک لمحہ میں کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتی ہیں پس ایسے ہی صاحب معراج بھی اتنی جلدی زمین سے عرش وغیرہ تک پہنچ گئے ہوں تو کیا بعید ہے۔

یہاں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ معراج فقط روحی ہوئی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ  
آیت اَسْرٰی بَعْدُ اور اِنّٰی عِبْدُ اللّٰہِ اَوَسْکُو باطل کرتی ہے کیونکہ  
حقیقتاً بالاتفاق لغز عبد کا الملاق مجبوعہ روح و جسم پر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے اَسْرٰی اَیْمٰنِ الَّذِیْ یُہْمِیْ عِبْدًا اِذَا صَلَّی اور کَآءَمَ عِبْدُ اللّٰہِ  
اِنِّیْ عِبْدُ اللّٰہِ اور اَللّٰہُ کَیْفَ یُہْمِیْ عِبْدًا اور مَعَانِزْنَا عَلٰی عِبْدِنا  
اور عِبْدًا اَشْکُوْرًا اِنِّیْ خِیْرُ ذٰلِکَ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ فقط ایک خواب تھا





صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهو قول سعید بن مسروق  
 وفزادة ومجاهد وعكرمة وابن جرير ولا يثرون والى  
 بعينى روية ورى فلما ذكره ان رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم للناس انكم بعضكم ذلك وكذبوا وكان قد نزلت للناس  
 من ادراج من لهما ہے کہ این روایار میں حضرت ابراہیمؑ کی خبر آئی ہے کہ وہ اپنے  
 آئندہ بران بقول تنبی کہ گفته و شیخ یاسر بن ابی اسیر نے العیون من الغصب  
 وثالثا بعضی گفته اند کہ سمیر و یاجوج و ماجوج در لیل ہست انتہی ہنگام  
 فی المدارج و را بجا چونکہ ابتدائے صبح کی حالت خواب سے ہوئی تھی لہذا  
 اوپر اطلاق روایا کا کیا گیا۔

ابو بعض حضرات یہ قابلیت چنانٹھے ہیں کہ حضرت انس جو انکار کرے  
 اور حضرت ابراہیمؑ فرماتی ہیں ما فقد جسد محمد صلی اللہ علیہ  
 تو اس کا کیا جواب ہے۔ اولاً میں عرض کرتا ہوں کہ دیکھئے دراج میں لکھا ہے  
 این حال را شاید در دست و از آنحضرت نشیندہ چه قصہ معراج پیش از ہر  
 است و در آمدن انس بعد از ہجرت و در انوقت ہم صبی بود ہفت ہشت سال  
 کہ اقا لکھا و چمن حدیث مائتہ کہ گفت ما فقد جسد محمد صلی اللہ  
 وآلہ وسلم کہ شمع آن طائفہ است کہ میگویند اسرار نورم بود۔ از روای  
 معاینہ و شاہدہ اینست زیر کہ عائشہؓ در ان زمان نزد آنحضرت نبو و در درجن  
 ضبط و حفظ ہم بنو و بلکہ شاید کہ متولد شدہ باشد بقول کہ اسرار ما دل اسلام  
 بود از بعثت بسالی یا یکنیم سالی اگر خدای تعالیٰ مع آنت کہ بعد از پنج سال بود واللہ اعلم  
 وثالثا یہ شرح تمامید میں لکھا ہے کہ نبی ما فقد جسد لا عن الروح بل کان  
 معہ روحہ و کان اللہ جسد جمیعاً و انما چونکہ یہ وہ  
 ہی جلد ختم ہوئی۔ حضرت انس و عائشہؓ موجود حضرت کے ساتھ رہے  
 الکی بی غافل رہے۔ ان کو کہ جب ہے محبت ایسا واقعہ ہو کر تا ہے کہ وہ

بیش  
 اسکا حال  
 میں لکھا ہے  
 دیکھئے واسطہ  
 ان کو ان کے تو انکار  
 لکھا ہے  
 جسد یا اسکو اور  
 یہ نہ ہونے والا ہے  
 چنانچہ میں کہنے لگا  
 اور دیکھئے حضرت انس  
 میں جو ان کو کہنے لگا  
 نبی کا جسد  
 نبی کی جلد ختم  
 نبی کے ساتھ  
 نبی کے ساتھ  
 نبی کے ساتھ

یعنی ہم در نور و نور ہم کے ساتھ ہوئی











